الحمد للہ علی احسانہ

کہ یہہ مجموعہ تصنیف کیا ہوا جامع الکمالات منبع الحسنات رفیع الدرجات معدن الفیوضات جناب مولوی محمد حیات صاحب دام برکاتہم کا

کتاب مستطاب

سراج الحیات



حسب الفرمائش سیادت پناہ و شرافت دستگاہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین

عارف باللہ جناب سید حسین علی شاہ صاحب قادری مدظلہ کے

عاصی پر معاصی مختفی خادم الشرع شریف بندۂ صمد یار احمد نے

بکمال سعی و کوشش کے زیور طبع سے مزین کیا

تاریخ پنجم ذی حجہ یوم الجمعہ روز پنجشنبہ سنہ ۱۳۰۱

رسالہ عقائد حیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ ہی سو تو اور شی سو تو

اللہ اللہ من سو من ہم ہی سو تو

جب محمد مصطفیٰ برحق رسول ہے

جان و دل سی من کیا اسکو قبول ہے

رسالہ
انوار سرمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ ہے سو تو اور شی سو تو

العزیز اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیفُ الْخَبِیرُ
پس خالق ہمارا لطیف حقیقی اور دانائے حقیقی اور محیط حقیقی ہے اگرچہ ذات بحیث من حیث
ہی منجلی ہرگز نہین ہوتی ہے اور ادراک اسکا محال ہے لیکن ذات متعالی کہ عبارت وجود عام
سی ہے اور نفس رحمانی مراد اس سے ہے باعتبار نور ظہور کے ادراک اسکا ممکن ہے
ہرچند تصور کنہ اسکا نہایت پوشیدہ ہے مگر تصدیق اسکے وجود کا نہایت ظہور مین ہے
ذات کو دو کمال مین ایک کمال ذاتی ہے کہ غنی ہے اور قید خاص اور قید عام سی منزہ ہے
دوسرا کمال اسمائی ہے اگرچہ کثرت اسمائی اختلاف سے موجودات کی اور تعینات سے
صوری اور معنوی کی ہے لیکن اسم اعظم کو اسقدر عظمت ہے جو تمامی اسماسے کسی اسم کو

نہین ہے اور بہ اعتبار خصوصیت کے احدیت اور وحدت کا اور غیب و شہادت

کا جامع ہے اور بہ اعتبار ظہور و بطون کے موصوف تمامی اسما اور صفات کا ہے

اور اعیان خارج پر محیط ہے اور ظل بسیط ہے پس سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی

معبود اور مقصود اور موجود اور مشہود نہین ہے اُسکو ثبات و دوام ہے سب کمال اُسکو

ہے اور ہی سوا وہی اور شی سوا وہی پس عالم نیست ہین اور لاشی ہین یعنی مسلوب

الوجود ہین اور واجب الثبوت ہین اور ثابت الحقیقت نہین

اللہ اللہ نہین سو مین ہم ہے سو تو

الغرض مفہوم یافت کو وجود کہتے ہین اور ہستی نام رکھتے ہین کہ بالذات ہے اور خارج مین

موجود ہے اور باقی موجودات عارض اسکی ہین اور قائم اسی سے ہین اگر مفہوم یافت کا اندیشے

مین ہووے اُس کو وجود ذہنی کہتے ہین اور خارج اندیشے کے ہووے اُسکو وجود

خارجی نام رکھتے ہین وہ ہر دو کی معنی ایک ہے اور موجودیات اشیا کی عبارت ہے جو

اُنھون کو حضرت وجود کے سات تعلق خاص ہے اور نسبت معین ہے اسواسطے حضرت

وجود سے اُنھون کو اثر پہنچتا ہے اور ہر آن تازہ تازہ پہنچتا ہے کیون کہ وجود عام کہ نفس

رحمانی ہے اور ظل وجود حقیقی ہے نسبت اُسکی وجود مطلق کے سات ایسی ہے جیسی نسبت

دربیان نسبت ظہور فیض حق تعالی

پرتو آفتاب کی آفتاب کے سات ہے اور نسبت وجود عام کی ممکنات کے سات
ایسی ہے جیسی نسبت آئینہ کی اشیائے مقابل کے سات ہے جو معدوم مقابل ہین اس وجود
عام کے ہے اس مین منطبع ہوکر نمود اور ظہور پاتا ہے پس سوائے ذات واجب الوجود
کے موجود نہین ہے اور ممکنات فیض و آثار وجود واجب کے ہین فی حد ذاتہ وجود نہین رکھتے
ہین بلکہ ظہور اور نمود رکھتے ہین یعنی نیستی ہماری باعتبار وجود کے ہے اور ہستی ہماری باعتبار
نمائش کے ہے اور ہستی حق کی باعتبار حقیقت کے ہے

ہے محمد مصطفیٰ برحق رسول

العزیز اللہ اسم اعظم ہے اور اسم عین مسمی ہے محمد مظہر اتم اللہ کے ہین حقیقت
محمد کی عالم غیب مین صورت معلومیت ذات کی ہے اور عالم شہادت مین صورت
موجودیت ذات کی ہے محمد سے صورت عدمیہ وجود نما ہوا محمد واسطہ وجود و عدم کا آیا
اور محمد سے رابطہ حدوث و قدم کا پایا اور اعتدال مین ظہور تمامی اسمائے حق کا محمد
مین بوجہ اکمل ہے اور ہر مقام مین متصف بعلم اتم ہے تمام کمال انبیا اور اولیا کے فرع کمال
محمد کے ہین اور رحمۃ للعالمین ہے اسی واسطے اللہ تعالی اور ملائکہ اسکے درود محمد پر بھیجتے
ہین اور اللہ ایمان والون پر درود بھیجو کر کر حکم فرمایا کیونکہ تجلی اول ہے اور برزخ کبریٰ ہے

دربیان وجود واجب تعالیٰ

تعین اوّل ہے اور عقل کل ہے اور قلم اعلیٰ ہے اور روح اعظم ہے اور مخلوق مطلق ہے اور روح مطلق ہے اور دل مطلق ہے اور جسم مطلق ہے اور خاتم انبیا ہے عقل کل سے جسم کل تک شان اسکا ہے عالم تفصیل اسکی جیسا کہ ایک شمع سے بہت شمعی روشن ہوتی ہین بہ نسبت روحانیت کے آدم خلیفہ محمدؐ کے ہین اور باعتبار جسمانیت کے محمدؐ فرزند آدم کے ہین اور محمدؐ باعث ظہور کائنات کا ہے اور امداد سے باطن محمدؐ کے کمال انبیا کا اور اولیا کا عرصۂ ظہور مین آیا ہے اسیواسطے محمدؐ عالم ارواح مین نبی مبعوث ہوئے ہین تمام ارواح ایمان نبوت پر محمدؐ کے لائے ہین قرآن اسکا شاہد ہے پس عدم محمدؐ کا نبی ہے معدومات امت اسکی روح محمدؐ کا نبی ہے عالم ارواح امت اسکی اور قلب محمدؐ کا نبی ہے عالم قلوب امت اسکی اور جسم محمدؐ کا نبی ہے عالم اجسام امت اسکی بلکہ ہر ہر جز کو اسکی یہی نسبت ثابت ہے اطاعت محمدؐ کی عین اطاعت اللہ تعالیٰ کی ہے

جان و دل سے میں کیا اسکو قبول

العزیز وحدانیت پر اللہ کے اور رسالت پر رسول کے تصدیق اور اقرار کرنے کو ایمان کہتے ہین پس یقین اور عیان قابل تصدیق کے ہے ظن اور علم سے تصدیق حاصل نہین ہوتی ہے کیونکہ ظن عبارت ہے رجحان سے طرف نقیض کے ازروی عقل کے علم عبارت ہے اعتقاد جازم سے مجاز

دربیان کمال ذاتی واجب تعالیٰ

دربیان کمال صفاتی واجب تعالیٰ

دربیان صفت حیات او تعالی

دربیان صفت علم او تعالی

جو مطابق واقع کے ہووے یقین عبارت ہے جو اثبات پر جزم کلی ہووے اور زوال اس نہ
مین راہ نپاوے عیان عبارت ہے اطمینان کلی سے جو موافق واقع کے حاصل ہووے
پس علم فوق ظن کے ہے اور یقین فوق علم کے اور عیان فوق یقین کے ہے اسیواسطے ایمان
یقینی کو تین مرتبے ہین پہلا مرتبہ تقلیدی اور استدلالی ہے جو مطابق کتاب و سنت کے
ہووے اور جزم کلی بخشی اسکو علم الیقین کہتے ہین دوسرا مرتبہ او ہے جو مطلوب مشہود ہووے
اور حاجت استدلال کی نا رہے اُس کو عین الیقین نام رکھتے ہین تیسرا مرتبہ او ہے جو ذوق
مطلوب کا حاصل ہووے اور خود عین مطلوب مشہود ہووے اُس کو حق الیقین کہتے ہین
اسیواسطے نزدیک اہل ظاہر کے نور قبولیت کا دل کے تئین دینے کو تصدیق کہتے ہین
اور اہل حق دل کو نور یقین سے منور کرنے کو تصدیق کہتے ہین اور اہل بصیرت ظلمت سے نہ
طرف نور کے آنے کو تصدیق نام رکھتے ہین کیون کہ توحید تنزیہہ باغیریت اور تشبیہ
باعینیت ہے ہر حال تصدیق نور حق ہے جو اس سے دل روشن ہوتا ہے اور سیاہی دور
ہوتی ہے جان اور دل مقام ایمان کا ہے اور کمال جان و دل کا ایمان ہے جب ایمان
نہووے جان جان نہووے دل دل نہووے اسیواسطے اللہ تعالی فرمایا کہ اے محمد
کہو اعراب کو جو ایمان تمہارے دل مین داخل نہین ہوا ہے یعنے ایمان تمہارا ایمان ظنی اور ایمان

دربیان صفت ارادت او تعالی

دربیان صفت قدرت او تعالی

علمی ہے جو اعتماد پر اُسکے احکام ظاہر کے ادا کرتے ہیں نام اپنا مؤمن رکھتے ہیں صحابی عرض
کئے یا رسول اللہ جسکے دل میں ایمان داخل ہوتا ہے اسکی علامت کیا ہیں رسول علیہ السلام
فرمائے اوّل او ہے آپکو اور موجدکو اپنی جانتا ہے اور معیت حق کی معلوم کرتا ہے
دوسرا او ہے اللہ کو حاضر اور ناظر جانتا ہے اور تمام کام واسطے رضائے خدا کے کرتا ہے
تیسرا او ہے اسباب سفر کا مہیا کرتا ہے عبرت اور حیرت سے زندگی کرتا ہے
چہاروان او ہے چشم تر اور آہ سرد اور رنگ زرد رکھتا ہے خوف خدا کا ہر دم دل

میں اُسکے ترقی پاتا ہے

رب کہا تم کو دیا ہوں میں وجود اسلئے رب کی پچھانت فرض ہے جن عقیدہ سے پچھانت نا کرے		تم پچھانو اور کرو مجھ کو سجود بعد ازاں رب کی عبادت فرض ہے رب کہا آخر کو او کافر مرے

العزیز علم دو قسم پر ہے ایک علم عین عمل ہے جیسا کہ عقائد اور توحید وجودی علمی ہے
دوسرا علم غیر عمل ہے جیسا کہ فقہ اور توحید شہودی ہے جو موقوف کسب و ریاضت پر ہے
اسیواسطے مرشدان کامل چہار منزل پانچ راہ ایک مقام ارشاد فرماتے ہیں العزیز عالم اجسام
ظل عالم ارواح کے ہیں اور محجوبات حسی ظلال مطلوبات عقلی کے ہیں یعنی امور ظاہری ظلال

در بیان اصطلاحات اور لغات

در بیان کلام اور لغات

در بیان افعال اور لغات

حقائق باطنی کے ہین پس عمل بی علم کا اعتبار نہین رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے
کہ جن و انس کو پیدا کیا ہون اور عدم سے وجود مین لایا ہون یعنی ہستی اصلی کو اُنھون کی ہست نما
کیا ہون اس واسطے جو مجھے پہچانے اور جان سے اور دل سے اور تن سے عبادت
میری کرین پس جب تک کی شناخت منعم کا نا ہووے شکر منعم کا معتبر نہین ہے بلکہ شناخت
منعم کا عین عبادت منعم کی ہے کیون کہ امتثال امر موجد کا بعد معرفت موجد کی لازم ہوتا ہے یعنے
اوّل جو کچھہ کہ پیغمبر فرمائے ہین اس کو دل مین تصدیق کرین اور زبان پر اقرار لاوین بعد ازان
بعمل و تقوی آراستہ ہووے ترک کرنا تقلید پیغمبر کا کفر ہے

سب کہے ہین فرض ہے ماباپ پر		ہوش مین جس وقت پر فرزند ہو
پہلے کلمے سے زبان ہے کھولنا		یہہ عقیدہ بعد اس کو بولنا

العزیز حدیث صحیح مین آیا ہے کہ فرزند خصلت ماباپ کی لیتا ہے پس ماباپ پر لازم ہے
وقت ناف تراشی کے نیت نیک کرنا اور نام نیک رکھنا جب ہوش مین آوے
اسکو کلمہ شہادت بامعنی پڑھانا اور تعلیم کرنا کہ کلمہ شہادت مین نفی اور اثبات ہے
نفی بت ظاہری اور بت باطن کی ہے یعنی سوائی خدا تعالی کے قدیم وجودی ہووے
یا صانع شریک خدا ہووے یا شبیہ خدا کا ہووے یا مدبر یا مقدر عالم کا ہووے نفی

کرنا ہے پس نا دیکھنا اپنے کو خدا کو دیکھنا ہے اور اثبات معرفت حق کی اور موجودیت
اور معبودیت اور وحدانیت اور صمدانیت اور فردانیت حق کی ہے اور مدبر اور مقتدر اور متصرف
عالم کا خدا تعالی ہے کیونکہ عالم مظاہر اسما اور صفات خدا کے ہیں اور عالم کو نیستی
ذاتی ہے اور وجود عارضی ہے اور خدا کو وجود اور ہستی ذاتی ہے مت بلیغہ ہے
اور ربیت بعینیہ بیت ہے پس باعتبار ظہور کے رب عبد نما ہے اور عبد رب نما ہے کیونکہ
معدومات قوہ سے فعل میں آنے کو موجودیت اعیان کہتے ہیں اور فعل سے قوہ میں جانے
کو معدومیت اعیان نام رکھتے ہیں اسیواسطے اعیان بہ اعتبار قوہ کے اتحاد رکھتے ہیں اور باعتبار
فعل کے امتیاز پاتے ہیں اگرچہ یہہ امتیاز داخل علم کے خارج اس کے ہووے

دربیان اثبات او تعالی

اے عزیز تمام انبیا اور اولیا کہے ہیں کہ عالم کو صانع ہے اثبات پر صانع کے دلیلان لائے
ہیں اور لاتے ہیں اور اس باب میں کتابان بنائے ہیں اور بناتے ہیں پس حاجت نہیں ہے
جو میں دلیل بیان کروں مگر واسطے مبتدی کے موافق کتاب و سنت کے کچھہ کہا جاتا ہے
اگرچہ ایمان عوام کا تعلیم سے مادر و پدر کے اور استاد کے ہے معتبر ہے لیکن فکر و اندیشہ
سے بنیاد دین عوام کا استوار ہوتا ہے اس واسطے وقت وبیاد کے مقلدان کتب

دربیان کتابہائی اوتعالی

مین اور اہل نظر کرسیان پر اور اولیا ستر پر اور انبیا منبرون پر جلوس فرمائین گے پس رویت حق کی
اور حلاوت اسکی موافق مراتب علم کے ہے کیونکہ رویت حق کی بر سبیل اجمال ذات کے مناسب ہے

مہ و مہر فوق سما اور رات دن ؛ عرش و کرسی جسم و جان اور انس و جن
ہے تغیر اُن سب کے تئین ہر آن مین ؛ سب تو سے مین دیکھ تو ہر شان مین

ارباب دانش اور اصحاب بینش آیات بینات پر انفس و آفاق کے نظر فرماتے ہین اور معلوم کرتے ہین کہ ہر شی کتم عدم سے عرصہ وجود مین آتے ہین اور ہستی نما ہووے ہے اور ہر دم طرف اصل کے رجوع لاتے ہین اور ہر آن اسکو رحمت رحمانی خلعت ہستی کا دیتے ہین اسیواسطے مصنوعات صانع پر دلیل ہوتے ہین کوئی مصنوعات مین فاضل تر آدم سے نہین ہے کیونکہ او آئینہ ظہور کائنات کا ہے اور مجموعہ روح اور دل اور جسم کا ہے یعنی مظہر ذات کا اور اسما او صفات کا ہے پس روح کو بزرگی مرحلہ کی معرفت سے ہے اور دل کو بزرگی صفات کی معرفت سے ہے اور جسم کو بزرگی روح کے معرفت سے ہے ایسا ما ہووینے نور روح مغل ہے اور دل مثال ہے اور جسم جما ہے اگرچہ ایک کی ایک لباس مین لیکن روح اصل ہے باقی فرع ہین حکمت اصل کی اور فرع کی تو جہنا کمال انسان کا ہے الغرض موافق آیات کے اور احادیث متواترہ کے اور باتفاق ارباب ظاہر و باطن کے اور بدلائل عقلی

اور نقلی

اور نقلی کی یہہ بات ثابت ہے کہ ذات اور صفات خدائے تعالی کی قدیم ہے اور یکتا ہے اور
بی ہمتا ہے اور ایک نہج پر ہے زوال اور تغیر اسکو نہین ہے اور عالم حادث ہین یعنی عدم
سے وجود مین آئے ہین اور ہستی عارضی پاتے ہین اور ہر آن متغیر ہین اور محل حوادث کی اور قابل
فنا کی اور ہلاک کی ہین یہہ احوال مختلف دلیل ہے اس بات پر کہ عالم مصنوعات ہین تدبیر سے
صانع قادر علیم کے اور موافق حکمت اور مصلحت اسکے عرصہ وجود مین آئے ہین
نا بنا وین جب ملکت ان کو مگر ہین یعنی سب کے جزو کل پر کیر نظر
العزیز موافق کتاب و سنت کے اور اجماع امت کے اثبات بوجود صانع کے دلائل
عقلی بطور اختصار کے یہہ ہین حکمت علیم و حکیم کے نقش بغیر نقاش کے اور حرف بغیر کاتب
کے صورت نا لینا اور لاشی کو لباس شئی کا دینا اور منازل مین غیب و شہادت کے
سیر کروانا اور واسطہ ظہور و نمود کا اسباب پر رکھنا اور عالم کو جذب منافع مین اور دفع مضار
مین قدرت نا دینا اور حالت اختیاری مین عجز نمود کرنا اور نامرادی مین رکھنا اور اضداد
عناصر کو جمع کرنا اور آسمان کو بی ستون بنانا اور خزان و بہار کو اور لیل و نہار کو اور جسم و
جان کو اور مہر و مہ کو موافق شان انہون کے ہر آن زوال اور تغیر دینا اور ابتدا شئی کا جوہر
فرد سے کرنا اور اصل آدمی کو صورت نطفے کی دے کر علقہ اور مضغہ بنا کر استخوان پر گوشت

کالباس پہنانا اور نفخ روح کرکے ہوش وحواس دینا اور آخرین جیفہ مردار بناکر غذا مور ومار کا کردانا
اگر عالم قدم وجودی رکھتے اِس قدر ذلت وخواری مین نارہتے اِس واسطے علیم وحکیم حکمت
اور مصلحت اِس مین رکھا ہے جو صاحب ہوش معلوم کرین کہ عالم نابود ہے اُنھون کو وجود صانع
کا عرصۂ ظہور مین لاتا ہے اور جو کوئی کہ عرصۂ وجود مین خلعت ہستی کا پایا اور پاتا ہے آثار

سے فیض وجود صانع کی ہے

سب کا خالق ایک ہے او لاشریک   نا صفت اور ذات مین اُسکا شریک

العزیز خلفائے راشدین اور ائمہ اربعہ وغیرہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ واحد بسیط ہے جیسی
ذات اُسکی محیط ہے ویسا علم اور قدرت اُس کا بھی محیط ہے اور ایجاد عالم کا عبارت
ظہور نور کا صور مختلفہ سے ہے اگرچہ او تجلی واحد ہے کثیر نظر آتی ہے سبب سے آئینہائے
مختلفہ کے پس کثرت عالم کی کثرت ظہور نور کی ہے کمی اور زیادتی ذات اور صفات کی
نہین ہے اِس واسطے اللہ تعالےٰ لا داخل عالم کے اور خارج عالم کے اور متصل اور منفصل
عالم سے نہین ہے اور اتحاد سے اور اتصال سے مبرا ہے اور متمیز ہے عالم سے بہ
اعتبار ایجاد کے اور تاثیر کے اور قدم اور غنا کے اور وجوب واطلاق کے اور تعینات
عالم کے حادث ہین بہ اعتبار تجلیات کے اور محتاج ہین اور مقید ہین اور متاثر ہین اور مخلوق

ہین پس سب کا خالق اللہ تعالی واحد حقیقی ہے اور تعدد اور قسمت اور شرکت ذات اور صفات مین اُس کے نہین ہے اِس واسطے متصل وحدہ کے لا شریک آیا ہے کیونکہ واحد عدد معین ہے اور دو کا نصف ہے اور تین کا ثلث ہے اور چار کا ربع ہے اور واحد محتاج اسباب کا اور مادہ کثرت کا اور محدود جہات کا ہے اور واحد فی حد نفسہ قسمت پذیر ہے چنانچہ کہ مشہور ہے پس اللہ تعالی ایسا واحد حقیقی ہے جو ایسی نسبتان سے اور شان سے منزہ اور مبرا ہے

جبکے یک بستی اوپر دو راج ہو   ہان او بستی آن مین تاراج ہو

العزیز یہ بیت بطریق تمثیل کے واقع ہے یعنی ایک بستی کے اوپر دو حاکم ہووین موجب خلل کا اور خرابی کا ہے پس اضداد عناصر کا ملنا اور تمام مصنوعات ایک طریق پر رہنا اور شان سے اپنے نابدلنا اور تصرف نہ تمام ہونا اور ضعف ترقی لینا اور عاجزی امور مطلوبہ مین رکھنا اور آسمان و زمین حال سے اپنے اختلاف پانا دلیل ہے اس بات پر کہ ایجاد اور انتظام عالم کا ایک صانع سے اور ایک حاکم سے ہے اسیواسطے اللہ تعالی قرآن مین فرمایا ہے کہ خدا واحد ہے اگر دو خدا ہوتے البتہ انتظام مین عالم کے خرابی ہو جاتی پس اللہ تعالی پاک ہے اور شرکت سے منزہ ہے

در بیان کلمات کفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الطہارت

ایک ہے گر دو کہین ناقص ہین وو   آیہ ناقص مبدۂ عالم نہ ہو

الغرض اللہ تعالی واجب الوجود ہے یعنی وجود اُسکا ذات سے اُسکے ہے اور وجود ہمارا فیض سے واجب الوجود کے ہے اگر دو واجب رہین لازم آتا ہے کہ وہ دونو محتاج مبدء کے ہووین پس محتاج مبدء کا مبدۂ عالم کا نہین ہوتا ہے اگر بیش از ایک کے ایک ہووین اول واجب ہووے ثانی ممکن اگر تقدم مرتفع ہووے ترکیب اور شرکت نفس ماہیت مین لازم آتی ہے یہہ محال ہے اگر ارادے سے دو واجب کے امر ایک وقوع پاوے جمع ہونا دو مؤثر کا ایک اثر پر لازم آتا ہے یہہ باطل ہے اگر ارادہ ایک کا وقوع مین ایک امر کے کفایت نہین کرتا ہے اسصورت مین دونو ناقص ہین اگر ایک چاہے ایک وقت مین جسم ساکن رہے دوسرا چاہے اُسیوقت مین جسم ایک متحرک رہے پس اگر مراد دونو کی برآوے لازم آتا ہے کہ ایک جسم ایک وقت مین ہی ساکن رہے بھی متحرک رہے یہہ محال ہے اگر مراد دونو کی نا برآوے لازم آتا ہے اسیوقت مین جسم نا متحرک رہے نا ساکن رہے یہہ بھی محال ہے اگر مراد ایک کی برآوے اور مراد دوسرے کی نا برآوے لازم آتا ہے اول واجب ہے اور کامل ہے دوسرا ممکن ہے اور ناقص ہے پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالی واجب الوجود ہے اور وحدہ لاشریک ہے

در بیان فرائض وضو

بی جہت ہے گر جہت میں ہو نزول
ہم کو جون ہے اسکو ہوویں عرض و طول

یعنی بیز اللہ تعالی باجہت ہے لیکن جہات سے منزہ ہے کیونکہ پیش و پس اور تحت و فوق اور یمین و یسار کو جہات نام رکھتے ہیں اور تحت فرش سے عرش تک حد جہات کا ہے اور جہات خاصہ جسم کا ہے اور جسم مرکب ہے اور محتاج اجزا کا اور محصور طول و عرض و عمق کا ہے اور خالق جہات کا پیش از پیدا کرنے جہات کے بی جہات تھا بعد از پیدا کرنے جہات کے داخل جہات میں ہونا محال ہے اور جہات محاط خالق کا ہے اور خالق محیط جہات کا ہے پس محاط عین محیط کا اپنے محیط ہونا محال ہے ÷

او غنی ہے اسکو ہے ذاتی وجود
غیر سے پاوے تو ہو نقصان بود
او سنداے عیب ہے گر عیب ہو
نین خدائی کے لئے لائق ہے او

یعنی جس شی کو نسبت دیا جاوے اسما اور صفات کا اس شی کو ذات کہتے ہیں اگرچہ معدوم ہووے جیسا کہ عنقا ہے یا موجود ہووے پس موجود دو قسم پر ہے ایک موجود محض ہے اور ذات اللہ تعالی کی ہے دوسرا موجود ملحق بعدم ہے اور ذات مخلوقات کی ہے یعنی ذات ممکن کی ایک امر ہے جو اول موجود نہیں تھی بعد ازاں فیض داتار سے موجود محض کے متصف بوجود ہوئی ہے اسکو حقیقت ممکن اور عین ثابتہ بھی نام

در بیان شبہات و نمود

دربیان شکندہ و صفو

دربیان فرائض غسل

رکھتے ہین کیون کہ او علم مین اللہ تعالی کے نسبت تعین کی پیدا کری ہے پس ذات حق تعالی
کی نفس وجود ہے اور مصداق وجود مصدری کی ہے بلکہ وجود عبارت ہے اس حقیقت سے
جو موجود ہیت مین ذات سے اپنے ہے اور غنی عالم سے اور متصف کمال سے اور منزہ
زوال سے ہے پس رب او ہے کہ جس مین شائبہ عبودیت کا نا ہووے اور عبد او ہے
کہ جس مین شائبہ ربوبیت کا نا ہووے کیون کہ وجود شامل رب کو اور عبد کو نہین ہے

وجود رب حقیقی ہے وجود عبد علمی ہے

اُس کو حاصل ذات سے ہووے صفات غیرے پاوے تو ہو محتاج ذات

العزیز مطابق وحی منزل کے اور اجماع انبیا علیہم السلام کے صفات حق تعالی کے نہایت
ہین اور مانند ذات رب کے قدیم ہین اور قیام صفات کا ذات پر نہین ہے بلکہ مصداق
صفات کا نفس ذات سے ہے اگر صفات قدیم نا ہووے انقلاب صفات کا غیر سے
اور انفکاک اور تغیر صفات کا ذات سے اور ترکیب حدوث کی قدم سے اور متصف ہونا
ذات کا پیش از ظہور صفات کے ضدیت سے اُسکے لازم آتا ہے یہہ محال ہے اور باطل ہے
کیون کہ الوہیت کو مانند ذات کے صفات ہونا لازم ہے ؛

دربیان منزہ بودن او تعالی

دربیان سنتہائی غسل

دربیان واجبات غسل

البعض بزرگ متکلمین باعتبار قید عام کے بیچون اور بیچگونہ کے قائل ہین اور متصوفین باعتبار قید خاص کے بیچون اور بیچگونہ کے قائل ہین اور اہل وحدت بغیر قید خاص کے اور عام کے بیچون اور بیچگونہ کے قائل ہین پس تنزیہہ اہل وحدت کی فوق تنزیہہ متصوفین ہے اور تنزیہہ متصوفین کی فوق تنزیہہ متکلمین کے ہے اسیواسطے تنزیہہ کو متکلمین کے متصوفین تشبیہہ جانتے ہین اور تنزیہہ کو متصوفین کے اہل وحدت تشبیہہ بوجھتے ہین پس بہرصورت اشارے کو طرف حق کے گذر نہین ہے اور ادراک سے ماسوی اللہ کے مبرا اور منزہ ہے حق صفت سے عیب شرکی پاک او ابتدا اور انتہا نا اُسکو ہو نہ

البعض بزرگ جسم دو قسم پر ہے ایک جسم بسیط جو مرکب مختلف الحقائق سے ہے اور تعین اُسکو غیر مقداری ہے دوسرا جسم مرکب جو مختلف الصور سے اور طبایع سے ہے تعین اُسکو مقداری ہے بہرحال روح افعال اللہ سے ہے اور مظہر حق کا ہے اور اُسکو تعین مجرد ہے اور نہ مادہ و مدت ہے اور جسم آثار اللہ سے ہے وہ دونو محتاج فاعل کے ہین اور تجدد مین جان اور جسم دونو شریک ہین پس اللہ تعالی خواص سے جسم کے اور روح کے اور لوازم سے وہ دونو کے منزہ ہے نسبت عالم کی خدا کے سات ایسی ہے جیسے نسبت کمہار کی ظروف کے سات ہے پس کمہار عین ظروف ہونا بغیر تفرقہ کے محال ہے خصوص بشر جو معدوم بے نشان تھا خاک سے ایجاد ہوا اوّل جماد تھا نہ

دربیان آب مطلق و مقید و جاری

اُس مین جان تھا نہ سمع نہ بصر نہ حس نہ حرکت نہ نطق نہ علم نہ قدرت تھا اللہ تعالے اُس کو وجود موہوم دیا جیسا صحبت سے آتش کے خس و خاشاک روشن ہوتے ہین اور گرمی پانی بہین ویسا روشن کیا یعنی اُس کری کو شنوا کیا اُس کورے کو بینا اُس گنگے کو گویا اُس ضعیف کو قوت اُس جاہل کو عالم اُس فقیر کو غنی کیا اور تقدیم فرمایا موت کو اوپر حیات کے اور جہل کو اوپر علم کے اور ضعف کو اوپر قوت کے اور عما کو اوپر بینائی کے اور صمم کو اوپر شنوائی کے اور بکم کو اوپر گویائی کے اور فقر کو اوپر غنا کے اسواسطے ایسا کیا اور دیا کہ ہر ایک معلوم کرین کہ اللہ تعالی خالق ہے اور صفات سے بشر کے پاک ہے کیون کہ خالق مین مخلوقیت کے علامات ہونا محال ہے اے عزیز او تعالی قدیم ہے عدم اُس پر سابق نہین ہے پس حق ازلی اور ابدی ہے یعنی ابتدا کو اسکے اول نہین اور انتہا کو اسکے آخر نہین ہے بلکہ او خود اول ہے

خود آخر ہے خود ظاہر ہے خود باطن ہے

کم نہووے ذات اُسکی اور زیاد

اے عزیز جان کہ ماسوا اللہ ہے حقیقت مین لاشے ہین اور معدوم ذاتی ہین اللہ تعالے واسطے ظہور اسما اور صفات کے وجود عاریت آثار سے اُنھون کو دیا ہے جیسا کہ عکس فلک کا اور کواکب کا پانی مین نمود ہوتا ہے اُس سے فلک کے اور کواکب کے

کم وزیادتی لازم نہین آتی ہے پس حق تعالی بکمال ذاتی مین اور بکمال اسمائی مین جیسا تھا ویسا ہی
اور رہے گا العزیز ظہور سے وجود حق کے کوئی کمال اللہ تعالی کا فزون نہین ہوا ہے لیکن
افزونی احکام اور آثار اسما اور صفات کے جلوہ فرما ہوئی ہے جیسا کہ خلق سے خالقیت
اور مرزوق سے رازقیت پس یہہ افزونی اثر ظہور ذات حق کے حق کے تئین ہے العزیز درمیانی
افزونی کمال ذات کی اور افزونی اثر اس کمال کی فرق عظیم ہے کہ اس آثار کے
ظہور سے خلل ذات کو اور اسما اور صفات کو لازم نہین آتا ہے پس ذات حق تعالی کی
مرتبے مین اپنے اور مرتبے مین احدیت اور واحدیت کے قدیم ہے اور عیب سے
منزہ ہے کم وزیادتی ذات مین اور کمال مین اسکے نہین ہے کیون کہ کم وزیادتی ذات
کی اور کمال ذات کی حدوث پر اور احتیاج پر دلیل ہوتی ہے اللہ تعالی اقدم ہے اور
عیب سے منزہ ہے اور محتاج الیہ عالم کا ہے اور وہی پیدا کرنے ہارا کم وزیادہ
کا ہے کم وزیادہ مین رہنا محال ہے ۞ ۞

ہے مبرا از حلول و اتحاد

العزیز حلول سوائی دو وجود کے ثابت نہین ہوتا ہے جب ایک وجود ایک عدم
ہے پس حلول وجود کا عدم مین محال ہے اگر باعتبار ظہور کے فرض کرین شخص عین عکس

بیان احوال چاہ و احوال مختلف

دربیان نجاست چاہ و طہارت آن

دربیان فرق دن حیوان

دربیان چاہ و کشیدن دلو

ہونا اور عکس عین مراۃ ہونا محال ہے اور مراتب حلول کے یہہ ہین کوزے مین پانی اور پتے
مین رس اور دودہ مین شکر اور پھول مین بو اور سنگ مین آتش اور شعلے مین حرکت اور آنکھہ مین
روشنی اور ذہن مین صورت اور عالم مین علم اور موصوف مین صفت اور آئینہ مین عکس اور تخم
مین نہال تو یا یہہ تمام مدارج سے حلول کے اللہ تعالی منزہ ہے کیونکہ اگر مطلق مقید مین
حلول کرے تو از روی حقیقت کے یا مجاز کے ہووے اطلاق مطلق کا باطل ہوتا ہے
اور تغیر صفات کا لازم آتا ہے موم اور اشکال موم اور دریا اور امواج آب اور حباب اور
زر اور زرینہ شخص اور سایہ مرغ اور بیضہ یہہ نسبتان اتحاد کی ہین کیونکہ تغیر اطلاق کا اور ترکیب
وجود کی عدم کے ساتہ لازم آتی ہے اللہ تعالی عیب سے منزہ ہے الغرض اتحاد شے سوا
دو وجود کے لازم نہین آتا ہے پس درمیان وجود و عدم کے اتحاد محال ہے کیونکہ
مراۃ عین عکس ہونا اور شخص عین مراۃ ہونا باطل ہے بہرحال اگر غیر سے متحد ہووے البتہ
وہ غیر واجب ہوگا یا ممکن ہوگا اگر واجب ہووے دو واجب لازم آتے ہین اگر ممکن ہووے
بعد از اتحاد کے یا واجب ہوگا یا ممکن ہوگا اگر واجب ہووے لازم آتا ہے ممکن واجب
ہونا اگر ممکن ہووے لازم آتا ہے واجب ممکن ہونا اگر بعد از اتحاد کے ہر دو باقی
رہین یا ہر دو فانی ہووین یا ایک باقی رہے اور دوسرا فانی ہووے یا ہر دو فانی ہوکر

در بیان پس ہژدہ جوانات

واسطے امراض

چیز ثالث پیدا ہووے یا اگر اتحاد بر سبیل مجاز کے ہووے جیسا کہ آب ہوا ہووے یا بطریق
عرض کے ہووے جیسا کہ سفید سیاہ ہو جاوے یا آب و خاک کے ملنے سے گل ہووے
یا چوب با تحاد صورت کے سریر بنے اس تمام صورتون مین تغیر ذات کا اور صفات کا لازم
آتا ہے اللہ تعالی عیب سے پاک ہے العزیز ارباب کشف و شہود نسبت ممکن کی
واجب کے سات بطریق معیت اور مظہریت کے ارشاد فرماتے ہین از روئی حلول
کے اور الحاد کے اور اتحاد کے نہین ہے

عرض و جوہر او نہوا اور متصل

العزیز عرض قائم بغیر کو اور جوہر قائم بالذات کو کہتے ہین وہ دونو مرکب محتاج فاعل کے
ہین پس ممکنات دو قسم پر ہین بعضی جوہر اور بعضی عرض ہین جوہر پانچ قسم پر ہے
ایک ہیولہ دوسرا صورت تیسرا جسم چہاروان نفس پانچوان عقل
اگر جوہر محل جوہر دوسرے کا ہووے اس محل کو ہیولہ اور اسحال کو صورت
کہتے ہین اگر مرکب ہووے حال سے اور محل سے اس کو جسم بولتے ہین جسم دو قسم پر
ہے ایک مرکب جیسا کہ موالید ثلثہ دوسرا بسیط وہ بھی دو قسم پر ہے ایک علوی
جیسا کہ افلاک ہین دوسرا سفلی جیسا کہ عناصر ہین اگر اس اقسام ثلثہ سے نا ہووے تو

در بیان مسح موزہ

مسح موزہ مرد وزن پر فرض ہو ... اسکی مدت بوقت حضر مین رات دن اور سفر مین تین دن اور رات

جوہر مفارق بولتے ہین اگر وہ اجسام مین متصرف ہووے اُس کو نفس کہتے ہین اگر متصرف نہ ہووے اُسکو عقل کہتے ہین عرض نو قسم پر ہے کم و کیف و اضافت و متی و وضع و این و ملک و فعل و انفعال اول عرض کم ہے وہ دو قسم پر ہے ایک متصل دوسرا منفصل ہے پس متصل وہ ہے کہ نہایت ایک چیز کا بدایت دوسری چیز کا ہووے جیسا کہ خط اور سطح اور جسم ہے منفصل وہ ہے کہ بدایت اور نہایت اُس چیز کا اُس پر تمام ہووے جیسا کہ عدد ہے دوسرا عرض کیف ہے وہ چہار قسم پر ہے اول کیف جسمانی جیسا کہ بو اور لذت دوسرا کیف نفسانی جیسا کہ مہر اور غصہ تیسرا کیف مخصوص جیسا کہ رنگ اور صورت چہاروان کیف بمحل جیسا تلوار کو تیزی تیسرا عرض اضافت ہے جیسا پدری اور پسری چہاروان عرض متی ہے جو ایک شی کو دوسری شی سے نسبت حاصل ہوتی ہے جیسا چاندگران اور سورج گران پانچوان عرض وضع ہے کہ ایک شی کو اُسی شی کے سات نسبت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قیام اور قعود چھٹوان عرض این ہے کہ ایک شی دوسری شی مین داخل ہونے سے بزرگی پاتی ہے جیسا کہ آفتاب حمل مین آنے سے شرف پاتا ہے ساتوان عرض ملک ہے کہ ایک شی دوسری شی پر

در بیان احکام مسح موزہ

محیط ہونے سے نسبت پاتا ہے جیسا کہ بدن کو اس لباس سے ہے اٹھوان عرض فعل ہے کہ تاثیر اسکی ظہور پاتی ہے غیر سے جیسا کہ ظہور فعل تیشے کا چوب سے نوان عرض انفعالی ہے جو قبول کرنا اثر کو غیر سے جیسا پانی گرم ہونا آتش سے اللہ تعالی

ایسی نسبتون سے پاک ہے

داخل و خارج ہوا اور منفصل

العزیز اللہ تعالی متصل اور منفصل اور خارج اور داخل عبد کے نہین ہے کیون کہ متصل دو قسم پر ہے ایک مین حد فاصل اور تفرقہ ثابت ہوتا ہے جیسا کہ کاغذ اور حروف دوسرے مین تفرقہ اور حد فاصل بہ اعتبار اندراج اور اندماج کے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ پارچہ اور رنگ ہے العزیز داخل مین اور حلول مین فرق اس قدر ہے جو تمیز درمیانی وہ دونو کے بہ اعتبار خارج کے نا ہووے لیکن تصور انفکاک کا ممکن ہووے جیسا قرص آفتاب کا اور روشنی اسکی بہرحال متصل اوہے جو وجود ایک شی کا انتہا پاکر وجود دوسری شی کا اسیر بنا ہووے جیسا کہ نہال اور گل داخل اوہے جو ایک شی محدود قیام غیر سے لیکر پھر دوسرے کر شی محدود مین قرار لینا اگرچہ او شی ذہنی ہووے یا خارجی ہووے اس مین چہار

دربیان نجاست غلیظہ

دربیان نجاست خفیفہ

دربیان معفو النجاست چہارم

در بیان طہارت جامہ

نسبت ثابت ہوتی ہین ایک مفہوم کلی ہے دوسرا رطوبت آب مین تیسرا روشنی
شمع کی ہوا مین چاروان ظرف اور مظروف ہے خارج اوہے جو ایک شئ شغ
مین بطریق خبریت کے شریک رہے پھر وہان سے نقل کرکو قیام غیر سے لیوے
جیسا کہ روغن مغز بادام مین منفصل اوہے جو واحد صورت کثرت کی بہ اعتبار
جوہریت کے اور خبریت کے لیوے جیسا کہ کل اور ظروف ہے سیاہی اور حروف
ہے اللہ تعالی ایسے نسبتون سے منزہ ہے الیعزیز ارشاد رمز و اشارہ ہے ایسی

ایسے نسبتون کو دخل نہین ہے
لامس و ملموس نہین ہے اور دور

الیعزیز لامس و ملموس بہ اعتبار حس کے اگرچہ ہوا اور بدن ہووے اور بہ اعتبار عقل
کے ہووے جیسا کہ شعاع شمع اور ہوا ہے دوری اور نزدیکی اضافیہ مین اگرچہ اپنے
موصوف سے متصف ہوتے ہین لیکن وجود انہو کو ذہنی ہے خارج ذہن کے
معدوم ہین وہ دونو صفات سے اجسام کے ہین اللہ تعالے لاتعلق انہون کا ہے
اور عیب سے پاک ہے اسیواسطے ہرگز نا کہنا ہے جو خدا تعالی اوپر تمام کے
ہے اور نیچے اس کے عالم جبروت ہے اور نیچے اسکے عالم ملکوت ہے اور نیچے

در بیان استنجا

بیان وجوب طہارت

اُس کے عالم اجسام ہے کیون کہ اس مین حد اور نہایت اور جہت اللہ تعالےٰ کو سدا ہوتا ہے اور دوری اور نزدیکی لازم آتی ہے اللہ تعالیٰ عیب سے منزہ ہے اسیواسطے رسول علیہ السلام فرمائے ہین کہ اللہ تعالےٰ ایسا خداوند ہے کہ اُس کو شبیہ اور مثل نہین اور کسی صورت سے اور کسی جنس سے قیاس کرنا اُس کا ممکن نہین ہے اللہ تعالےٰ اوپر شیٔ کے اور تحت شیٔ کے اور مانند شیٔ کے ہرگز نہین ہے دور ہے نزدیکی سے اپنے اور نزدیک ہے دوری سے اپنے پس دوری بہ اعتبار جہل کے اور نزدیکی بہ اعتبار علم کے ہے

بیان زمین اور آسمان ہے اُسکا نور

یعنے ہر دو عالم موافق مراتب کے ظہور نور کے ہین پس نورانیت کے مراتب یہہ ہین ایک او ہے جو نور اسکا استفادہ غیر سے ہووے وہ دو قسم پر ہے اوّل زمین ہے جو منہہ اُس کا روشن ہوتا ہے شعاع سے آفتاب کے پس زمین کی دو جز ہین ایک او ہے جو او مرکب مختلف الحقائق سے ہے اور شعاع آفتاب کا اُس پر عارض ہے یہہ نسبت عالم اجسام کی ہے دوسرا قمر ہے قمر مین تین جز ہین ایک جرم قمر کا اور شعاع آفتاب کا اور آفتاب مفید شعاع ہے یہہ نسبت عالم مثال کی ہے دوسرا مرتبہ نور کا او ہے جو نور اُس کا اقتضا سے اُس کی ذات کے ہووے جیسا کہ آفتاب

بیان آداب رفتن بیت الخلاء

بیان آبدست کردن

بیان شرائط آفتاب کردن

ہے آفتاب مین دو جز ہین ایک جرم آفتاب کا اور نور اسکا ہے یہہ نور زائد بر ذات ہے یہہ نسبت عالم ارواح کی ہے تیسرا مرتبہ نور کا وہ ہے جو بالذات روشن ہووے اور نسبت و اضافات سے مجرد رہے اور تمام نوران اُس سے عرصۂ ظہور مین آوے جیسا کہ صرف نور آفتاب کا ہے یہہ مثال نور حقیقی کا ہے جو سبکو ادراک کرتا ہے اور ادراک مین کسی کے نہین آتا ہے اسی واسطے اللہ تعالی قرآن مین فرمایا ہے کہ مین نور مجرد ہون اور مین نور آسمان و زمین کا ہون اور مین الہ ہون اور مین نور علی نور ہون اور جس کو چہتا ہون طرف نور کے ہدایت کرتا ہون

ہے مبرا او صمد تعطیل سے

العزیز اللہ تعالی تعطیل سے پاک ہے یعنی پیش از ظہور اعیان ممکنات کے اسما اور صفات حق تعالی کے بہ اعتبار بطون کے ظہور فرماتے تھے جیسا کہ اب بہ اعتبار شہود کے ظہور فرماتے ہین پس درمیانی اس دو ظہور کے فرق اس قدر ہے کہ پیش از ظہور اعیان ممکنات کے ظہور ذوقی تھا بعد از وجود ممکنات کے ظہور شہودی ہے پس بہ اعتبار شہود کے اقوام مختلفہ سے تعطیل اور تشریک اور تشبیہہ اور تعطیل اور تشریک در تدبیر وقوع پائی ہے اور مایہ کفر و الحاد کا ہوی ہے خلاصہ اس تمام کا بطور اصل و فرع کے اور اجمال و تفصیل کے یہہ ہے

بیان موجبات غسل

بیان شرائط ادائی غسل

بیان گیہائی حیض و مراتب آن

اصل تعطیل اوہے جو عالم کو صانع نہیں ہے اور دار دنیا اسی شان پر ہمیشہ ہے
اور سوائے محسوسات کے کوئی موجود دوسرا نہیں ہے کہنا فرع تعطیل اوہے کہ
ایمان اسما اور صفات کے سات ثابت ہوا ہے نفی اسکی کرنا اور مجازاً اسکو بنا
اصل تشریک اوہے جو خدا کے سات صانع دوسرا ثابت کرنا اور دو فاعل ایک
فاعل خیر کا دوسرا فاعل شر کا کہنا فرع تشریک اوہے جو بندے کو خالق اپنے
افعال کا کہنا اور کفر و معاصی مین نفی ارادت اور مشیت حق کی کرنا اصل تشبیہ
اوہے جو خدا کے تئین جواہر سے اور اعراض سے نسبت دینا فرع تشبیہ اوہے
جو کچھ کہ صفات اور افعال حق سے ثابت ہوا ہے اس کو خلق کی صفات پر اور افعال
پر قیاس کرنا اور معارضہ ذات حق مین لانا اور مثل اس کو دینا اصل تعلیل اوہے
جو مانند فلاسفہ کے خدا تعالی کے تئین علت خیرون کا اور مادہ عالم کا ہمیشہ خدا کے سات
ہے کہنا فرع تعلیل اوہے روح کو قدیم ہی کہنا اور جو کچھ کے سوائے ذات
اور صفات حق کے ہے تمام حادث ہین حدوث کے کہنے مین اونہو کے توقف
روا رکھنا اصل تشریک در تدبیر اوہے جو تدبیر عالم کی ملائک کے سات
اور کواکب کے سات اور طبیعت کے سات کرنا فرع تشریک در تدبیر

بیان استحاضہ و احکام آن

اور ہے جو معتقد کہانت کے ہونا ہین جو کوئی کے اس مایہ کفر سے دور ہوا و مومن ہو

ہے منزہ او صمد تعلیل سے

ایعنی ذات اور صفات اور افعال ہین خدائی تعالے کے اعتقاد فلاسفہ کا اور باحث کا اور اشعریہ کا اور صوفیہ کا اجمال بطور اشارے سکے لکھے جاتا ہے تفصیل اسکی کتب مین اُنہو کے بدلائل مملو ہے اول معلوم کرین نزدیک اہل حکمت کے عقول و نفوس اور افلاک اور عناصر اور طبایع از روئی علت کے حادث ہین لیکن از روئی زمان کے قدیم ہین اور تقدیم اُنہو کا یکدیگر پو تقدیم ذہنی ہے تقدیم خارجی نہین ہے جیسا کہ تقدیم قرص پہ آفتاب کا شعاع پر آفتاب کے ہے پس اختلاف درمیانی علما اور حکما کے افلاک وعناصر مین ہے موالید ثلثہ کے حدوث پر متفق ہین

اعتقاد فلسفی کا

یہہ ہے ذات صانع کی عبارت وجود مستغین سے ہے کہ ہرگز تعدد اُس کو نہین ہے اور صفات اُس کو ہرگز نہین جو قیام اُس کا ذات پر ہووے مگر ذات قائم مقام صفات کی ہے پس ممکن عالم اور قادر ہے قیام سے علم و قدرت کے او سبحانہ عالم اور قادر ہے ذات سے اپنے سوائے قیام علم و قدرت کے اور واحد سے صادر نہین ہوتا ہے

مگر واحد جو شتمل ہیہ واحد ہے اور پر تعدد اعتباری کے اعتقاد مشائین کا یہہ ہے کہ وجود پر معلول کے تقدم وجود علت کا ہے جیسا کہ تقدم قرص آفتاب کا ہے شعاع پر آفتاب کے پس معلول اول سے معلول ثانی اور معلول ثانی سے معلول ثالث پس اس نہج پر جاعلیہ کاملہ نزدیک انہو کے ذات حق کو ہے کیون کہ معلول اول کو نوع علت معلول ثانی سے ہے اور ثانی کو ثالث سے اسیطور پس سلسلہ علت کا ذات واجب پر منتہی ہوتا ہے اس واسطے واجب کو علت اولی نام رکھتے ہین اور کہتے ہین ذات واجب کی قدیم ہے اور ذات قائم مقام صفات کے ہے اور یہہ ممکنات بھی قدیم ہین جب ممکنات استعداد وجود کا پیدا کرتی ہین جاعل سے پیدا ہوتی ہین تب وہ ممکنات حادث ہوتے ہین اعتقاد باحث کا اور متکلمین کا یہہ ہے کہ ذات صانع کی واجب الوجود ہے اور موجود ہے اور وجود اس کا زاید بر ذات ہے اور وجود واجب کا اور ممکن کا ایک ہے اور صفات واجب کے قائم بذات اور زاید بر ذات ہین اور تمام اختلاف موجودات کا اقتضا سے ارادہ واجب کے ہے اور استعداد ممکنات کو نہین ہے پس تمام ممکنات جواہر سے اور اعراض سے ہووین مجعول حق کے ہین پس جاعل قدیم ہے اور مجعول حادث ہین اعتقاد

اشعریہ کا یہہ ہے وجود واجب کا اور ممکن کا ایک ہے اور صفات واجب کے قائم ہین ذات پر واجب کے اور زائد بر ذات واجب کے ہین پس او تعالے عالم ہے قیام سے علم کے اور قادر ہے قیام سے قدرت کے اور علم اُس کا تمام جزئیات اور کلیات پر محیط ہے اور صدور کثیر کا واحد سے جائز ہے او سبحانہ علت اولی نہین ہے بلکہ بلا واسطہ خالق تمام ممکنات کا ہے **اعتقاد صوفیہ** کا یہہ ہے کہ وجود حق کا عین ذات حق کی ہے وجود زاید بر ذات نہین ہے جیسا کہ باحث کہتا ہے اور وجود متعین نہین ہے جیسا کہ فلسفی کہتا ہے پس ذات حق کی مطلق ہے اور اسکو صفات ہین اس طور پر نہین جو باحث اور اشعریہ صفات کو ثابت کرتے ہین اور فلسفی صفاتکو ثابت کر کو مطلق نفی صفات کے کرتا ہے ممکنات شیونات ذات حق کے ہین لیکن اس طور پر نہین کہ باحث اور فلسفی ممکنات کو شریک حق کرتے ہین اور مجعول ارادے سے حق کے ہی کہتے ہین اور موجود مستقل مانند وجود واجب کے جانتے ہین نعوذاً باللہ منہا **اعتقاد اہل وحدت** کا موافق اعتقاد صوفیہ کے اور مطابق احکام منزلہ کے اور اجماع انبیا علیہم السلام کے اور باعتبار کشف وعیان

کے یہہ ہے کہ وجود عین ذات ہے اور ذات کو صفات ہین نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات ہین پس ذات کو اتصاف سے صفت کے تعین پیدا ہوا اسکو اسم کہتے ہین واجب ممکن سے اس مرتبے مین متمیز ہوا پس ممکن بی جعل جاعل ہے اور ثابت الحقیقت ہے پس اللہ تعالے بہ اعتبار ہر صفت کے اور ہر اسم کے ممکنات کے تعین موافق استعداد اُنہو کے قدرت سے اور ارادے سے اپنے موجود فرمایا

نا اُسے ہے باپ ما نا اُسکو پوت		ہے خدا سبحان حیّ لا یموت

الغرض ایمان دو قسم پر ہے ایک مقید جو ایمان شرعی ہے دوسرا مطلق جو ایمان کشف و عیان ہے پس مطلق نے مقید الحاد ہے اور مقید نے مطلق ناقص ہے مقید با مطلق اور مطلق با مقید ایمان کامل ہے اسواسطے اللہ تعالے اشارہ فرمایا ہے قل ہو اللہ احد بول ای محمّد ہو مرتبہ ذاتی ہے بہ اعتبار تجرد تجلّی کے تنزیہہ ہے احد مرتبہ افعالی ہے بہ اعتبار ظہور تجلّی کے تشبیہہ ہے اللہ درمیانی ہوا اور احد کے ہے یعنی اللہ جامع ان دونو کا ہے پھر حق تعالی فرمایا اللہ الصمد یعنے اللہ باوجود احد کے صمد ہے یعنی

بیان عادات حیض و احکام ان

الله با وجود وجود بخشی ممکنات کے صرافت پر اپنی ہے یعنی وجود اور توابع
وجود کے طرف اللہ کے رجوع لاتے ہین کیون کہ وجود حقیقی اللہ تعالے کو ہے
اور ممکنات کو بہ اعتبار خواص و آثار اسما کے وجود عارضی اور ظلی ہے اسیواسطے
اللہ تعالی فرمایا مین نہ کسے نہین جنا ہون اور کسی سے نہین جنی گیا ہون اور کوئی
میرا موجودیت مین شریک نہین ہے کیون کہ جنسیت اور شرکت درمیانی فرزند
اور والدین کے شرط ہے اللہ تعالی احتیاج سے اور شرکت سے اور عیب سے
پاک ہے العزیز ایک وجود اور ایک عدم ہے پس وجود سے عدم اور عدم
سے وجود پیدا ہونا محال ہے عدم ہمیشہ عدم ہے وجود ہمیشہ وجود ہے ۱۲

ہے مبرا از ہمہ نقص وزوال		متصف ہے ذات باوصف کمال

العزیز ذات مقدس حق کی موصوف ہے صفتون سے کبریائی کے اور کمال
کے اور حمد وثنا سے عظمت کے اور جلال کے آج کا روز اسی شان پر ہے ازل
الازال مین جس شان سے تھا ابد الآباد وہی شان پر رہیگا عظمت ذات
اسکی ظاہر نہین ہوتی ہے مگر انوار صفات مین اور انوار صفات کے جلوہ ظہور کا
نہین پاتے ہین مگر تجلیات مین قرب حق کا اور شناسائی حق کی حاصل ہوتی

ہے رحمت سے اور مشیت سے حق کے اور مشاہدہ اُس کا نور سے اسکے ہے اور ادراک اُس کا ظہور سے اسکے ہے اے عزیز اسما اور صفات حق کے معانی ہین اور یہ حصر ہین یہ الفاظ اور حروف مظہر ہے اسماء حسنی سے پس یہ الفاظ پردہ اسماء حسنی پر ہین جیسا کہ اسماء حسنی پردہ ذات حق پر ہین ہر صورت ظہور ایک اسم و صفت کا ظہور کو دوسرے اسم و صفت کے مانع نہین ہے اور ظہور ایک اسم کا تابع ظہور دوسرے اسم کے بغیر نقص و زوال کے ہوتا ہے

دربیان نسبت ظہور فیض او تعالی کے

اے عزیز اعیان واجب الثبوت ہین اور ذات مقتضی ثبوت اعیان کی ہے پس ذات حق کے تئین دو فیض ہین فیض اول او ہے کہ اعیان جو شیونات سے اسماء حق کے ہین علم حق مین قرار لیا یعنی جب ذات متصف باسما ہووے وہ شیونات اُس تجلی سے موافق استعداد اور لیاقت کے مقابلے مین اسما اور صفات حق کے وجود علمی پایا پس وہ تقررات مجعول بارادہ نہین ہے ؛ کیون کہ تعلق قدرت کا اور ارادت کا بعد تقررات اعیان علمی کے ہے اسکو فیض اقدس کہتے ہین دوسرا فیض او ہے جب تعینات عدمیہ جو شیونات

ہے ہین حضرت علم مین ثبوت پائے تب اسما طالب اسبابات کے
ہوئے جو خارج مین احکام و آثار اپنے ظہور پاوے پس ظہور احکام و آثار اسماکا
سوائے وجود اعیان کے متصور نہین تھا اسواسطے اللہ تعالے امرکن کا اعیان
علمی پر فرمایا جب اعیان باوجود باقی رہتے ہوئے اپنے عدم ذاتی مین ٭
برجوع جانب وجود کے لاکر وجود عارضے خارج مین پائے اسکو فیض
مقدس کہتے ہین

اللہ اللہ ہے لطیف اور خبیر		ما سوا اللہ مین نہوا اسکا نظیر

العزیز اللہ تعالے مطلق ہے مقید کے مقابلے کا جو مطلق ہے اس سے
مطلق ہے اور لطیف ہے کثیف کے مقابلے کا جو لطیف ہے اس سے
لطیف ہے یعنی ذات بیچون خدائی تعالی کی بغایت لطیف ہے موجودات
سے کوئی چیز ذات خدائی تعالی کے تئین خرق نہین کرسکتی ہے کیونکہ
کثیف لطیف کو نوخ نہین سکتا ہے اور کوئی شے حجاب ذات حق سبحانہ
کو نہین ہوسکتی ہے کیونکہ ہر چیز جو لطیف ہے احاطت اور قربت اور
نفوذ اور آگاہی اسکو زیادہ ہے پس ذات حق سبحانہ کی لطیف حقیقی ٭

اور محیط

بیان نفاس و احکام آن

اور محیط حقیقی اور دانائے حقیقی ہے اور ذات اسکی مانند ذات کسی کے
نہین اور صفات اُس کی مانند صفات کسی کے نہین اور افعال اُس کی
مانند افعال کسی کے نہین ہے رب اتھا جب کوئی نہین تھی اُسکے سات
الیعز حقیقت حق سُبحانہ کی وجود صرف ہے اور ہستی محض ہے اور غنی ہے
پس مرتبے عما مین کوئی شان ایک شیونات سے حق کے سات نہین
تھی وگرنہ تعدد قدما لازم آتا ہے یہہ محال ہے چنانچہ مروی حدیث امام بخاری
سے ہے کہ تھا اللہ تعالے کوئی سات اسکے نہین تھے شاہد اسپر ہے
کیون کہ احدیت جو لائق ہے اور ذات بحت اور وجود صرف ہے یہہ مرتبہ مطلق
نایافتنی کا ہے اور وحدت جو تعین اوّل ہے اور حقیقت محمّدی اور برزخ کبریٰ
ہے یہہ مرتبہ اجمالاً یافتنی کا ہے اور واحدیت جو تعین ثانی ہے اور حقیقت
انسانی ہے یہہ مرتبہ تفصیلاً یافتنی کا ہے بعد تعین ثانی کے مظہر رب
جو عما ہے عرصۂ ظہور مین آیا اور یہہ عما عین نفس رحمانی ہے جب اسم رحمانی
طرف اعیان کائنات کے متوجہ ہوا اور کائنات پر رحمت فرمایا جب عما
کے سات شیونات سے کوئی نہین تھے پس مرتبے مافوق مین کیون کہ

وصف نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رہے گی اور حدیث شریف مین وارد ہے عما قائم بنفسہ ہے اور اصل متعین ہے اور جوہر ہے اور فوق وتحت مین اُس کے ممکن الگ نہین تھا حضرت امام احمد حنبل شرح مین اس حدیث کے فرماتے ہین کہ تھا اللہ تعالی منظہر عما مین کوئی ممکنات سے اُس کے ساتھ نہین تھے کیون کہ تمام عالم اعراض اور فرع عما کے ہین اسی واسطے ہر آن متبدل ہین اے عزیز جو شی کی ماتحت کے مرتبے مین نا ہووے مافوق کے مرتبے مین ہونا محال ہے ❊

سب ہین فانی ہے سو باقی اسکی ذات

اے عزیز معدوم عدم اضافی ہے بعدم حقیقت معدوم نہین ہے کیون کہ اُس مین شریک باری ہوتا ہے یہہ محال ہے پس فنا اور نفی وجود ممکن الذات کی صحیح ہے کیون کہ عدم ذات ممکن اضافی ہے نہ حقیقی ہے اور وجود اُس کا بھی اضافی ہے حقیقی نہین ہے پس فنا مین وہ نہین ہے کہ اُس چیز کا وجود تھا جو اُس کو فنا کیا یا فنا ہوا بلکہ عدم واقع مین موجود نہین ہے بقا اور ثبات ودوام وجود کو ہے پس سوائے ذات وصفات حق کے ہر شی ہالک اور فانی ہے یعنی ہر لاشی بہ اعتبار تجلی وجودی کے شیئت ❊

حکمی اور عارضی پائی ہے اور باقی ہے اور ہر دم طرف اصل کے رجوع لاتی
ہے مگر وجہ اُس کا باقی ہے اسی واسطے رحمت رحمانیہ ہر آن خلعت
تازہ تازہ بغیر بقا اور تکرار کے مانند امواج دریا کی عطا فرماتی ہے پس
جس کو مابہ الامتیاز پر اتحاد کا غلبہ ہووے اُس کو تعینات عدمیہ مشاہدہ
سے دور ہو جاتے ہیں جب وجہ وجہ عبودیت کا وجہ ربوبیت میں مستہلک
ہوتا ہے جیسا کہ قطرہ روغن کا آتش پر فدا ہوتا ہے تب مقام فنا کا پاتا ہے
یعنی عبد محقق ہو کر طرف اصل کے رجوع لاتا ہے جیسا کہ اختفا نور کوکب
کا نور شمس میں ہوتا ہے بہر حال شہود میں اُس کے سوائے ذات
مطلق کے نہیں رہتا ہے جب فنا سے طرف بقا کے آتا ہے یعنی ما بہ
الاتحاد پر امتیاز کا غلبہ پاتا ہے ذلتہ اور افتقار کو طرف اپنے اور اوصاف
کمال کو جانب حق کے مسلم رکھتا ہے اسی واسطے او متعلق اخلاق سے الٰہیہ
کے ہوتا ہے لیکن نفس الامر میں او متعین ہے اور عبد ذلیل ہے اُس کو
اطلاق اور وجوب ہرگز نہیں ہے کیون کہ اطلاق اور وجوب ذاتی اور تام
اُس کے مختص ربوبیت سے کے تئیں ہے پس اللہ تعالیٰ بنا بر حکمت اور

مصلحت سے کے جس کو چہتا ہے اُس کو اوّل کے حال پولاتا ہے یعنی اُس کو
سلوب الوجود کرتا ہے پھر رحمت رحمانیہ اُس کو وجود عارضی دیتا ہے یعنے
سب فانی مین بقائے حقیقی رب کو ہے ہے وہی اوّل و آخر وہی
ہے وہی اور باطن و ظاہر وہی اے عزیز ذات حق کی وجود مطلق ہے
اور حامل صفات اضداد کی ہے اور نفس خود مابہ الاتحاد ہے اور مابہ الاختلاف
ہے پس وہی اوّل ہے اور آخر اور باطن اور ظاہر ہے اور نافع اور ضار ہے اگرچہ
اسمائے متقابلہ حقیقت مین عین ذات ہین اور واحد ہین تضاد نہین رکھتے
ہین لیکن ظہور سے اسمائے متقابلہ کے مظاہر مین تضاد نمود ہوا پس اس صورت
مین جمع کرنا اضداد کا ذات حق مین جائز ہے اور موجب عرفان کا ہے
اسی واسطے غیریت درمیانی عابد اور معبود کے از روئے تعین کے ہے اور نہ
حقیقت مین مقام انسان کا قرب حق کا ہے اور معرفت سے نفس
مربوب کے معرفت رب کی حاصل ہوتی ہے اے عزیز تفسیر حریری مین
لکھا ہے کہ ایک روز رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آیت ہو الاول و الآخر
والظاہر والباطن کی قرات کر کو تفسیر اسکی ایسا فرمائے کہ وہی اوّل ہے

باب الصلوات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیونکہ

کیون کہ پیش از اُس کے شی نہین ہے اور وہی آخر ہے کیون کہ بعد اُس کے شی نہین ہے اور وہی ظاہر ہے کیون کہ فوق اُس کے شی نہین ہے اور وہی باطن ہے کیون کہ سوائے اُس کے شی نہین ہے الغرض یہہ صفات اضافیہ سے ہین اور موصوف سے اپنے منفک ہوتے ہین اور وجود خارجی اُنھون کو نہین ہے اور ظہور اُنھون کا تجلّی واحد سے ہے جو صور مختلفہ سے ظہور فرماتے ہے بہرحال خالق عالم کا ایسا قدیم ہے جو اُس کو اوّل نہین اور ایسا قیوم ہے جو اُس کو آخر نہین اور ایسا ظاہر ہے جو ذات کے ظہور کے ادراک کو عجز اور حیرت مانع ہے اور ایسا باطن ہے جو بطون کے کنہ پر اُس کے کسی مخلوق کو اطلاع نہین اور ایسا ازلی ہے جو اولیت کو اُس کے بدایت نہین اور ایسا ابدی ہے جو وجود کو اُس کے نہایت نہین اور ایسا فرد ہے جو اُس کو مثل نہین اور ایسا صمد ہے جو اُس کو ضد اور ند نہین اور ایسا یگانہ ہے جو اُس کو شریک نہین ہے الغرض باعتبار عکس اور آئینہ کے نظر کر شخص اوّل ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور عکس و آئینہ سے درگذر شخص نہ اوّل ہے نہ آخر ہے نہ ظاہر ہے نہ باطن ہے

در بیان اوقات مع جواز صلوات

عصر کی طاعت روا ہو

در بیان اذان و اقامت

یا اذان اور با اقامت ابتدا ہو

ہے سواو ہے اشکار اور نہان ہے سواو قدرت سے ہے ہر جا عیان

العزیز عین شئ شئ سے جدا ہونا محال ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو نہ میرے پیغمبران یہہ دعوت کئے ہین کہ اے قوم عبادت کرو تم اللہ تعالے کی جو نہین ہے تم کو الہ سے غیر اسکا یعنی معبود اور موجود اور معشوق سواے اللہ کے دوسرا نہین ہے یعنے صورت سے درگذرو تم اور الہ کو معبود جانو تم پس بہ اعتبار صرافت و اطلاق کے ہر موجود الہ ہے اور حق ہے اور بمطابقت عبد و رب مین تعین کی ہے اے عزیز بعضے مرشدان عوام سے بغیر تمیز مطابقت کے جسم کثیف عنصری کو خدا کہتے ہین اور بعضے پیکر مثالی کو اور بعضے روح کو اور بعضے صداے گوش کو اور بعضے ہوا کو اور بعضے آواز کو اور بعضے سخن کو اور بعضے عشق کو اور بعضے عقل کو اور بعضے ہمتا کو اور بعضے دم کو اور بعضے انکھونکی جہک کو اور بعضے نگاہ چشم کو خدا کہتے ہین یہہ تمام الحاد و زندقہ ہے اور بعضے مرشدان خواص سے اعیان ثابتہ کو مرتبہ غیب مین عین ذات حق کہتے ہین اور بعضے ایک ذات دو وجود اور بعضے دو ذات دو وجود اور بعضے نہ ایک ذات ایک وجود کہتے ہین یہہ تمام الحاد ہے اے عزیز ذات اسکی

در بیان ستر عورت

در بیان احکام نماز

در بیان ارکان نماز

در بیان واجبات نماز

کہتے ہین جو طرف اُس کے نسبت اسما اور صفات کی ہووے جیسا کہ
علم کی نسبت طرف حق کے اور جہل کی نسبت طرف عدم کے ہووے اِس
اعتبار سے دو ذات لازم آتی ہے لیکن وجود ایک ہے جو مخصوص حق کے تئین
ہے پس وجود شامل رب کو اور عبد کو نہین ہے وجود حق کو حقیقی ہے اور
عبد کو مجازی ہے اسیواسطے ارباب کشف و شہود دو ذات ایک وجو
ارشاد فرماتے ہین کہ ممکنات بالذات عین ذات حق کی نہین ہوتی ہین اگرچہ
حق ظاہر ہے صورت سے حقیقی اشیا کے اور اشیا موجود ہین وجود حقیقی سے
حق کے لیکن بندہ خدا نہین ہوا اور شان سے اپنے گذر کر شان رب
کا نہین لیا اگرچہ بندہ مقام فنا کو پہنچے حقیقت اسکی نیست نہین ہوتی ہے
کیون کہ نابودن اور ہے اور نادیدن اور ہے جیسا کہ کوئی آئینہ مین مستغرق
اپنے جمال کا ہووے وہ آئینہ کو نہین دیکھتا ہے حقیقت مین آئینہ آئینہ ہے
جمال جمال ہے یعنے آئینہ نیست نہین ہوا اور جمال آئینہ اور آئینہ جمال نہین
ہوا ہے پس آشکارا با اعتبار ظہور تجلیات کے اور نہان با اعتبار اور اک
ممکنات کے ہے اور ابتدا سے انتہا تک عالم مین ظہور وجود حق کا ہے

در بیان استسقا کی نماز

یعنے عدم وجود نما ہے

جان اور دل اُسکے بیچ فرماتین

العزیز روح نور مجرد ہے اور روح نور محمد ہے اور ظل رب ہے یعنی حق نہ تشخص ہے روح عکس ہے اور تعین آئینہ ہے اسیواسطے روح مظہر تعین ثانی کا ہے اور چگونگی سے منزہ ہے پس ذات کی لطافت کو صفات اور صفات کی لطافت کو افعال اور افعال کی لطافت کو آثار نہین پہونچتی بہرحال روح فعال اللہ سے ہے اور مانند آفتاب کے محیط ہے نہ داخل بدن نہ خارج بدن نہ متصل بدن نہ منفصل بدن ہے دل عبارت حقیقت جامعہ سے ہے صورت اُسکی صورت مرتبہ الٰہیہ کی ہے حدیث شریف مین آیا ہے دل مانند قلم کی اصبع مین رحمان کے ہے پس اصبعین مین مراد لطف و قہر سے ہے اور عرش اللہ ہے اور مورد تجلیات اللہ ہے اور دل پرتو ذات کا اور محل وحی کا اور خزانہ حسن کا اور کنج درد کا اور مقام نظر حق کا اور جامع جلال وجمال کا اور کعبہ انوار کا اور بیت المقدس جان کا ہے بہر صورت روح ظل الٰہی کا اور دل ظل روح کا اور تن ظل دل کا ہے یعنے روح عین دل اور غیر دل نہین اور دل عین نفس اور غیر

در بیان قرأت واحکام قرآن

نفس

نفس نہین اور نفس عین جسم اور غیر جسم نہین اسیواسطے حواس ظاہری
نتیجہ عناصر اربعہ کا ہے اور حواس باطنی قوائی قلبی عقلی روحی سری خفی
کا ہے معلوم کرین کہ اللہ تعالی واسطے امتحان کے سر کو روح مین روح کو دل
مین دل کو تن مین لاکر رکھا بعدزان انہون کو محکوم عقل کیا یعنے روح علم فطری ذاتی
سے گذر کر طرف فکر کے متوجہ ہوئے اللہ تعالے نے انبیا کو روانہ فرمایا
جب ہر ایک طالب نے اپنے مقام کے ہوتے حق تعالے نے تن پر
نماز لازم فرمایا تن نماز لیا دل محبت لیا روح قربت کو پایا الغرض روح کو
تعین مجرد ہے اور جسم کو تعین مقداری ہے پس روح امر ایک ہے
امور سے حق کے اور شان ایک ہے شیونات سے حق کے اس کو
قدم مطلق نہین ہے بلکہ روح اور دل ماموربہ امر الٰہی ہین کیون کہ تجدد
مین جان اور دل ہر دو شریک ہین اور امثال مین ہر دو متجدد ہین

جلوہ گر قدرتے او ہر شا ہین

الغرض حقیقت عبد کی عدم ہے اور عدم صفت تقیہ ہے پس کثرت
نفس الامری ہے اس معانی سے جو مطابق خارج کے ہے اگر کثرت

دربیان امامت و احکام آن

دربیان جواز اقتدا

در بیان عدم جواز اقتدا

موجود علم وعقل کی ہووے اور خارج مین ذات اشتباہ ہے اس صورت
مین لازم آتا ہے جو علم اس کثرت کا مطابق خارج کے نہین ہے یہہ جہل مرکب
ہے نعوذ باللہ منہا حق اوہے جو کثرت باوجود ہونی ہوی مغایرت اعتباری
کے خارج مین متحقق ہے کیا واسطے کہ شیون وجود کے ہین اگرچہ علم سے منفک
نہین ہوتے ہین اور صور علمیہ اعراض سے نہین ہین کیون کہ قیام محل نہین رکھتے
ہین اور علم الہی محصول صورت نہین بلکہ عین ذات مبدء انکشاف ؛
معدومات ثابتہ کی ہے اور حقائق کے تنزل مواطن مختلفہ مین وجود اور ظہور ہے
اسی واسطے اعیان صور اسما الہیہ کے ہین اور ارواح مظاہر اعیان کے
اور اشباح مظاہر ارواح کے پس حقیقت انسانیہ اول اعیان ثابتہ مین بعد
زان ارواح مجردہ مین بعدہ اشباح متفرقہ مین متجلی ہوتی ہے پس تمام شیونات
آئینہ ظہور حق کے ہین اور حقیقت کے تنزل ظہور اقتضا سے اسما اور صفات
کے ہر آن بشان دیگر ہین ؛

جزو کل کے ساتھ ہے یکسان ر   پیش و پس نا اسکو ہو زیر وزبر

اسے عزیز حق تعالے فرماتا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے سب

در بیان حالت ورثا

در بیان احکام حدث

حال مین اور حد اور نہایت اور جہت اور اختلاف اُس کو نہین ہے اور
احادیث صحیحہ مفسرہ محکمہ مین آیا ہے کہ مؤمن او ہے جو پہچانے کہ اللہ
تعالی سب حال مین اپنے سات ہے حاصل اس معیت کا عینیت
وجود کی ہے کیون کہ عین شئی جدا نہین ہوتی ہے شئی سے پس معیت
صوری ہے اور انفکاک معنوی ہے بہرحال معیت اقسام پر ہے جیسا کہ
معیت اعراض کے جواہر کے سات ہے اور معیت اجسام کی اجسام کے سات
ہے پس معیت حق کی وہ دونون نسبت سے منزہ ہے کیون اللہ تعالے
عرض سے اور جوہر سے اور جسم سے مبرا ہے لیکن معیت روح کی جس
شان پر جسم کے سات ہے یعنے روح درون قالب کے اور برون
قالب کے اور متصل قالب کے اور منفصل قالب کے نہین ہے باوجود
اسکے از روی حقیقت کے تمام ذرات قالب کے سات ہے اور روح
کو جائے معین اور تحت طلب نہین ہے پس معیت حق کی تمام موجودات
کے سات اسی شان پر ہے انکار اس کا تعطیل اور زندقہ ہے کیون کہ
قیام عالم کا غیر کے سات لازم آتا ہے

در بیان مکروہات نماز

فرش کی نسبت ہے ویسی اسکے سات		عرش کی نسبت ہے جیسی اسکے سات

اے عزیز معرفت حضرت پروردگار کو غایت نہین اور نہایت نہین اور عالم
مظاہر اسما اور صفات کے ہین مقصود ایجاد سے عالم کے ظہور اور اظہار
معرفت معیت کا ہے جو کچھہ کہ انبیا اور اولیا اور حکما اور علما حقائق سے اس
معرفت کے فہم کئے اور دیکھے اور بتہائے ہین نسبت مین معرفت اس
حضرت کے ایک قطرہ دریائی نے نہایت سے ہے کیون کہ اللہ تعالی
ایسا لطیف ہے جو اس کو جسم اور جوہر اور عرض اور صورت اور کیفیت اور
کمیت اور جہت اور مثل اور تغیر اور زوال وغیرہ نہین ہے اور ذات حق کی
درجائے اور برجائے اور نے احاطہ علم وقدرت اور ارادت اسکی جائے
نہین ہے پس نسبت رفعت کبریائی اسکے عرش کے سات جیسی ہے ۔
فرش کے سات ویسی ہے یعنے جزو کل اور خار و گل کے سات بغیر تفاوت
کے ایک شان رہے بہر حال جان اور دل اور روح نزدیک ہے
اللہ تعالی اس سے بہی نزدیکتر ہے لیکن اس شان رہے جو ذات اور
صفات مقدس کو اسکے لائق اور سزاوار ہووے

در بیان اوقات

ہان رہے ثابت حقیقت بر محل	ہے سو ہر شی کی حقیقت نے خلل

العزیز علم حق مین نسبت تعین عدمیہ کے جو مقابلہ مین اسم کے ثبوت پائی ہے اُس کو حقیقت شی اور عین ثابتہ کہتے ہین اور نیست و نابود ہے جو مقابلے مین ہست و بود کے ہے متکلمان اُس کو معلوم و معدوم اور حکما اُس کو ماہیت اور معتزلہ اُس کو شی ثابت کہتے ہین پس حقائق اشیا کی تعینات اور تمیزات وجودکی ہین اگرچہ او امور اعتباری اور عقلی ہین لیکن بسبب اقتضائے اسم کے قوہ سے فعل مین آتے ہین یعنے او امور عقلی صورت خارجی سے ظاہر مین آتے ہین اور آثار خارج کے اُسپر مترتب ہوتے ہین جیسا کہ عصا موسیٰ علیہ السلام کا ہے جو کبھو تجلی حق کی لباس سے چوب بنکے ظاہر ہوتی اور آثار چوب کے اُسپر مترتب ہوتے اور کبھو بصورت مار کے ظاہر ہوتی آثار مار کے اُس پر مترتب ہوتے وہ تمام در نفس الامر ہے کیون کہ حقیقت چوب کی منقلب ہوکر حقیقت مار کی ہونا محال ہے بلکہ حقیقت چوب کی چوب ہے اور حقیقت مار کی مار ہے جیسا کہ ایک شخص کبھو سفید لباس اور کبھو سرخ لباس پہنے اُس سے صاحب لباس کو خلل نہین ہے اور

در بیان نماز کسوف و خسوف و استسقا

دربیان ادراک الفرائض

لباس اپنی حقیقت پر بحال ہے وہ مقید متابع وہم وخیال کے نہین ہے
کیون کہ حقیقت ہر شی کی تجدد مین یعنے درمیانی تنزلات اور کائنات کے
ثابت ہے جیسا کہ آب روان پر سایہ ہے ہر آن سایہ بحال ہے اور سایہ
سے ہر دم آب روان ہے پس ظہورات مین ہر شی کے حقیقت بحال ہے
لیکن تغیر قوہ اور فعل کے مراتب کا ہے یا کیفیات کا ہے جیسا کہ شقی سعید
ہونا اور زید کبھو یہین اور کبھو بیمار عمرو کے بیٹھنا اُس سے تغیر حقیقت
کا لازم نہین آتا ہے بعضے فلسفی تغیر حقیقت کا گمان کر کر گفت وگوئی مین غلط
محض ہے کیون کہ اُسمین انکار حشر کا اور تغیر صفات کا لازم آتا ہے

دربیان وحدت او تعالےٰ

اے عزیز جب ظہور بطون مین اور واحدیت احدیت مین مندرج تھی
تب ذات بحت صفت وحدت سے اپنے پر جلوہ فرما ہوئے اس
سے ظہور اور بطون احدیت اور واحدیت کا عرصہ ظہور مین آیا اور مراتب
کلیہ ستہ یعنے ہر مظہر منازل اور مراتب بین غیب وشہادت کے سیر سلوک پایا
ہے خدا موجود اپنی ذات سے   ذات اسکی ہے غنی سب بات سے

دربیان قضائی وعبادت

العزیز حق سبحانہ وجود مطلق ہے اور موجود بنفسہ ہے اور ذات اُس کی
عین وجود ہے اور تعدد و تغایر سے منزہ اور مقدس ہے اور حاضر ہے نزدیک
اپنی ذات سے اپنی اور ناظر اور منظور اپنا آپ ہے اور غنی عالم سے ہے اور
ہمیشہ ایک حال پر ہے اسی واسطے اُسکو واجب الوجود کہتے ہین اور جس کو
عدم ضروری ہووے اُس کو ممتنع الوجود اور جس کو وجود اور عدم ضروری نا ہووے
اُس کو ممکن الوجود کہتے ہین پس ممکن سب حال مین محتاج واجب کا ہے کیونکہ
عالم پیش از پیدا ہونے کے ممکن الوجود یعنے طالب وجود کے ہین اسیواسطے
پیدا ہوئے ہین اگر ممتنع الوجود ہوتے ہرگز پیدا نا ہوتے اگر واجب الوجود ہوتے
ہمیشہ بغیر نقصان کے ایک حال پر رہتے پس ممکن کو وجود غیر سے اسکے
ہے اگر وہ غیر ممکن الوجود ہووے دور و تسلسل لازم آتا ہے وہ دونو باطل ہین
پس ثابت ہوا ممکن کو وجود بخشنے والا واجب الوجود لذاتہ ہے کیون کہ حقیقت
عالم کی عدم ہے پس عدم سے وجود کا ہونا محال ہے اسیواسطے آیات بینات
انفس وآفاق کے صانع پر اپنے دلیل روشن ہوتے ہین
اور ہے خالق اُسکو ہے لائق قدم
مین دو عالم ناقص وحادث عدم

العزیز قدم مطلق اوہی جو وجود اُس کا پیش از موجودات کے ہووے یعنی
وجود حق کا مقدم ہے وجود عالم کے جیسا کہ روز کل کا مقدم ہے روز آج کے
پس جو کچھ کے سوائے ذات اور صفات حق کے ہے حادث ہے اور
عدم اُسپر سابق ہے جبکے ارادہ واجب الوجود کا واسطے وجود بخشنے عدم کے
تعلق ہووے تب عدم فیض و آثار سے وجود کے ممکن الوجود ہوتا ہے پس عالم
ارواح اور ملکوت اور اجسام سب حادث ہین کیونکہ ازل مین معدوم تھے
بعد ازان ایجاد سے حق کے موجود ہونے ہین العزیز فلاسفہ کہتے ہین کہ دنیا
قدیم ہے اور افراد انواع کائنات کے ازل سے ابد تک متوالی ہین اور
باقی ہین اور اہل ظاہر اہل اسلام سے کہتے ہین کہ ماسوا اللہ جو مظاہر اسماء حق کے
ہین نوعیت مین اپنے قدیم ہین اور یہہ متعینات حادث ہین اور مسبوق بعدم
ہین اور قابل فنا کے ہین صوفیہ کرام فرماتے ہین کہ اللہ تعالے اور اسما
اُس کے قدیم ہین اور ما سوا اللہ جو مظاہر اسماء حق کے ہین نوعیت مین اپنے
قدیم ہین اور متعینات حادث ہین اور مسبوق بعدم ہین اور صور عالم کو ثبات
نہین ہے بلکہ متجدد ہین اور لائق فنا کے اور ہلاک کے ہین

سہو سجدہ کر ادا دسے کر سلام

در بیان نماز بیمار

در بیان سجدہ تلاوت

اور ہے بیچون بیچگونہ نے مثال		نے شبیہ ہے نے نمونہ نے زوال

یعنی بحکمت الٰہی مقتضی اثبات کی ہوئی جو کمال اسمائے بوجہ اتم ظہور پاوے
اور مظاہر انھون کے موافق شان خاصہ اپنے عرصہ ظہور مین آوے پس
مصنوعات صانع پر دلیل ہوتے ہین کیون کہ وہ فعل ہین فاعل انھون کا اللہ تعالیٰ
ہے لیکن قرینہ اور مثل اور نظیر نہین ہوتے ہین کیون کہ اللہ تعالے ان شائبون
سے حدوث کے پاک ہے اور سب حال مین حدوث کو سبب ہے یعنے
محتاج سبب کا ہے اور تمامی حدود اور قیود اور ابتدا اور انتہا اسکو ہے
اللہ تعالے اول ہے بغیر ابتدا کے اور آخر ہے بغیر انتہا کے اور قدرت
اسکی علی الاطلاق ہے اسیواسطے مقدار اور جہات اور اقطار اور چندی
اور چونی اور چگونگی سے منزہ ہے اور قرب اور بعد اور تمکن اور استقرار سے
اور حرکت اور سکون اور اضطرار سے اور تغیر اور عوارض اور زوال سے
اور جمیع امور متعلقات ماسوی سے مبرا ہے

ہمیشہ ہے نے زمان ہے نے مکان		اسکو نہین حد ذات اسکی نے نشان

یعنی حرکت افلاک کو زمان کہتے ہین اور زمانہ مقدار آفات موجودات

دربیان ادائے سجدہ تلاوت

دربیان وجوب جمعہ

دربیان ادائے جمعہ

دربیان ادائے نماز جمعہ و احکام آن

ممکنات کو نام رکھتے ہین اور اطلاق موجودات کا ممکنات پر اسواسطے
ہے جو ارتباط ممکنات کا ساتھ حق کے بہ اعتبار مظہریت کے ہے ؛
جیسا کہ آب کو شمس کہتے ہین کیونکہ بمقابل شمس کے ہو کر اثر اس کا قبول ؛
کیا ہے پس زمان دو قسم پر ہے ایک صوری ہے اسکی تین صورت
ہین پیوستہ منقطع متصل پس زمان پیوستہ محیط زمان منقطع اور زمان متصل کا ہے
اگرچہ زمانہ محیط زمان ثلثہ کا ہے لیکن محاط وجود ممکنات کا ہے اور وجود ؛
ممکنات کا محاط وجود مطلق کا ہے دوسرا زمان معنوی ہے وہ دو نہج
پر ہے ایک حرکت افلاک ارض واسع کا ہے جو یہہ افلاک مظاہر اس
افلاک کے ہین دوسرا زمان تقدیری جو زمان ثبوت اعیان کا اور ثبات
ودوام وجود کا ہے ایضاً مکان دو قسم پر ہے ایک مکان معنوی دوسرا
مکان صوری پس مکان صوری دو طریق پر ہے ایک مکان لغوی جیسا کہ
ایک جسم دوسرے جسم پر قرار لیتا ہے جیسا کہ زمین اور جہات ہے ؛
دوسرا مکان اصطلاحی خواہ فضائے موہوم ہے جو آثار وجود کے باعتبار
خصوصیت کے اُس مین ظہور پاتے ہین جیسا کہ فضا درون کوزے کا واسطے

زاد الفقر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دربیان وطن اصلی واحکام آن

[illegible]

ظہور وجود آپ کے ہے بلکہ وجود کو زے کا سبب سے مکانیت خاص
کے نمود ہوا ہے پس اوامر عقلی بصورت خارج کے موافق شان خاصہ کے
عرصہ ظہور کا لیتا ہے یعنی وہ بعد موہوم وہم مین آتا ہے اور وجود خارج
مین نہین رکہتا ہے اور نزدیک بعضون کے موجود خارج مین ہے اور مکان
معنوی دو وجہ کا ہے ایک وجہ طبیعی جو ارض واسع ہے چنانچہ اللہ تعالی
فرماتا ہے ارض اللہ واسعۃ باتفاق وہ مقام سیر انبیا کا ہے اور
دو عالم دائرہ ارض واسع مین مقدار مرکز کے ہے پس یہہ ارض مظہر ارض
واسع کا ہے جیسا کہ شمس مظہر روح کا ہے دوسرا امکان وجہ تقدیری ہے
جو ثبات وجود کا اور ثبوت اعیان کا ہے پس وہ فضائے موہوم مظہر اس
مکان معدوم کا ہے بہرحال زمان ومکان کا اور حد ونشان کا زمان و
مکان مین اور حد ونشان مین رہنا محال ہے بلکہ زمان ومکان اور حد ونشان
کے سات ہے

ہے سوا واحد حقیقی بود ہے	نا عدد ہے اور نہ معدود ہے

الغرض صانع عالم کا نا محدود ہے جو اس کو شریک ومثل نہین اور نا متناہی

دربیان وطن اقامت واحکام آن

[illegible]

در بیان حد سفر

ہے اُسکو خرق والتیام نہین اور احد حقیقی ہے جو اُسکو اجزا نہین اور لطیف ہے جو اُس کو عدد اور معدود نہین اور نور ہے بغیر اُسکے موجود نہین پس وجود ممکنات کو فیض و آثار سے وجود واجب کے ہے کیون کہ او بسیط ہے اور دو عالم پر محیط ہے اور دو عالم فعل فاعل کے ہین اور فاعل کا انحصار فعل مین ہونا محال ہے اسی واسطے اعتقاد مین مسئلہ وحدت الوجود کے فرقہ مختلفہ ہین چنانچہ ؛ اشارہ کئے جاتا ہے **فرقہ معطلہ** کا اعتقاد یہہ ہے جو وجود شامل ہے موجود کو اور معدوم کو اور ممتنع کو اور وجود حق کا مانند کلی کے ہے اور ہر فاعل صانع ہے اور ہر منفعل مصنوع ہے پس وجود واحد ہے **فرقہ عنیہ** کا اعتقاد یہہ ہے جو حق کو قبل الظہور عالم کے وجود مستقل تھا بعد از ظہور عالم کے حق تعالےٰ ذات اور صفات اور افعال سے منحصر مظاہر مین ہے پس وجود ؛ واحد ہے **فرقہ محدودیہ** کا اعتقاد یہہ ہے جو وجود حق کا مطلق ؛ ہے اور علت و معلول سے پاک ہے اور منفصل عالم سے ہے اور محدود ہے مظاہر مین باعتبار ظہور کمالات کے جیسا کہ آئینے مین ظہور عکس کا ہے پس وجود واحد ہے **فرقہ حلولیہ** کا اعتقاد یہہ

در بیان نفع سفر

دربیان سفر کوہ

ہے جو وجود حق کا واحد ہے حلول کرتا ہے ہر شئی مین جیسا کہ نور
روشنی آنکھہ مین ہے پس وجود واحد ہے فرقہ اتحادیہ اور
فرقہ مجسمہ کا اعتقاد یہہ ہے جو وجود حق کا منفصل عالم سے تھا
بعد عالم سے متحد ہوا ہے جیسا کہ شکر شیر مین پس وجود واحد ہے
فرقہ محجوبیہ کا اعتقاد یہہ ہے جو وجود بہ معنی مصدری ہے
جیسا کہ تحقق اور حصول ہے پس وجود مشترک ہے درمیانی واجب اور
ممکن کے لیکن اطلاق وجود کا واجب پر بہ اعتبار معنی کے ہے اور
ممکن پر بہ اعتبار لفظ کے ہے پس وجود واحد ہے فرقہ واحدیہ
کا اعتقاد یہہ ہے جو وحدت الوجود بہ اعتبار شہود سالک کے ہے جو
باوجود منفصل ہونے وجود درمیانی شاہد اور مشہود کے غلبہ عشق سے
کثیر کو واحد نظر کرتا ہے فرقہ سالکیہ کا اعتقاد یہہ ہے جو حق منزہ
صورت سے ہے اور تمام اشیا پر محیط ہے اور وجود واحد ہے فرقہ
شالیہ کا اعتقاد یہہ ہے جو وجود ہر شئ مین مرکوز ہے پس وجود
محیط ہے اور تمام شئ واحد ہے فرقہ روحیہ کا اعتقاد یہہ ہے

جو وجود حق کا محیط تمام پر ہے اور مدبر ہے اور عبد مین ساری ہے
لیکن وجود واحد ہے فرقہ کرامیہ کا اعتقاد یہہ ہے جو چیز شش
جہت سے نفی کیئی جاتی ہے او معدوم ہے پس وجود حق کا وجود ذہنی
ہے اور وحدت فرضی ہے فرقہ وہمیہ کا اعتقاد یہہ ہے جو معبود
موہوم ہے اور محدود ہے اور منفصل عالم سے ہے جیسا کہ انفصال
کاتب کا حروف سے ہے مگر علم و قدرت حق کا ہر شئی پر احاطہ
کیا ہے پس وحدت الوجود بہ اعتبار خیال و وہم کے ہے فرقہ
خیالیہ کا اعتقاد یہہ ہے جو خلا اور لامحدود ہے سو حق ہے اور
شئی واحد ہے اور محیط مخلوقات کا ہے فرقہ طبیعیہ کا اعتقاد یہہ ہے
جو وجود خیر حقیقی ہے کہ عین حق ہے اور وجود شامل ہے واجب کو حقیقتاً
اور ممکن کو مجازاً پس وجود واحد ہے اور موجودات متعدد مین ابو حنیفہ
اور شافعی اور مالک اور احمد حنبل کا اعتقاد یہہ ہے
جو حق وحدہ لاشریک ہے ذات اور صفات مین اور داخل اور خارج
اور متصل اور منفصل عالم سے نہین ہے اور معدود اور محدود اور حلول

اور

اور اتحاد سے منزہ ہے اور عالم سے متمیز ہے بہ اعتبار وجوب اور
اطلاق اور قدم اور غنا کے اور تعینات عالم کے حادث ہین بہ اعتبار
تجلیات کے پس تشبیہ اور تنزیہہ حق ہے اور ایمان لانا اُسپر واجب ہ
ہے اور ہر شئ کو دو وجہ ہین وجہ الی نفسہ اور وجہ الی ربہ پس بہ اعتبار
اول کے عدم ہے اور بہ اعتبار ثانی کے موجود ہے پس لا موجود الا
اللہ ازلا اور ابدا ثابت ہے **فرقہ صوفیہ** کا اعتقاد یہہ ہے جو اللہ
تعالی واحد بسیط ہے اور لطیف حقیقی ہے اور ظل اُسکا معیت
ذاتی سے تمام موجودات پر منبسط ہے بس ظہور نور حقیقت مطلقہ کا ہے
صور مختلفہ سے بغیر تغیر ذات اور صفات کے اگر عبد ترقی لیوے عبد عبد
ہے اگر رب نزول کرے رب رب ہے کیون کہ وجود عام کہ ظل ہ
وجود حقیقی کا ہے مانند آئینہ کے ہے معدومات اُسمین منطبع ہوکر وجود
نما ہوتے ہین پس رب عبد نما ہے اور عبد رب نما ہے اور درمیانی
عابد اور معبود کے غیریت تعین کی ہے اے عزیز مذہب آئمہ اربعہ کا
اور صوفیہ محققین کا حق ہے اور دونو ایک ہے اور معلوم کرین کہ جس

امور کو شرع شریف رد کرے اور زندقہ ہے

پاک ہین یعنی عیب سے ہین جون اسکی ذات		نام اسکے نہایت اور صفات

اے عزیز اسم عبارت ہے جو ذات پاک حق کی بہ اعتبار ایک
صفت کے متصف ہووے صفات سے خواہ او صفت وجودی ہووے
جیسا کہ علیم اور قدیر ہے خواہ او صفت عدمی ہووے جیسا کہ قدوس
اور سلام ہے اور اسم عین مسمی ہے اور حقائق عالم کے مظاہر معانی
اسماکے ہین کیون کہ یہہ الفاظ مظاہر اس معانی کے ہین اور حادث ہین
پس حادث کو مقدور نہین جو قدیم کا وصف کرین اور نام رکھین کیون کہ
یہہ تصرف ولے کو سزاوار ہے پس اسما اور صفات حق کے مانند ذات
حق کے حد و حصر نہین رکھتے ہین اگر رکھین ذات محل حوادث کی ہوتی
ہیجا یہہ محال ہے اور تمامی اسما اور صفات قدیم ہین اور ازلی اور ابدی
ہین اور کتاب و سنت سے مستفاد ہوتے ہین اور نود و نہ نام جو وارد کتاب
و سنت کے ہے بہ اعتبار ظہور عالم کے اور بہ اعتبار شہود سالک کے
اور بہ اعتبار خواص خاصہ کے اور بہ اعتبار جامعیت کے ہے چنانچہ

در بیان اقتدای مقیم با مسافر
اقتدا میں کسی مقیمون کے تمام جب مسافر ہووے اس کا امام

الم

باب الوفات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسم اللہ جامع نو دو نہ نام کا اور نو دو نہ نام جامع تمامی اسماکے ہین ÷ اسیواسطے رسول علیہ السلام فرمائے ہین جو یہہ نو دو نہ نام کو جو کوئی کے بہ اعتبار معانی کے پایا او جنت مین داخل ہوا اور نو د نہ جو عدد طاق ہے جو ذات جفت سے پاک ہے

دربیان وجود او تعالیٰ

اے عزیز وجود مفہوم یافت کو کہتے ہین پس وجود دو قسم پر ہے ÷ ایک وجود خارجی دوسرا وجود ذہنی اور ہر ایک دو قسم پر ہے واقعی اور غیر واقعی لیکن وجود خارجی واقعی جیسا کہ وجود واجب کا اور ممکن کا ہے اور وجود خارجی غیر واقعی جیسا کہ وجود سراب کا ہے دوسرا وجود ذہنی ÷ واقعی جیسا کہ مفہومات ذہنی ہین اور وجود ذہنی غیر واقعی جیسا کہ وجود کلی ÷ فرضی ہے پس وجود من حیث ہو ہو ہے یعنی مطلق کو بہ اعتبار قید اور شرط ایجابی یا سلبی کے نسبت کرین اس کو حق اور حقیقۃ الحقائق کہتے ہین اور مقابل مین وجود کے عدم ثبوت پاتا ہے اسیواسطے غیریت

دربیان علامات نزول موت

دربیان حسن جمال بیت

ثابت ہوتی ہے اگر غیریت نا ہووے انتقال وجود کا طرف نقص ؛
کے لازم آتا ہے یہہ محال ہے

ذات ہے سبحانکی عین وجود		ہے ہماری ذات پر زائد ہے بود

اے عزیز ذات اور ماہیت اور حقیقت اور وجود کی معنی ایک ہے لیکن
یہہ الفاظ مترادف مظاہر ہین جو معنی پر دلالت کرتے ہین اگر معانی علیحدہ ہووے
ترکیب لازم آتی ہے اور مبدء عالم کا دو شی ہوتا ہے یہہ محال ہے ؛
اگر وجود صفت ہووے موصوف بغیر وجود کے ہونا لازم آتا ہے یہہ
محال ہے پس وجود بہ معنے مفہوم بودن نہین ہے بلکہ وجود ایک ؛
حقیقت ہے جو ہستی اسکی ذات سے ہے اور ہستی باقی موجودات
کی عارض اور قائم اُس سے ہے اور مرتبہ الٰہی کو اجمال اور تفصیل ہے
اور مرتبے کونی کو بھی اجمال اور تفصیل ہے ہر صورت وجود رب کو
عین ذات ہے اور عبد کو زائد بر ذات حق جیسا کہ عکس شخص کا
آئینہ مین حادث ہے اور زائد ذات پر آئینہ کے ہے اسیواسطے
عارف کو ہر شی پر دو نظر ہے ایک نظر تعین کی دوسری نظر متعین

کی

کی جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے کہ نہین دیکھا مین کسی
شئی کو مگر دیکھا مین رب کو پیش از اُس کے اور اِسی طور سے
عثمان رضی اللہ عنہ فرمائے مگر دیکھا مین رب کو ہر شئی کے ساتھ
اے عزیز اگرچہ یہہ مشاہدہ بہ اعتبار ظہور کے ہے لیکن مرتبے اطلاق مین
محال ہے اور مرتبے احدیت مین خود شہود نہین رہتا ہے

ہے سو او ہے اُسکو ہستی اور قدم		مین سو یہہ ہے شکل صورت اور عدم

اے عزیز قدیم مطلق او ہے جو وجود اُس کا پیش از تمام موجودات
کے ہووے اگر وجود کو حق کے ابتدا ہووے زوال وجود کا اور اکتساب
صفات کا غیر سے لازم آتا ہے یہہ محال ہے بہر حال وجود یافت
کے معنے کو کہتے ہین جیسا کہ زید معقول اول ہے یعنے وجود زید کا ذہنی
ہے اور یافت مفہوم زید کا معقول ثانی ہے یعنے وجود زید کا بہ اعتبار
خارج کے پایا جاتا ہے پس وجود سے یہی مراد و معنی ہے اور اصطلاح
مین ہست و بود ہے جو ذات سے اپنے قائم ہے اور ہستی صفت
ہست کی ہے جیسا کہ بودن صفت بود کا ہے اور قیام ہستی کا ہست

در بیان ابتدا احکام عمل بیت

در بیان لنگ بیت

مرد و زن مین ایک ان یہہ بات ہو

دربیان آب غسل میت و کفن

دربیان احکام غسل میت

کے سات ہے جیسا کہ قیام بودن کا بود کے سات ہے پس
مراد ہستی اور بودن سے ظہور ہست و بود کا ہے اور عدم نایافت کے
معنے کو کہتے ہین جیسا کہ نایافت زید کا بہ اعتبار صورت کے اور
شکل کے ہووے اُس کو معلوم اول اور تعین وغیرہ نام رکھتے ہین
یعنے او امر عقلی احکام و آثار سے صورت خارج کی پایا جاتا ہے اگر نا
یافت زید کا بہ اعتبار معنی کے ہووے اُس کو معلوم ثانی اور
عین عدم کہتے ہین یعنے او عدم محض ہے نا ذہن مین نا خارج مین اثر اسکا
پایا جاتا ہے پس مراد عدم سے یہی ہے اور اصطلاح مین نیست
و نابود ہے نیستی اور نابودی صفت نیست و نابود کی ہے پس مقصود
نیستی اور نابودی سے حقائق ممکنات کے ہین جو مقابلہ مین وجود
کے اور اسما کے قرار لیتے ہین

ذات سے اور علم سے سب پر محیط		نور ہستی ہے سوا و نور بسیط

اے عزیز نور ہستی اور نور بسیط مراد اُس وجود سے ہے جو معنے
مصدری کی نہین رکھتا ہے کیون کہ معنے مصدری جو مفہومات عقلیہ

دربیان ادب غسل و نادروان

دربیان وضوی میت

اعتبار یہ میں ہو ثبوت اُس کا ذہن میں ہے اور خارج ذہن کے نہین
ہے پس لفظ وجود کا اللہ تعالی پر اس معنی سے اطلاق کرتے ہو ذات
سے اپنے موجود ہے اور قیام موجودات کا اُس سے ہووے
جیسا کہ نور شمس کا ذات سے اپنے روشن ہے اور روشنی تمام
اشیا کی اُس سے ہے اور تعلق علم الٰہی کا دو وجہ پر ہے ایک وہ ہے
جو اطلاق رکھتا ہے اور متمیز ذات سے ہے دوسرا وہ ہے جو
ذات غیر محاط کو احاطہ نہین کرتا ہے وگرنہ ذات کو نقص لازم آتا ہے
کیونکہ جو شئ نہایت کو پہونچتی ہے علم اُس پر محیط ہوتا ہے اور
شئ ہم شکل اُس سے وقوع پاتی ہے یہہ محال ہے اے عزیز
اگرچہ روح لطیفہ الٰہیہ ہے اور شیونات سے ذات مطلقہ کی ہے
اور موجود خارج میں ہے لیکن مرکب صورت غیر معین سے اور تعین
غیر مقدار سے ہے پس سوائے اللہ تعالے کے کوئی شئ بسیط حقیقی
اور لطیف حقیقی نہین ہے اسی واسطے حق دانائے حقیقی بہ اعتبار
علم کے اور محیط حقیقی باعتبار علم کے اور ذات کے ہے چنانچہ حق

در بیان غسل میت و احکام آن

در بیان غسل میت

در بیان کفن مسنون

تعالےٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ تحقیق احاطہ کیا ہون ہر شی کے تئین
از روئ علم کے اور فرماتا ہے جو تمام شی پر بہ اعتبار ذات کے محیط
ہون اے عزیز انفکاک علم کا ذات سے محال ہے اور ذات محیط
علم کی ہے اور علم محاط ذات کا ہے اور محاط محیط پر اپنے محیط ہونا محال
ہے لیکن مرتبہ ماتحت کا مرتبہ مافوق پر محیط نا ہونے سے موجب

نقص مرتبہ ماتحت کا نہین ہوتا ہے	دو جہان کے ساتھ ہے نین کم زیاد
قرب اس کا بی حلول و اتحاد	اے عزیز معرفت اللہ تعالی

کی بندگان پر فرض ہے وہ تین قسم پر ہے ایک توحید تقلیدی
دوسرا توحید استدلالی یہ دو نو عام ہین تیسرا توحید تحقیقی خاص ہے
اور ہے جو نسبت معیت حق کی جیسا کہ واقع مین ہے معلوم کرنا اگرچہ
معیت حق کی ممکنات کے سات ہے یہ معیت بی تفاوت ؛
ممکنات کو عام ہے ممکنات معلوم کرین یا نا کرین لیکن معیت جو لعبث
رسل سے حاصل ہوتی ہے وہ علم و شہود ہے اور آفرینش سے
انسان کے ہی مقصود ہے چنانچہ آیات محکمہ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ

در بیان کفن کفایت

ہان کفایت یہ کفن ہے اگر شمار
مرد کو بس ہے لفافہ اور ازار

دربیان پنجشنبہ و حکم آن

[illegible]

اسبات پر دلالت کرتے ہین جو اللہ تعالی انبیا کو اسواسطے روانہ
فرمایا ہے جو بندگان معیت بی تفاوت حق کے معلوم کرین اور وصل
جنت کے ہووین اسیواسطے قرب حق کا جو حقیقت مقام انسان کا ہے
وہ دو قسم ہے قرب فرائض قرب نوافل بہر حال قرب کے چہار مرتبے
ہین قرب زمانی قرب مکانی قرب صفتی قرب ذاتی ہے لیکن علم وشہود
قرب ذاتی کا جو سوائے حلول اور اتحاد کے ہے بغیر بعثت رسل
کے ممکن نہین ہے کیونکہ دعوت انبیا علیہم السلام کی بہ اعتبار
بصیرت کے ہے جو وہ کشف و عیان ہے

آج یون ہے جون ازل مین تھا صمد		بھی رہیگا اوسی نہج سے تا ابد

اے عزیز علما اور حکما اور اہل حدیث اور اہل تصوف کو اتفاق ہے جو
چہار دریا ہین دریائی اول ذات خدا کی ہے دریائی دوم روح انسانی
ہے دریائی سیوم اور چہارم عالم ملکوت اور ملک ہے علما کہتے
ہین دریائے اول جو ذات خدا کی ہے دوسرے تین دریا کو پیدا کری ہے
یعنی نیست سے ہست کئی ہے پھر چاہئے ہست کو نیست کر سکتی ہے

دربیان روا بودن نماز جنازہ و نا روائی آن

[illegible]

دربیان ترتیب نماز جنازہ

[illegible]

اور اہل حکمت کہتے ہین جو نیست ہست ہونا اور ہست نیست ہونا ممکن نہین
ہے کیون کہ نیست ہمیشہ نیست ہے اور ہست ہمیشہ ہست ہے اور اہل
تصوف اور اہل وحدت کہتے ہین جو دریائی اوّل گنج پنہان تھی چاہے جو
آشکار ہووے تجلی کرے باطن سے ظاہر مین آئی دریائے دوم پیدا ہوی
دریائے دوم تجلی کرے باطن سے ظاہر مین آئی دریائی سیوم اور چہارم
پیدا ہوئی اور مفردات عالم ملک اور ملکوت ہمیشہ تجلی مین ہین اور
تجلی سے انسان کے مرکبات پیدا ہوتی اور ہوتے ہین عوام اہل
وحدت کہتے ہین یہہ چہار دریا باہمدیگر تقدیم ذہنی اور خارجی اور زمانی
نہین رکھتی کیون کہ وجود ایک ہے اور قابل قسمت کے نہین ہے اور
وجود دائم بکمال ہے اور خواص اہل وحدت فرماتے ہین جو دریائے اول
مقدم ہے دریائے دوم پر اور دریائے دوم مقدم ہے دریائے
سیوم اور چہارم پر لیکن تقدم ذہنی ہے جیسا کہ تقدم قرص آفتاب
کا شعاع پر آفتاب کے جیسا کہ تقدم وجود علت کا وجود پر معلول
کے پس تقدم ذہنی سے خلل وجود کو نہین ہوتا ہے بہرحال ایک

وجود ہے بہ اعتبار ظہور و بطون وجود کے مراتب عرصہ ظہور مین آتے ہین اور نمایش پاتے ہین جیسا کہ عکس آفتاب کا پانی مین یا عکس آفتاب کا پانی سے دیوار پر چمکتا ہے بہر صورت بہ اتفاق تمام کے نہین سو خود نہین ہے اور ہے سو ہستی خدا کی ہے پس وجود بغیر ابتدا اور انتہا کے ایک شان پر ہے اور بحسب مراتب نمائش کے اور ظاہر و باطن کے سوائے وجود خدا تعالی کے دوسرا نہین ہے اور امکان نہین رکھتا ہے

دربیان کمال ذاتی او تعالی

اے عزیز کمال اللہ تعالی کا دو وجہ پر ہے ایک کمال ذاتی دوسرا کمال اسمائی ہے کمال ذاتی او ہے جو وجود اس کا ذات سے اسکی ہے اور ذات اسکی عین وجود ہے اور مصداق وجود مصدر کی ہے اور کامل ہے اور حاضر ہے ذات سے اپنے نزدیک ذات اپنی اور غنی عالم سے ہے اور کلی اور جزء سے اور قید خاص سے اور عام سے مبرہ ہے پس وہی منزہ ہے فی حد ذات اپنی اور وہی مشبہ

ہے بہ اعتبار ظہور مظاہر کے

ذات مطلق کی پہچانت ہے محال از گمان وہم وقیاسات وخیال ؛

اے عزیز معرفت اللہ تعالے کی دو قسم پر ہے ایک معرفت ذات مطلقہ کی بہ اعتبار تجرد کے مطلق نایافتنی ہے کیون کہ ذات مجہول الکنہ بہ اعتبار اطلاق کے تجلی نہین کرتی ہے اور حادث قدیم تک گذر نہین پاتا ہے اور علم حادث کا قدیم پر محیط نہین ہوتا ہے اور مقید کا مدرک مطلق ہونا محال ہے لیکن اس قدر ادراک بوجہ کلی کے ممکن ہے جو سوائے اس منفیات کے ایک امر ہے جو ظہور ہر تعین کا اس سے ہے پس غایت ادراک انسان کا ادراک شیون کا ہے ؛ ادراک ذات مطلقہ کا نہین ہے کیون کہ جو کچھ مدرک ہوتا ہے ؛ متعین اور مقید ہوتا ہے اسیواسطے تعلق تفکر کا ذات مطلقہ مین محال ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے ویحذرکم اللہ نفسہ اور حدیث ؛ شریف مین لاتفکروا فی ذاتہ آیا ہے پس وہ نہی نفس تفکر کی نہین ہے بلکہ یہہ نہی طلب محال کی ہے دوسرے معرفت ذات ؛

موصوفہ کی جو عبارت نفس رحمانی سے ہے اور ظہور اور نمایش ہر تعین کا
اُس سے ہے اور ادراک اُسکا ممکن ہے پس یہہ معرفت دو وجہ پر
ہے ایک معرفت بسیط کی جو اسما اور ارواح ہین دوسری معرفت
مرکبہ کی جو سوائے ارواح کے ہین واسطے اُس معرفت کے ارسال رسل
کا اور انزال کتب کا ہوا ہے اُس معرفت کا یہہ نتیجہ مشہود ہوتا ہے
جو او سُبحانہ الہ ہے اور مؤثر اعیان مین ہمارے ہے اور ہم بندے اُسکے
ہین اور سب حال مین محتاج اور ذلیل ہین اے عزیز اگرچہ ذات ازلی قدیم
بغیر علم اعیان ہمارے اس قدر معلوم ہوتے ہین جو ذات بحت ہے
اور واجب الوجود لذاتہ ہے اور غنی عالم سے ہے لیکن جب علم ہمکو ہمارے
اعیان کا ہووے تب معلوم ہوتی ہے جو او ذات الہ ہے اسی

	واسطے مصنوعات صانع پر دلیل ہوتے ہین	

ذات سے اپنے آپی موجود ہے او آپی اپنے پہ ہے ناظر سدا		نے تعین نے تجلی بود ہے او آپی اپنے سے ہے حاضر سدا

اے عزیز ذات بحت من حیث ہے متجلی نہین ہوتی ہے او ستی

محض ہے اُسکو بغیر اعتبار تعین اور لا تعین کے غیب ہویت کہتے ہین
یعنی نفس شئی نفس سے اپنے اور نفس مثل سے اپنے غائب ہے
اور باعتبار علم کے اسکو تعین اول نام رکھتے ہین اور جامع تمامی مراتب
کا ہے اور تمام مظاہر مین فیض اُسکا جاری ہے یعنے ظہور ذات کا نہ
تجلیات مین ہے اور ہر تجلی تعین ہے کہ مرات اور مرئی ہے پس نہ
تعینات دو قسم پر ہین ایک صوری دوسرا معنوی ہے اور ظہور تجلی
ذات کا بغیر صورت اور معنے کے ہونا محال ہے کیون کہ عظمت ذات
حق کی ظاہر نہین ہوتی ہے مگر انوار صفات مین اور اشراق انوار صفات
کا متصور نہین ہوتا ہے مگر تجلیات مین اسیواسطے معرفت ذات کی
صفات سے اور معرفت صفات کی افعال سے اور معرفت افعال کی آثار سے
ہے بہرحال حقیقت محمدی سے ظہور تمامی مراتب کا ہے موافق شان
ہر ایک مرتبے کے اگر کہین ہستی حق کی پہچانت ہستی سے ہمارے ہے
یہہ موجب شرک کا ہے کیونکہ دو ہستی ثابت ہوتی ہین اگر کہین پہچانت
وجود کی عدم سے ہے یہہ محال ہے کیون کہ عدم کو ادراک وجود کا ہونا

ممکن نہیں ہے پس عجز ادراک عین ادراک ہے

در بیان کمال اسما و تعالیٰ

اے عزیز اللہ تعالیٰ واسطے ظہور کمال اسمائے کے مشتاق اعیان کا ہے
اور اعیان محتاج اللہ تعالیٰ کے ہیں کیونکہ ذات کو ازلاً و ابداً در وجود
علم ذوقی ہے اور ظہور طبعی ہے اور بہ اعتبار خارج علم کے در غیر خود
علم شہودی ہے اور ظہور اعیانی ہے پس صفات مرتبے میں ذات
کے ہیں مثال اُس کا تخم ہے اور اسما مرتبہ میں وجہ کے ہیں مثال اسکا
درخت ہے اور افعال مرتبہ میں نفس کے ہیں اور نفس جامع تخم اور درخت
کا ہے پس اسما اور صفات سنے نہایت ہیں علم نے نہایت کا تفصیل
سے محال ہے مگر علم معرفت حقیقۃ الٰہیہ کی یوں ہے کہ تمام اسما اور
صفات باجمال معلوم ہووے ممکن ہے پس کثرت اسمائے کثرت
نسبی ہے اور کثرت اعیانی کثرت حقیقی ہے

تا صفت کی ہو کبھو محتاج ذات		ذات حق ہوتی ہے مصداق صفات

در بیان ارکان الصوم

دربیان روزہ وفرض

وواجب وغیرہ واحکام ان

صیام ماہ رمضان فرض عین ... روزہ ... وقت ان کے ... نیت ... مطلق ...

دربیان دیدن ہلال

رمضان واحکام ان کے

دیکھیں چاند کو رمضان کے ...

اے عزیز اللہ تعالی کی محتاج صفت کی نہین ہے کیون کہ احتیاج نشان
حدوث کا ہے اللہ تعالی قدیم مطلق ہے اور وجود کو اسکے سبب اور
علت نہین ہے اور کمالات کو اسکے سبب اور علت ہونا محال ہے
پس کمالات حق کے قدیم ہین اور نفی عیب ہین منکران صفات کے دو
گروہ ہین ایک فلاسفہ ہے دوسرا معتزلہ ہے فلاسفہ کہتے ہین جو حق تعالے
ایک ہے اور صفات سے تکثر لازم آتا ہے یہہ گمان غلط ہے کیون کہ
تکثر صفات کا اس صورت مین لازم آتا ہے جو صفات کو وجود علیحدہ
ہووے یہہ محال ہے اور معتزلہ حق کو زندہ ہی کہتے ہین اور نفی صفت حیات کی
کرتے ہین یہہ تصور غلط ہے کیون کہ خلاف ارشاد انبیا علیہم السلام کا ہے
اور صانع عالم کا نفی صفات ہونا محال ہے اہل سنت وجماعت کہتے ہین
جو اللہ تعالی زندہ صفت حیات سے ہے قیام سے صفت حیات
کی نہین ہے بلکہ مصداق صفات کا نفس ذات سے ہے اگرچہ یافت ذات
کا صفات سے ہوتا ہے لیکن صفات کی ذات سے ہے

ذاتکو ہے صفت ہین اور کمال ؟ | هر صفت با کبریائی اور جلال

اے عزیز جیسی ذات نے نہایت ہے ویسا صفات نے نہایت ہین
ہر صفت ہر انقص وزوال سے ہے اور متصف کبریا اور کمال سے ہے
نزدیک اہل بصیرت کے صفات معانی ہین اور قدیم ہین اور الفاظ مظاہر
ایک اسم کے ہین جو دلالت معانی قدیم پر کرتے ہین اور کثرت اسمائی
جو کثرت نسبتی ہے اختلاف سے موجودات کے اور تغایر معانی سے
اور اعتبارات سے حاصل ہوتی ہین جیسے عالم مرید قادر وہ چہار رکن
الوہیت کے ہین اس نوع صفات کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور سمیع
اور عدل اور مانند اسکے تمام نسبت سے اور اضافات سے حاصل ہوتی
ہین اس نوع صفات کو صفات اضافی کہتے ہین قدوس اور سلام
اور مانند اسکے جو منزہ احتیاج سے ہین اس قسم صفات کو صفات
سلبی کہتے ہین اور صفات افعالی او ہے جو ظہور اسکا وجود پر غیر کے ہووے
جیسا کہ رازق ہے اور صفات فعلیہ جیسا کہ بدیع اور باعث ہے اور
صفات انفعالی جیسا کہ عقل کل ہے اور نفس کل ہے

ہر صفت نا عین ہے نا غیر ذات		اور اسمین ہین ہین ہر یک صفات

اے عزیز صفات اللہ تعالےٰ کی عین ذات نہین اور غیر ذات نہین اگر
عین ذات ہووے تو نفی صفات کی لازم آتی ہے یہہ محال ہے اگر غیر ذات
ہووے تو شرکت اور احتیاج لازم آتا ہے یہہ باطل ہے کیون کہ صفت
عین موصوف نہین اور موصوف عین صفت نہین پس غیریت درمیانے
دو چیز کے ثابت ہوتی ہے جو فنا ایک کا ساتھہ بقائی دوسری کے روا ہو
یا عدم ایک کا ساتھہ وجود دوسری کے روا ہو الغرض جملہ اسما اور صفات
معانی اور اعتبارات ہین پس سوائے ذات کے دوسرا موجود نہین
ہے اس وجہ سے صفات عین ذات ہین اور مفہوم ذات کا اور صفات
کا متحد نہین ہے اس وجہ سے صفات غیر ذات ہین یعنے صفات
عین ذات ہین بہ اعتبار وجود کے اور غیر ذات ہین بہ اعتبار عقل کے
اے عزیز صفات اللہ تعالیٰ کے باہم عین نہین اور غیر نہین یعنے عین ہین
اس اعتبار سے جو ایک معنی پر مترتب ہوتے ہین اور غیر ہین اس
اعتبار سے جو دو صفت ایک نہین ہوتے ہین کیون کہ قدرت تقاضا
مقدور کا کرتا ہے معلوم کا نہین اور علم تقاضا معلوم کا کرتا ہے مقدور کا

نہین اور صفات حق کے متغایر اور متماثل اور متجانس اور متضاد نہین ہے
کیونکہ یہہ علامات محدثات کے ہین اے عزیز اللہ تعالے لا ازلاً و ابداً
خالق اور رازق ہے وجود مخلوق کا اور مرزوق کا شرط نہین ہے جیسا کہ تونا
جو کچھہ کے چہتا ہے کرتا ہے اور نہین چہتا ہے نہین کرتا ہے پس کرنا بغیر
توانائی توانا کی نہین ہے اسیواسطے خالق اور رازق نام اسکا قدیم ہے مخلوق
اور مرزوق حادث ہین

جس صفت سے متصف ہے ذات ہے		ہو وہی نسبت سے اُس کا نام او

اے عزیز اطلاق اسم کا ذات پر بہ اعتبار نسبت کے ہے یعنی اسم
عبارت ہے جو متصف ہونا ذات کا بہ اعتبار صفات کے خواہ وہ
صفات مشروطی ہو یا غیر مشروطی ہو پس کمالات وجود کو صفات کہتے
ہین جیسا کہ ہمیشہ ہست رہنے کو حیات اور ہمیشہ کمالات وجود کو اور ما سوا اللہ
کو معلوم کرنے کو علم اور ہمیشہ کمالات وجود کو ظہور مین لانے کو ارادہ اور ہمیشہ
اختیار سے کام کرنے کو قدرت اور کمالات وجود کو اور مظاہر کو دیکھنے
کو بصر اور ہمیشہ کلام کو اپنے اور کلام کو تمام مخلوقات کے سماعت کرنے کو

در بیان فدیہ روزہ و قضا وغیرہ

در بیان امور یکہ در روزہ واجب و سنت است

در بیان کفارہ روزہ

سمع اور ہمیشہ مظاہر کو ظاہر کرنے کو اور ہر علم کو اور معانی النفسیہ کو حروف و اصوات سے عرصۂ ظہور مین لانے کو کلام کہتے ہین پس ادراک مبصرات کو بصر اور ادراک مسموعات کو سمع اور اظہار معلومات کو کلام نام رکھتے ہین اسی واسطے اسما رب ہین اور معلومات مربوب ہین یہہ رب سے راضی وہ مربوب سے راضی ہین یعنے ہر فرد افراد عالم سے مظہر خاص ایک اسم کا ہے مگر انسان جامع تمامی اسما اور صفات کا ہے مخصوص اسم اعظم جو تعین اول ہے اور ربوبیت عظمیٰ مختص ہے محمد علیہ السلام مظہر اُس کے ہین

یہہ علامت او صلاحیت صفت		فعل ہے سو ذات کی ہے خاصیت

اے عزیز علامت نشان ہے صلاحیت خوبی ہے خاصیت اثر ہے پس علامت اسم ہے صلاحیت صفت ہے خاصیت فعل ہے جیسا کہ نجاری اور مصوری صلاحیت ہے جب کوئی انہہ صلاحیت سے متصف ہووے نجار اور مصور اُس کا نام ہوتا ہے جب نجار صندوق بنایا اور مصور تصویر لکھا اثر اور فعل اُنھون کا ظہور مین آیا پس علامت

در بیان روزہ حرام

در بیان اعتکاف

کاشان اوہے جو اُس سے ظہور کمال ذات کا ازروئے اجمال کے یا تفصیل کے پایا جاوے صلاحیت کا شان اوہے جو ذات موصوف ہووے بروجہ کبریائی کے اگرچہ او ثبوتی ہووے یا سلبی ہووے ثبوتی اوہے جو مقابلے مین اسکے ثبوت غیر کا ہو جیسا کہ حیات کے مقابل مین مردہ اور علم کے مقابل مین جہل ہے سلبی اوہے جو مقابل مین اسکے ثبوت غیر کا نا ہو جیسا کہ قدوس ہے خاصیت کا شان اوہے کہ جس مین آثار کمال کے پایا جاوے لوز ظہور اسکا موقوف غیر او ہووے جیسا کہ رزاقیت کا وجود بر مرزوق کے ہے پس مرتبہ الوہیت کا جامع صفات الٰہی اور کیانی کا ہے سبع صفات جے حیات اور علم اور ارادت اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام ہے اُس کو امہات صفات کہتے ہین

دربیان صفت حیات او تعالیٰ

اے عزیز اگر صفت حیات کی ذات سے اُٹھا دیوین تو ممات ثابت ہوتا ہے یہہ عیب ہے اللہ تعالےٰ عیب سے پاک ہے اگر کہین حیات

دربیان نماز تراویح

دربیان نماز عیدین واحکام ان

ہے نامات ہے ارتفاع نقیضین کا لازم آتا ہے یہہ محال ہے اگر کہین حیات
ہے اور ممات ہے اجتماع نقیضین کا لازم آتا ہے یہہ محال ہے اگر اللہ تعالے
بالذات زندہ نا ہوتا تو حیات بخشنے ہارا ہم مردگان کا کیونکر ہوتا اگر حیات
ہماری ذات سے ہمارے ہوتی موت ہمارے پر عارض نا ہوتی پس
معلوم ہوا اللہ تعالی بالذات زندہ ہے بغیر جسم کے اور بغیر دل کے
اور بغیر جان کے اے عزیز واسطے اختیار اختصار کے کہے جاتا ہے یہی مضمون
ہر صفت مین یاد لا دین اور اللہ تعالے انسان مین نمونہ صفات سے
مستعار رکھا ہے جو صاحب فکر خیر سے طرف کل کے پی لجاتے ہین

اور موازنہ صفات حق کا اُس سے کیے نہین لائق ہین

نا فراہم نا پراگندہ ہے او	ذات سے اپنے اپنے زندہ ہے او
جب کہ چمکے اُس صفت کی روشنی	اُس چمک سے دو جہان زندہ ہئی
او صفت ہے سکون بخشے جسم و جان	او ہے دریا بوند یک ہے دو جہان

اے عزیز ذات اللہ تعالے کی فراہمی سے اور پراگندگی سے اور کمی اور
زیادتی سے منزہ ہے ویسا ہر صفت اُس کی عیب سے اور امکان

کوئی [illegible] فوت ہو جاوے
دوسرے دن ہو روا عید الفطر
ہو روا عید الاضحیٰ تا تین دن
یا جماعت فوت ہو نا [illegible]

در بیان مستحبات عیدین

[illegible] ہین پاکیزہ لباس
[illegible] اور عطر [illegible]
[illegible] در فطر [illegible] عید [illegible] سے پہلے طرف الا [illegible]

در بیان احکام عیدین

یاد رکھ عید الفطر مین دو رکعت
پہلے تو قطرہ سے [illegible] کر کو ادا

در بیان ترتیب نماز عیدین

[illegible]

سے اور تغیر سے اور تقسیم سے مبرا ہے اور دو عالم تجلیات اسماء اور صفات کے ہین اور صفت حیات کی تجلی کا نام روح قدس اور روح محمدؐ اور روح الثانی ہے وہ نفس واحد ہے اور محیط عالم کی ہے اور جوہر اول ہے اور اُس کو ظاہری ہے اور باطنی ہے ظاہری سے اُسکے عالم اجسام پیدا ہوا اور باطنی سے اُسکے ملکوت وجود مین آئے اور اُس سے عالم تمام حیات پائی اور روح کو شعاع ہے جو دل اُس کا نام ہے اور اثر شعاع ہے جو جسم اُس کا نام ہے اور مثال اُس تینون کا ایسا ہے جیسا کہ عکس آفتاب کا آب مین اور چمک آب سے دیوار پر اور اثر چمک کا دیوار سے شئی مقابل پر الحاصل دو عالم ایک اثر سے اُس صفت کے ظہور مین آئے ہین نسبت اُس صفت کی مانند دریا کے ہے اور حیات عالم کی مانند ایک قطرے کے ہے

در بیان صفت علم او تعالیٰ

اے عزیز اللہ تعالیٰ واسطے انکشاف اشیاء کے محتاج صفت علم کا

در بیان تجلیات تفریق

دربیان قسم ثانی

نہین ہے کیونکہ بالذات علیم ہے اور علم اسکو حضوری ہے اور حصولی

اور کسبی اور فکری نہین ہے	اول و ثانی نہ ہوا اندر صفات
ہان مگر یہہ بات ہو نسبت کے سات	اے عزیز اسما اور صفات مین

اللہ تعالی کے تقدیم اور تاخیر زمانی اور خارجی ہونا محال ہے بلکہ عقلی اور ذہنی
نہین ہے پس ترتیب اسما اور صفات مین اللہ تعالی کے محال ہے کیونکہ
اول قدیم ہوتا ہے اور ثانی حادث ہوتا ہے مگر باعتبار نسبت کے
ہو سکے وہ نسبت دو قسم پر ہے ایک نسبی حالی جیسا کہ ایک کریم ہے
اول اسکو حیات ہونا بعد ازان علم بعد ازان ارادہ بعد ازان قدرت بعد ازان
سمع بعد ازان بصر بعد ازان کلام ہونا تب کریم سے کرم ظہور مین آتا ہے
دوسرا رتبی ذہنی ہے جیسا کہ حروف نقش نگینہ کے ہین جو ترتیب حرفون
کی باعتبار نسبے کے ہے پس نسبت ثانی نسبت اول سے مناسب ہے

جزو کل پر علم اسکا ہے محیط	کیونکہ اسکی ذات ہے نور بسیط
علم حق مین اس قدر ہین سب عدم	دائرے مین علم کے نقطے سے کم

اے عزیز اللہ تعالی نور بسیط ہے اور علم اس کا جزو کل پر ایکسان ہے

دربیان گذاردن نماز

دربیان خانہ کعبہ

محیط ہے جیسا کہ موصوف صفتوں پر اپنے محیط ہے اور کوئی شیٔ حجاب اور مانع اُس کو نہیں ہے اور علم حق کا مانند دائرے کے ہے اور دو عالم مانند مرکز کے ہین اِسی واسطے کوئی شیٔ اُس سے خارج ہونا اور قیاس عالم کا اُسپر محیط ہونا محال ہے

دربیان صفت ارادہ او تعالیٰ

اے عزیز اللہ تعالےٰ بالذات مرید ہے واسطے ارادت کے حاجت صفت ارادے کی نہین رکھتا ہے کیون کہ ارادہ بے تفاوت اُسکا حضوری ہے اور اضطراری اور ضمیری اور عقلی اور حصولی نہین ہے

بعد اُسکے ہے ارادے کا ظہور علم حق مین جون اُسکے طالب عدم	یک حکم عالم ہے او جو تشنہ بود فعل ہوا اُس نشان بزبان فکم

اے عزیز تجلی ارادے واحد ہے اور ہمیشہ حاضر ہے اور محیط عالم ہے جیسا کہ صفت حیات کی اور علم کی ہے اگر عالم عدم سے وجود مین آوین یا وجود سے عدم کو جاوین او بحال خود ہے جیسا کہ آفتاب

دربیان اوزان دینار ودرم

دربیان اشارات کلمات

دربیان احکام زکات

جو تمام کو روشنی دیتا ہے اور بحال خود رہتا ہے کم وزیادہ نہین ہوتا ہے اے عزیز ظہور دو قسم پر ہے ایک ظہور بکمال اسمائی الٰہی دوسرا ظہور استعداد مراتب کیانی ہے پس معلومات علم الٰہی مین جس شان پر زبان حالی سے طلب رکھتے تھے اللہ تعالی عادل ہے بغیر انفکاک علم کے معلومات کو اسی شان پر خارج علم کی تجلی ارادے سے عرصہ ظہور مین لایا ہے اور لاتا ہے کم وزیادہ اس مین نہین کرتا ہے پس نسبت ظہور عالم کی مانند یک چمک کے ہے اور صفت ارادہ حق کی مانند آفتاب کے ہے

تن کو حرکت جان سے جس شان مین ہے مشیت سے مراد خاص و عام	اس سے حرکت سکون ہر آن مین یک رقم دفتر سے ہے اسکے تمام

اے عزیز تجلی ارادی فقط واسطے ایجاد معدوم کے ہے اور تجلی مشیت واسطے ایجاد کے اور انعدام کے ہے پس تجلی ارادی خاص ہے اور تجلی مشیت عام ہے اے عزیز تمام حرکات اور سکنات ظاہری اور باطنی اور ارادی اور غیر ارادی اور طبیعی جزو کل کی یعنی دو عالم کی تجلی ارادی

سے ہرآن اُس شان سے ظہور مین ہے جیسا کہ حرکت تن کو جان
سے ہر دم جس شان سے ہے پس ظہورات عالم کی مانند یک رقم کے
ہے اور اثر تجلی ارادی کا مانند ایک دفتر کے ہے

دربیان صفت قدرت اوتعالی

اے عزیز اللہ تعالے بالذات قادر ہے قدرت اُسکی علی الاطلاق
ہے جیسا کہ صفت حیات کی اور علم کی اور ارادے کی علی الاطلاق
ہے اور واسطے قدرت کے حاجت صفت قدرت کی نہین رکھتا ہے
کیونکہ قدرت اُس کی نہ آلہ ہے اور حضوری ہے اور اسبابی اور
امدادی اور آلائی اور حصولی نہین ہے

بحر قدرت کا ہے ایسا جوش و تاب
بوئی ہستی کو نہ سنگے نین تھے عدم
اور توانا اُس کے ہین مجبور کل

ہے نہ زمین اور نہ فلک سے مین جناب
پائی ہستی جسکے پہنچا اس سے نم
باغ قدرت سے دو عالم ایک گل

اے عزیز دریائے قدرت حق کی اس قدر وسیع ہے اور نہ نہایت

دربیان زکاۃ نقرہ و احکام آن

دربیان اسم وذر مغشوش احکام آن

ہے جو دو عالم مانند ایک حباب کے ہے یعنی بودن اور نابودن نہ
اُنھون کا ایک ہے پس معلومات الٰہی جو حقائق عالم کے ہین بوجود کی
نہین سنگی تھی یعنے اثر وجود کا نہین پائے تھے جب دریائے قدرت
سے حق کے اثر تم کا اُنھون کو پہنچا عارضی ہستی پائے اور عرصہ ظہور مین
آئے پس دو عالم عاجز اور بیچارہ اور تابع قدرت حق کے ہین اور
نسبت اثر قدرت حق کا مانند ایک باغ بے نہایت کے ہے اور
عالم اثر یافتہ مانند ایک گل کے ہے یعنے ہستی عالم کی قلیل المقدار ہے ۔

در بیان صفت سماعت اوتعالی

اے عزیز اللہ تعالی بالذات سمیع ہے واسطے سماعت کے حاجت
صفت سماعت کی نہین رکھتا ہے کیون کہ سماعت سننے تفاوت
اُس کے علی الاطلاق ہے اور حضوری ہے اور آلاتی اور حسی اور
انقطاعی اور اختلافی اور صماخی نہین ہے

ہے سماعت اُسکی یک دریائے نور
یک اثر اُس کا کیا سمین ظہور

در بیان آنکہ اصل نصابست و فرع او تابع اوست

در بیان مال مقصود و احکام آن

در بیان مال فرض

در ... آن

تھے عدم طالب زبانِ حال سے	رب سنتیاون جون سنے ہم قال سے
گرچہ کارین سب اُسسے ہرشان مین	حال سبکا او سنے یک آن مین

اسے عزیز صفت سماعت کی دریائے نامحدود نورکی ہے اور محیط عالم کی ہے اور عالم مانند ایک قطرے کے ہے پس بغیر انفکاک کے اور تجزی اور تقسیم کے اثر اُس کا مانند پرتو آفتاب کے سب مین ظہور کیا ہے اسے عزیز جب معدومات بالقوہ تھے علم مین آئے اور وجود علمی پائے اور قابل خطاب کُن کے ہوکر زبانِ حال سے طالب مطالب کے ہوئے اللہ تعالے نے بغیر کم و کاست کے سماعت فرمایا اور خطاب کُن سے عرصہ ظہور مین لایا پس مقاصد عالم کے پیش از ظہور ضمائر کے موجب شنوائی اُسکا ہے اگر دو عالم ایک آن مین زبانِ قال سے اور حال سے طالب اپنے اپنے مطالب ظاہری اور معنوی کے ہووین اللہ تعالے بغیر تقدیم و تاخیر کے اور بغیر کم و کاست کے سماعت فرماتا اور موافق حکمت اور مصلحت کے اور مناسبت شان ہر ایک کے عطا فرماتا ہے

دربیان صفت بصارت او تعالی

دربیان بعض اقسام مال تجارت

دربیان مال تجارت و تجاروان

دربیان ضم نمودن اموال

بانقد و احکام ان

اے عزیز اللہ تعالےٰ بالذات بصیر ہے واسطے بصارت کے
حاجت صفت بصارت کی نہین رکھتا ہے کیون کہ بصارت نے
تفاوت اُس کی علے الاطلاق ہے اور حضوری ہے عینی اور حسی
اور قربی اور تقابلی اور تفاوتی نہین ہے

ہے بصارت اُسکی مطلق آفتاب
دو جہان کی ہے بصارت اسکا تاب

اے عزیز صفت بصارت اللہ تعالےٰ کی مانند آفتاب کے ہے اور
بصارت عالم کی مانند ذرون کے ہے پس بصارت ظاہری اور بصارت
معنوی بحسب اختلاف مراتب کے بالقوہ ہو یا بالفعل ہو ایک تاب
اُس آفتاب کا ہے جو بغیر نقصان کے اور انقلاب کے اور تجزی
اور تقسیم کے جو تمام عالم مین ظہور فرما ہوا ہے اور رجوع ہر فرع کا
طرف اصل کے ہے

او ہے بینا مور ہو تحت الثرا
دیکھتا ہے اُسکے دل کے راز کو

نہ فلک ہو اسکے اوپر آسرا
اور سُنے اُس پاؤن کے آواز کو

اے عزیز اللہ تعالےٰ اعیان موجودہ اور غیر موجودہ کے تئین مقام

دربیان ضم نمودن اجناس

نصاب و احکام ان

مین مایہ الاتحاد کی اور مابہ الامتیاز کی ہووے با جمیع لوازمات اُنھون
کے صاف دیکھتا ہے جیسا کہ مور سیاہ سنگ سیاہ پر شب
تاریک مین زیر زمین ہو یا بالائے فلک ہو اُس کی حرکت قدم کو
اور اسرار دل کو دیکھتا ہے یعنی کوئی شئی بصارت کو اُسکے مانع اور
حجاب نہین ہے نزدیک و دور اور تاریک و نور نرم سخت صاف
و کدور ظاہر اور پوشیدہ اُس کو ایکسان ہے

در بیان صفت کلام او تعالی

اے عزیز اللہ تعالی بالذات کلیم ہے واسطے کلام کے حاجت
صفت کلام کی نہین رکھتا ہے کیونکہ کلام نے تفاوت اُس کا علی
الاطلاق ہے اور حضوری ہے آلائے اور لسانی اور لفظی اور تجددی
اور انقطاعی اور صوتی نہین ہے

ہے سخن اُس کا بیان سے پاک تر اُس مین نا اعراب نا آواز ہے	دو جہان سوا اُسکے ہین زیر و زبر راز ہے ہر عیب سے او بار ہے

در بیان زکوٰۃ

در بیان زکات شتر

ہے کلام اللہ سے یکحرف کن | پائی ہستی دو جہان ہے اسکا کن

اے عزیز کلام الٰہی کلام نفسی ہے کلام نفسی کو کلام لفظی سے نسبت ایسی ہے جیسا کہ نسبت روح کی بدن سے ہے پس نسبت حقائق عالم کی بجائے حروف کے اور ظہور عالم کا بجائے کلمات مفردہ کے اور شان انسان کا بجائے آیات کے اور عالم ملکوت بجائے زبر کے اور عالم ناسوت بجائے زیر کے ہے بہر حال کلام نفسی کو اعراب اور آواز اور حروف اور تجدد اور انقطاع اور حرکت اور سکون اور ابتدا اور انتہا نہین ہے بلکہ راز در راز معنے در معنے ہے اور مقرو اور مکتوب اور محفوظ ہے قرأة اور کتابت اور حفظ سے مبرا ہے پس کلام اللہ تعالے کے امر کن ایک تجلی ہے واسطے ایجاد معدوم کے جو تاثیر سے اُس کے لاشی مستعار شے پائے اور وجود عارضی مین آئے

در بیان افعال او تعالی

اے عزیز افعال کو خدائی تعالی کے حد اور حصر نہین ہے بہ اعتبار

در بیان زکوٰۃ گاؤ و گاؤ میش

کلیات سے دو عالم ہین یعنے جن صفات کا ظہور موقوف وجود مظاہر کے ہووے ان صفات کو افعال اللہ کہتے ہین وہ دو قسم پر ہین ایک عالم ملکوت ہے اُس کو عالم معقولات اور عالم ارواح اور عالم غیب اور عالم امر اور عالم علوی کہتے ہین دوسرا عالم ملک ہے اُس کو عالم محسوسات اور عالم اجسام اور عالم شہادت اور عالم خلق اور عالم سفلی وغیرہ کہتے ہین

ہے خدا کا فعل علت سے جُدا	نہین ہے علت لائق فعل خدا

اے عزیز جب ممکن الوجود مستند ہووے علت موثرہ موجدہ سے اور علت موثرہ موجدہ مستند ہووے دوسری علت موثرہ موجدہ سے اس صورت مین دور اور تسلسل لازم آتا ہے یہہ دونو چندین دلائل اور براہین سے باطل ہے اور لائق فعل خدا ہی کے نہین ہے پس فعل اللہ تعالے کا حکمت پر ہے حزانہ اور جنود خدا کا ہے علت اور معلول سے اور غرض سے منزہ ہے اہل حکمت فرماتے ہین کہ خدا تعالے اول ایک جوہر پیدا کیا نام اُس کا عقل

در بیان مال مدفون

و معدنیات وغیرہ

اول اور روح اوّل اور قلم اور روح اعظم اور روح محمدی ہے بزرگواری جوہر اوّل کی سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہیں جانتا ہے پس جوہر اوّل پر اللہ تعالےٰ نے خطاب فرمایا کہ مفردات لکھ لکھا مفردات عالم یہہ ہین عالم عقول اور نفوس اور افلاک اور انجم اور عناصر اور طبایع ہین پھر اللہ تعالےٰ کا خطاب مفردات پر ہوا کہ مرکبات لکھو لکھی اور لکھتے ہین مرکبات یہہ ہین معادن اور نباتات اور حیوانات ہین بعضے کہتے ہین کہ مبدء عقول عالم سفلی کا عقل عاشر ہے یعنی عقل فلک قمر ہے اور عقل فعال اور واہب الصور نام اُس کا ہے اکثر دانایان اسی بات پر ہین کہ عقول عالم علوی کے اختیار افعال ہین اور انہا مبادی عقول و نفوس عالم سفلی کے ہین حاصل یہہ ہے کہ افلاک نو ہین ہر فلک عقل اور نفس رکھتا ہے عقل فلک اوّل کو عقل کل اور نفس فلک اول کو نفس کل کہتے ہین اور فلک اوّل کو فلک الافلاک اور عرش نام رکھتے ہین اور ہر عقل اور ہر نفس اور ہر فلک جو نزدیک عقل کل کے ہے شریف تر اور لطیف تر اور داناتر ہے اے عزیز علماء

در بیان مصارف زکوٰۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در بیان حقیقت انسان

ملائک کو کروبیان اور روحانیان کہتے ہین حکما اُس کو عقول و نفوس نام رکھتے ہین حاصل یہہ ہے کہ جوہر اوّل سے مفردات پیدا ہوے اور مفردات سے مرکبات پیدا ہوے اور ہوتے ہین اور آخر تمام کے انسان پیدا ہوا ہے اور جامع تمام کا ہے

آہ بندہ فعل ہے فاعل خدا		فعل یہہ فاعل سے نہین ہرگز جدا

اے عزیز فعل یہ خدا کا ہے دو عالم فعل ہین فاعل خدا ہے اسی واسطے عکس صفات کمال کی اُنھون کو عارض ہوتی ہین اور اثر قدرت حق کا دمبدم اُنھون مین ظہور پاتا ہے اور فعل بحسب لیاقت اُنھون کے عرصہ نمود مین آتا ہے پس فعل فاعل سے جدا ہونا محال ہے کیونکہ فاعل محدود ہوتا ہے اور قیام عالم کا غیر سے لازم آتا ہے ہر صورت ہم بندے اسکے اور قائم اُس سے اور فعل اُس کے اور محتاج اسکے اور مصنوعات اُس کے ہین حق تعالے اب حال مین فاعل ہمارا ہے اور موثر اعیان مین ہمارے ہے

نہین ہے خالی مصلحت سے فعل رب		جون مظاہر فعل یون حکمت مین سب

در بیان فرائض حج

دوسرا عرفات مین کرنا قیام

تیسرا طواف زیارت و السلام

دربیان واجبات حج

پانچوان کرنا ہے سر سے بال صاف

اے عزیز مراتب کلیہ پانچ ہین اور جزیہ بیشمار ہین اور مراتب کلیہ تعین
اول تعین ثانی عالم ارواح عالم مثال عالم اجسام ہین مرتبہ سادسہ ۂ
جامع ان تمام کا انسان کامل ہے اے عزیز اعیان مظاہر اسما اور صفات
کے ہین بہ اعتبار خصوصیت کے باہمدیگر طالب اور مطلوب ہین
جب اللہ تعالی علم ازلی مین دیکھا کہ استعداد اعیان مکلف کا دو وجہ
پر ہے ایک عدم امتثال امر و نہی کا رکھتے ہین دوسرا امتثال امر و نہی کا
رکھتے ہین اور امر ایجادی مین متفق ہین اور امر ایجابی مین مختلف ہین پس
یہہ نقوش خوب اور زشت کو عرصہ وجود مین لایا حسب عین مومن ۂ
اور عین کافر کا جلوہ ظہور کا پایا یعنی حکمت اور مصلحت مقتضی اسباب
کی ہوی کہ اعیان وجود عینی مین آوین اور ظہور اپنی خوبی و زشتی کا پاوین
پس اللہ تعالی جواد مطلق ہے افاضہ وجود کا نہین کرتا ہے مگر موافق
قابلیت اور استعداد ہر عین کے جیسا کہ مضل کے مظہر مین ضلال اور
ہادی کے مظہر مین ہدایت ظہور پاتا ہے

فضل رب کا ہے ظہور تازہ تر	اس سے پیدا تازہ تازہ ہے اثر

اے عزیز تعین عما جو ہے کہ جامع حقائق امکانیہ کا ہے عالم اُس
سے پیدا ہوتے ہین اور اعراض مجتمع اُس کے ہین اور ہر آن متبدل ہین
یعنی تجلی حق کو بقا اور تکرار نہین ہے اور ہر آن نشان دیگر ہے پس
مظہریت عالم کی صفات حق کے تئین دو وجہ پر ہے ایک وہ ہے
جو آثار اسما اور صفات کے مظہر مین ظہور پاتے ہین جیسا کہ بندہ
رزق کھایا مرزوق ہوا مرزوقیت اثر رزاقیت کے بہ اعتبار حقیقت
کے ہین دوسرا وہ ہے جو مظہر سوائے وجوب اور اطلاق کے اسما
اور صفات سے بہ اعتبار مجاز کے متصف ہوتا ہے جیسا کہ ہبہ کیا
واہب ہوا اور رزق دیا رازق ہوا اللہ تعالے واہب ہے اور
رازق ہے اگرچہ یہ اتصاف حقیقت مین جانب حق کے ہے
لیکن مظہر کا مجازاً متصف ہونا موجب ترقی اور کمال عبد کا ہے
پس ظہور اسما اور صفات کا مظاہر مین اس شان سے
ہر دم تازہ تازہ ہے

ذات جیسی فعل ویسے ہین قدیم   ہر اثر اسکا وہ ہے نہین قدیم

صاحب احرام پہ لازم ہے یہ بات

اے عزیز علم الٰہی مین لیاقت ہر مربوب کی احکام و آثار کے ثبوت مین جس شان پر تھے اللہ تعالےٰ اُسی آثار و احکام علمیہ کو مرتبہ عینیہ مین ظہور فرماتا ہے اسی واسطے قضائے حق عین ثواب ہے حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہے پس افعال تجلیات ہین مانند ذات حق کے قدیم اور بے عیب ہین لیکن آثار انھون کے حادث ہین جو موافق شان بندگون کے ظہور پاتے ہین اے عزیز اگرچہ اعمال بندگون کا ایک شان سے صفت مکلف کی ہو کر فانی ہے لیکن حقائق اُن اعمال کی بشان دیگر محفوظ رہتی ہین کیونکہ حقیقت شخصیہ مکلف باقی ہے اور حشر اُسیکا ہے اور وہی مطیع اور عاصی ہے

ضد اور ند سے منزہ ہے خدا کوئی نہ حق واجب ہوا اسکے سوا

اے عزیز ضد وہ ہے جو غیر جنس سے ہو کر مخالف ہووے جیسا کہ حیوان اور انسان ہے ند وہ ہے جو ایک جنس سے ہو کر مخالفت پیدا کرے جیسا کہ شیر اور پلنگ ہے پس حق

در بیان امور کلیہ حج

در بیان ابتدائی حج و احکام آن

سبحانہ و تعالےٰ لائے اور اسما اور صفات اسکی ضد سے اور ند سے
مبرا ہے کیون کہ سوائے ایک وجود مطلق کے دوسرا نہین ہے
اور عفو ضد منتقم کا نہین ہے کیون کہ یہہ ضدیت نسبی اور آثاری
اور حکمی ہے حقیقی نہین ہے اور کوئی شخص اسیر ازروئی وجوب کے
لازم نہین بلکہ بہ اعتبار لطف و کرم کے ہے کیون کہ سوائے
اسکے حاکم نہین ہے

دربیان خیر و شر از تقدیر او تعالی

اے عزیز افعال خیر و شر اور نفع و ضرر کے اقتضا سے صلاحیت
اعیان کے ہے جیسا کہ سرکہ امر واحد ہے اور شان صرافت پر
اپنی ہے مگر حق مین صاحب سرفہ کے شر اور ضرر ہے اور حق مین
صاحب صفرا کے نفع اور خیر ہے پس یہہ نفع و ضرر بہ اعتبار لیاقت
اشخاص کے ہے بہرحال افعال تجلیات ہین جو موافق تقدیر
حق کے صفت عارضی اور حقیقی مکلف کے ہوتے ہین موافق ۞

دربیان طواف قدوم

و احکام آن ۞

دربیان سعی صفا و مروہ و احکام آن

شان اعیان کے نتائج دیتے ہین جیسا کہ آب شیرین سے
نیشکر اور قصب الحبیب پرورش پاتے ہین ایک مین شیرینی
دوسری مین تلخی پیدا ہوتی ہے برخلاف تلخی کے شیرینی طرف
آب شیرین کے مناسبت رکھتی ہے پس جو افعال طرف جنت
کے لیجاتے ہین افعال خیر ہین اور جو افعال طرف دوزخ کے
لیجاتے ہین افعال شر ہین

خیر و شر مین گرچہ ہا حکم قضا — خیر ہو ہے شر ہو نہین اسکی رضا

اے عزیز قضا عبارت ہے کہ ایجاد کرنا اور گذارنا احکام استعداد
اعیان کا موافق قدر کے قدر عبارت ہے کہ اندازہ کرنا
استعداد اعیان ثابتہ کا جس شان پر اقتضا ثبوت کا مرتبہ عین
مین رکھتے ہین اختیار عبارت ہے جو پیدا ہونا شی کا
ادراک سے اگرچہ او شی ملائم طبع ہو یا نا ہو یا واقع مین خیر ہو
یا شر ہو لیکن خواہش سے دل کو اس کام پر باندھنا عبارت
عبارت ہے جو شکستہ کو باندھنا اور اصلاح کرنا اور زبر کرنا اس

کام کرنا بھی وہی مروہ پہ ا
ہان صفا مروہ مین پھرنا یون تمام
ہے وہان دو میل اخضر جسکا نام
درمیان دو میل کے ہونا دوان
بعد ازان آہستہ تر ہونا روان
ہان صفا سے تا بمروہ ...
سات ایسے دور ہین واجب ...

کراوا واجب دوگانہ ... خلیل اللہ کا علیہ السلام ... مقام

دربیان ترتیب ... و احکام آن

امور کا جو اعیان مستعد اس افعال کے ہین اور اُس کام پر اُنھون کو
بزور رکھنا اوّل یہہ معلوم کرین عبد کو جو زائد بر ذات ہے اور عبد
جب سے ہے استعداد اس کا تب سے ہے اور یافت کنہ عبد کا
اور اُس کے استعداد کا محال ہے دوسرا معلوم کرین وو عالم
مظاہر اسما اور صفات حق کے ہین ہر عین بہ نسبت خاصہ مظہر ایک
اسم کا ہے اور ظہور کمال اسم کا اور استعداد مظہر کا باہم عرصۂ
ظہور مین آتے ہین اور یہہ دو دریا باہم اپنی اپنی حد پر روان ہوتے
ہین تیسرا معلوم کرین ہر عین مقابل مین ذات حق کے
ہے اور استعداد ہر ہر عین کا مقابلے مین کمالات حق کے ہے
چہاروان معلوم کرین اسما اور صفات حق کے جس شان
سے ذات مطلق مین بالقوہ اور ظہور ذوقی رکھتے ہین اُسی شان سے
اعیان اور قابلیت اُنھون کی اسما اور صفات مین حق کے بالقوہ
ہین اور ظہور طبیعی رکھتے ہین پانچوان معلوم کرین افعال بندگون کے
کفر و اسلام سے اور طاعت و عصیان وغیرہ سے تابع اجتبا کے

اُنھون کے ہے اور اختیار اُنھون کا تابع تقدیر کے اور تقدیر ازلی
تابع علم قدیم کے اور علم قدیم تابع حقائق اور اعیان کے اور حقائق
اور اعیان تابع شیون ذاتی کے اور شیون ذاتی تابع وجود محض کے
ہے پس نسبت برضا افعال خیر ہین و نسبت بنا رضا افعال شر ہین اس
صورت مین خیر خاصہ وجود کا ہے اور شر خاصہ عدم کا ہے

نا ہمی مختار نا مجبور تر — تان وسط مین فعل ہے سو معتبر

اے عزیز خالق ہر شی کا اللہ تعالی ہے اور مالک ہے اور
تصرف اس کو روا ہے جیسا کہ تصرف ظروف پر کمھار کو ہے
حرکت تین قسم پر حق پیدا کیا ہے ایک اختیاری جیسا کہ حرکت
انسان کی ہے دوسرا حرکت اضطراری ہے جیسا کہ تپ
مین لرزہ اور رعشہ ہے تیسرا حرکت قسری اور طبیعی ہے جیسا کہ
حرکت جمادی ہے یہہ تمام تدبیر سے اور تقدیر سے خدا تعالے
کے ہے کیون کہ حکمت اور مصلحت حق کی مقتضی اسباب کے ہوئی
جو مظہر اسما کا اور عیب اعیان کا جو حقیقی ہے باہم عرصۂ ظہور مین آوے

بو تمنا سے ہو روان کعبے کیتین
در محصب ایک ساعت کر قیام
بعد ازان کعبے مین جا کر نا مقام
کر ادا واجب ہے طواف صدر
ابتدا مین جون کیا وہی سعی کر
کر دوگانہ جو ہی سو واجب ہے کچھ پیرا او
بعد ازان زمزم سے ہو سیراب ہو
ویر کرتا جمرة العقبہ مین ہین
ویر کر کو ... سا حمد و صلوات
مار ہر کنکر کے تئین تکبیر سات
بارھوین کو پھر عمل یہی کر ادا
متصل جمرے سے کرنا ابتدا
سات کنکر مار ہر جمرے کے اوپر
تین جمرے پاین وہان لانا گذر
گیارھوین کو بعد گذرنے دو پہر
پھر کو دوسری کو منا مین جا اور رہو

[illegible]

اور

در بیان ایام حج و احکام عمرہ

اور اعیان از روئ مجاز کے اسما کے کمالات کے ظہور کا آلہ ہووین
اور اسما از روئ مجاز کے اعیان کے استعداد کے ظہور کے
فاعل ہووین اسیواسطے ہم بالکل مختار نہین جیسا کہ قدریان کہتے ہین
کہ خیر کا فاعل خدا اور شر کے فاعل ہمین ہین اس مین دو فاعل
ثابت ہین یہہ موجب شرک کا ہے اور ہمین مجبور بالکل نہین جیسا
کہ جبریان اپنے کو بالکل مجبور جانتے ہین اور تبعیت سے شرع کے
باز رہتے ہین اے عزیز حق او ہے جو بندہ فعل کا مختار ہے اور اختیار
مین مجبور ہے یعنی متوسط ہے کیون کہ ہر فعل جامع اعیان
اور اسما کا ہے جیسا کہ فرزند متوسط ہے اور جامع دو حال کا
ہے یعنی مادر و پدر کا ہے جیسا کہ روانی تیر کی جامع کمان اور
کماندار کے ہے کیون کہ فقط کمان سے اور فقط کمان دار سے
روانی تیر کی محال ہے جیسا کہ سماعت بغیر توجہ ہوا اور عصب
مفروش کی محال ہے پس افعال بندگون کے مخلوق خدا کے
اور کسب بندگون کے ہین جیسا کہ فرزند مخلوق خدا کا ہے اور

در بیان حج قران و احکام آن

دربیان حج تمتع و

کسب مادر و پدر کا ہے اس صورت مین ایک فعل پر دو فاعل کے اضافت لازم ہین آتی ہے کیونکہ ایک شئ کو اضافت دینا دو جہت سے اور دو معنے مختلف سے روا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے اور فرماتا ہے کہ تمھارا جان قبض کرتا ہون اور فرماتا ہے جان تمھارا فرشتگان قبض کرتے ہین پس ثابت ہوا اضافت افعال بندگون کی طرف خدا کے بہ اعتبار پیدا کرنے کے ہے اور اضافت افعال کی طرف خلق کے بہ اعتبار استعداد اور کسب کے ہین پس حسنات کا اور سیآت کا فاعل خدا ہے لیکن حسنات طرف اسما کے اور سیآت طرف اعیان کے بہ اعتبار اصالت کے منسوب ہوتے ہین جیسا کہ بیضہ بط کو زیر ماکیان رکھین اگرچہ بیضہ ماکیان سے پرورش پاتا ہے آخر کو بچہ بط کا ہوتا ہے

یون ہی ہین جون قلم کاتب کے ہات جون ہے کیلی ہاتھ کے حرکت کے سات

اے عزیز شان بندگون کا اور افعال بندگون کے قبضہ قدرت

احکام قران

احکام قرآن

من حق کے اشیا مین جیسا کہ قلم ہاتھہ مین کاتب کے ہے پس ظہور
اور نمود حرف نون کا فقط قلم سے اور فقط ہاتھہ سے ہونا محال ہے
جیسا کہ صندوق کا کھلنا فقط کیلی سے اور فقط ہاتھہ سے محال ہے
پس قلم اور ہاتھہ دونو ملے تو حرف نمود ہوتا ہے اور ہاتھہ اور کیلی
دونو ملے تو صندوق کھلتا ہے یعنے ہر فعل جامع اعیان اور
اسما کا ہے موافق حال اور شان ہر ایک کے دلالت کرتا ہے
جیسا کہ یاندر فاعل دو حرکت کا ہے کیونکہ او جامع حیوان اور انسان
کا ہے پس حرکت حیوانی طرف حیوان کے اور حرکت انسانی
طرف انسان کے منسوب ہوتی ہے جیسا کہ لبد جامع جماد
اور نبات کا ہے شان جمادی طرف جماد کے اور حال نباتی
طرف نبات کے دلالت کرتی ہے جیسا کہ حدیث صحیح مین
آیا ہے کہ انسان جامع ملکیت اور حیوانیت کا ہے پس حرکت
ملکی عدل و احسان ہے اور حرکت حیوانی ظلم و ایذا ہے اگر انسان سے
عدل و احسان اور ظلم و ایذا حق مین کسی کے ہو آوے اگرچہ فاعل

دربیان احکام جزا و عفو ان

دربیان تجاوز نمودن از ...

بغیر احرام و احکام اُن

دربیان احصار و احکام اُن ٭

صاحب احرام جب بیمار او

اور لیسبب کے حج او دانا لاسکے او

وہ دونو حرکت کا انسان ہے لیکن عدل و احسان طرف انسان کے بہ اعتبار ملکیت کے اور ظلم و ایذا بہ اعتبار حیوانیت کے منسوب ہوتا ہے حاصل او ہے جو افعال بندگون سے صادر ہوتے ہین ٭ ایک جہت سے مضاف بعید ہوتے ہین اور ایک جہت سے مضاف برب ہوتے ہین یعنے ہر فعل کردہ عبد او کردہ رب ہوتا ہے راز اُس کا او ہے جو قدرت عبد کی قدرت حق کی ٭ ہے جو حق اُس قدرت سے مظہر مین ظہور فرمایا ہے اُس صورت مین افعال بندگون کے موافق شان کے من وجہ مضاف بحق ہوتے ہین جب بندہ موافق لیاقت کے وجود اور قدرت حق سے پاتا ہے اور عرصہ ظہور مین آتا ہے اُس صورت مین موافق حال کے افعال من وجہ مضاف بعید ہوتے ہین پس اقتضا شر کا جانب عدم کے ہے کیون کہ مقابلے مین وجود کے ثبوت پاتا ہے اور خیر کے ظہور کا آلہ ہوتا ہے اور اقتضا خیر کا جانب وجود کے حقیقی ہے کیون کہ وجود رب کا بغیر تقابل کے بالذات موجود

دربیان نیابت و احکام ان حج

ہے اور اعیان کے استعداد کے ظہور کا فاعل ہوتا ہے پس
ہونا افعال بندگون کا خیر و شر سے بہ اعتبار اختیار بندگون کے
ہے اس جہت سے نہین جو مخلوق خدا کے ہین
ہے عدم کو یون لیاقت ساز کی　　جون لیاقت نے کے تئین آواز کی
اے عزیز عدم عدم ممکنہ ہے عدم محض نہین ہے کیون کہ شریک
باری ہوتا ہے یہ محال ہے پس وجود اور کمالات وجود کے
جب سے ہین عدم اور نقصانات عدم کے سبب سے ہین پس
استعداد عدم کا جوہر ذاتی ہے اگرچہ بالقوہ ہو یا بالفعل ہو مجہول الکنہ
ہے اور صفات عدم کے عین ذات ہین بہ اعتبار حقیقت کے
اور غیر ذات ہین بہ اعتبار فہم کے اور مردہ اور جاہل اور مضطر
اور عاجز یہہ چہار رکن عبودیت کے ہین اور باقی صفات عدم
کی نسبت سے اور اضافات سے مقابلے مین کمالات وجود کے
ثابت ہوتے ہین پس نسبت لیاقت عدم کی ایسی ہے جیسا کہ
نے کو لیاقت نوا کی ہے اگرچہ نوا نے مین نہین ہے لیکن مستعد نوا

زاد الآخرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کا ہے جس قدر فضا رکھتا ہے اس قدر نائی سے نوالحن مین
نمود ہوتا ہے پس نوالحن مین نائی سے ہے اور اختلاف
نواکا اختلاف فن کے فضا کا ہے اختلاف نائی کا نہین ہے
پس فن جب سے ہے لیاقت نواکی فن مین تب سے ہے
جیسا کہ نائی خوش آواز ہووے اور فن سے موافق شان نائی
کی خوش آواز نمود ہووے یا برخلاف شان نائی کے بدآوازی
سے ظہور پاوے اگرچہ فاعل ان دو نوآواز کا نائی ہوتا ہے لیکن خوش
نوالحن کا مناسب شان نائی کے رجوع پاتا ہے اور فن اس
سے مجازاً متاثر ہوتا ہے اور بد نوالحن کا جانب فن کے حقیقتاً
رجوع لاتا ہے کیونکہ خلاف شان پر نائی کے عرصہ ظہور مین آتا ہے
تھے زبان حال سے طالب عدم رب دیا اسکو بہی نابیش وکم
اے عزیز زبان حال عبارت طلب استعداد مظہر سے ہے جو
او مطلق موافق تقاضی شیونات کے کہ ہر ایک طالب زبان حال
سے تھے اول اُنھون کو فیض اقدس سے علم مین قرار دیا بعد ازان

دوم کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

سیوم کلمہ تمجید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فیض مقدس سے اعیان کو بہ احکام و آثار ازلی اُنھون کے خارج مین وجود
بخشی فرمایا اور کم و زیادہ اُس مین نہین کیا جیسا کہ زمین تخمہاے
مختلف کو موافق طلب زبان حال کے اوگاتی ہی جیسا کہ بیضہاے
مختلف طیور کو زیر ماکیان رکھین گرمی ماکیان کی اگرچہ ایک شان
پر ہی ظہور و نمود باتی ہی لیکن ہر بیضہ موافق حال اور شان کے
گرمی قبول کرتا ہی آخر کو اُسی شان سے عرصۂ ظہور مین آتا ہے
پس قصور فیض گرمی ماکیان کا نہین ہی بلکہ اصل طلب تقدیری
اُنھون کی بصور مختلفہ کے نمود ہوتی ہی اگر حکایت ہی اپنے
استعداد کی ہی اگر شکایت ہی اپنے استعداد کی ہی چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہی کہ آب نیسان باوجود صرافت کے منھہ
مین سانپ کے سم ہوتا ہی اور صدف مین موتی بنتا ہی اور
باغ مین لالہ اور صحرا مین خس اُگاتا ہی پر اختلاف نیسان کا
نہین ہی بلکہ اختلاف شان مظاہر کا ہی جیسا کہ رنگا رنگ
آئینہاے صور مختلفہ سے محل بنا دین اور صاحب جمال اُس محل مین

نہین کوئی معبود مگر اللہ

چہارم کلمہ توحید لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت ابدا ابدا ذو الجلال والاکرام بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر

گذر کرے اور چو طرف نظر فرماوے ہر ایک آئینہ مین صورت اپنی
مختلف شان دیکھے یعنے بعضے آئینون مین جمال نیک دیکھے اور
بعضے آئینون مین صورت بد دیکھے اگرچہ تمام آئینون مین عکس ایک
شخص کا ہے لیکن نمائش خوب مناسب حال صاحب جمال کے
ہے اور نمائش صورت بد کی جو عدم مناسبت سے صاحب جمال
کے طرف آئینون کے موافق شان مناسبت کے رجوع پاتی ہے
پس فیض مانند صاحب جمال کے ہے اور مظاہر مانند آئینون کے
ہے اس صورت مین ثابت ہوا خیر اور شر اللہ تعالے سے ہے
لیکن خیر سے راضی ہے کیون کہ مناسبت رکھتا ہے اور شر سے
راضی نہین کیون کہ خلاف شان پر اسکے ہے اسی واسطے انسان
کامل جو قدرت اور ظہور اختیار اپنا قدرت سے حق کے جانکر قدرت
اپنی محو قدرت حق کے کرتا ہے اور کوئی دقیقہ شرع کا فرو
گذاشت نہین کرتا ہے

بندگان کو اختیاری کام ہے		اس سبب سے رنج اور آرام ہے

اے عزیز وجود اور کمالات وجود کے سبب سے ہے عدم اور
نقصانات عدم کے تب سے ہے اسی واسطے جبار مختار
افعال کو بندگون مین موافق لیاقت کے مہیا کیا ہے جیسا کہ
شعبدہ باز لباس مرغ کا پہن کر سب کو اول سلام کرتا ہے
بعد ازان زمین سے دانے چونکتا ہے اور بانگ دیتا ہے
اگرچہ فاعل وہ حرکت کا انسان ہے لیکن حرکت سلام کی طرف
انسان کے اور حرکت بانگ کی طرف مرغ کے حقیقی ہے
جیسا کہ لعاب دہن جن کا مجذوم کو لگا دین علت دفع ہوتی
ہے اگر جن بصورت مار کے نمود ہو کر جس کو کاٹے زہر اس کا
اثر کرے اور مرے اگر مجذوم کو کاٹے علت دور ہوتی ہے
حال آنکہ جن مار نہین اور مار جن نہین ہے باوجود اسکے اس خیر و شر
کا فاعل جن ہوتا ہے لیکن باعتبار صور نوعیہ خاصہ کے زہر طرف
مار کے رجوع کرتا ہے پس اگر جن صورت عارضی کو کہے یہ خیر و
شر کا فاعل مین ہون لیکن شر طرف تیرے باعتبار صور خاصہ

امنت بالله کما هو باسمائه وصفاته
وقبلت جميع احكامه

ارکان الاسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

لا اله الا الله محمد رسول الله

اور نبی بندے خدا کے برحق ہین ❊

سوال ایمان کس کو کہتے ہین ❊

جواب ایمان کہتے ہین اقرار اور تصدیق کرنا وحدانیت اللہ کی اور رسالت محمد ﷺ کی

سوال ایمان کس طرح سے لاتا ہے ❊

جواب اللہ ایک ہی کوئی شریک نہین ہے اسکی ذات مین اور صفات مین اور محمد ﷺ پیغمبر خدا کا برحق ہے یہ بات دل مین ثابت کرنا اسکو ایمان لانا کہتے ہین

سوال ایمان کی ارکان کیا ہین ❊

جواب دو رکن ہین ایمان اول اقرار ساتھ زبان کے دوسرا تصدیق ساتھ دل کے

سوال شعب ایمان کی کیا ہین

جواب ...

سوال ... ایمان کیا ہین

جواب ... ایمان لانا ہین

...

کے اور خیر طرف میرے بہ اعتبار صورت نوعیہ کے ہے بہ اتفاق
تمام کے اقرار لازم آتا ہے اسی واسطے انسان کو ادراک سے
شئی ملائم طبع کے خواہش پیدا ہوتی ہے اسی واسطے حرکت
ارادے انسان کو مضطر کرتی ہے پس عبد مضطر ہے لیکن اضطراری
عبد کی بہ اعتبار مسلوب الاختیار کے نہین ہے بلکہ اس
معنی سے ہے کہ مختاری عبد کی اختیاری سے حق کے ہے کہ ذات
جبار ہے پس عبد مختار ہے اختیاری سے حق کے جیسا کہ
تنور سے نان پکتا ہے جب تنور آتش سے فیض پاتا ہے یعنی لیاقت
بالقوہ اسکی فیض سے آتش کے بالفعل ہوتی ہے پس بندہ قوت
عارضی پایا ہے اسی واسطے افعال پر اسکے نتائج مترتب ہونے
مین جیسا کہ قتل شمشیر سے ہے اگرچہ فاعل خدا ہے لیکن ظہور
فعل کا خواہش سے اور ہاتھ سے بندے کے ہے پس خواہش
موجب کسب بندے کا ہوتا ہے اور مقام مین بازپرس کے
آتا ہے بہرصورت اگر افعال خیر کے ہین موجب آرام کا ہے اگر ترک کے

ہین موجب رنج کا ہے پس آرام فضل سے اللہ تعالے کے ہے اور
رنج عدل سے اللہ تعالے کے ہے تحقیق او ہے جو تمام افعال حسنہ
ہین کیون کہ افعال اللہ تعالے کے ہین اور حسن ذاتی رکھتے ہین
لیکن افعال منہی جو حسن کو اُنھون کے قبح عارض ہے اور ساتر ہے
جیسا کہ چرگ اور سیاہی ہے پس محمود سب حال مین محمود ہے
ایاز سب حال مین ایاز ہے ہرحال جس مسئلہ مین شرع توقف فرمائی
ہے توقف فرمانا کاربند عقل کے نا ہونا موجب خوبی کا ہے

در بیان ملایکہای او تعالی

اے عزیز صانع قدیم اور علیم وحکیم اوّل ایک جوہر قدرت سے
اپنے واسطے ظہور اسما اور صفات کے پیدا کیا نام اُس کا روح
اعظم ہے بعد ازان اللہ تعالے اُس جوہر پر نظر ہیبت کی
فرمایا او جوہر کل کیا خلاصہ اُسکا بلندی کیا دُرد اُس کا پستی لیا
پس خلاصہ اُس جوہر کا مایہ عالم ارواح اور ملائک کا ہوا اور دُرد

سوال

سوال شرطان اسلام کی کیا ہین جواب عقل اور بلوغ اور ایمان ہے
سوال ارکان اسلام کی کتنے ہین جواب پانچ ہین کلمہ پڑھنا نماز گزارنا روزہ رکھنا زکات دینا حج کرنا

سوال ایمان مین اور اسلام مین فرق کس بات کا ہے جواب ایمان مین عمل باطن کا ہے یعنی خدا کو اور رسول کو برحق جاننا اور اسلام مین عمل ظاہر کا ہے یعنی نماز اور روزہ وغیرہ
سوال ایمان لانے کس بات کا فائدہ ہے جواب ایمان لانے

اُس جوہر کا عرش تک عجب مرتبے کی مادہ عالم اجسام کا ہوا

علم سے اعیان اوپر ہوئی جب یک بیک پیدا ہوا اُس سے ملک

اے عزیز اللہ تعالے گنج پنہان تھا چاہا جو آشکار ہووے تجلی فرمایا

یعنے واسطے وجود بخشی اعیان کے خارج علم کے تجلی کیا نام اُسکا

روح محمدؐ ہے اور نور مجرد ہے جب روح محمدؐ تجلی فرمائی اور

باطن سے ظاہر مین آئی قیام اُس کا ملکوت اور ناسوت ہے

پس جو اعیان علمی بہ اعتبار خصوصیت کے بغیر مادہ اور مدت کے

عرصہ ظہور مین آئے نام اُنھون کا ملائک ہے

رب سے ہین ما مور اور قائم پر نے تصرف ہین سو او کروبیان		مرد اور عورت سپنے سے پاک بالتصرف ہین سو اور وحانیان

اے عزیز ملکوت کو تولد اور تناسل نہین مرد اور عورت سپنے

سے پاک ہین اور اشارہ حسی کو طرف اُنھون کے گذر نہین

پس موجودات عالم امر دو قسم پر ہے ایک جو عالم اجسام پر

تعلق نہین رکھتے ہین اُنھون کو کروبیان کہتے ہین وہ دو قسم پر

سوال بندہ کس کو کہتے ہین جواب ناقص اور محتاج کو بندہ کہتے ہین سوال خدا کس کو کہتے ہین جواب کامل اور غنی اور موجود کو خدا کہتے ہین

سوال مقام ایمان کا کہاں ہے جواب مقام ایمان کا درمیان خوف و رجا کے ہے

سوال ... جواب ... اور جنت ہے اور کافر محروم ہے ... ہزار دوست خدا کا ہے اور اسکو شفاعت ...

سوال ... جواب خدا خالق ہے بندہ مخلوق ہے خدا رازق ہے بندہ محتاج ہے ...

... ہین

ہین جو آفرنیش سے آدم کے اور ابلیس کے خبر نہین رکھتے ہین انہون
کو مہیمہ کہتے ہین اور جو وسائط فیض ربوبیت کے ہین اُنھون کو جبروت
کہتے ہین سردار ملائک کا روح اعظم ہے جو اول صف مین اور جبرئیل
آخری صف مین اُنھون کے ہے دوسرا جو عالم اجسام پر تعلق اور تصرف
رکھتے ہین انہو روحانیان کہتے ہین وہ دو قسم پر ہین جو افلاک
پر تصرف رکھتے ہین انہو کو ملکوت اعلے جو ارضیات پر تصرف رکھتے
ہین اُنھو کو ملکوت اسفل کہتے ہین ارواح ناری جو جن ہین ابلیس انہیں
اُنھون کا ہے اور بعضے اُنھون سے نوع انسان پر مسلط ہین

پاک اور فرمان حق پر ہین نشائے
جن بشر کا خیر و شر لکھتے ہین
کام عمدہ پر مقرر چار ہین
یعنے جبرائیل و میکائیل ہے

اسکو دو یا تین بازو کسکو چار
نام اُن کا ہے کراما کاتبین
نان یہہ چارون مرسلان ہین انکے تین
اور عزرائیل و اسرافیل ہے

اے عزیز ہر ملک کو بارگاہ الٰہی مین مقام مقرر ہے ہما وہ اور ترقی
اس مقام سے ممکن نہین ہے ہر ملک زندہ اور گویا اور دانا اور
جن سے خدا کو نہین پہچانتا
الست دوست رکھنا سوال
دل کے ہونا اور دوست
اطاعت کرنا اور دوست پیغمبر کا
جانتا اور معصوم سمجھنا اور
نبی خدا کے پیغمبر کو افضل

باب ۱۹۰

کراما سوال امت پیغمبر کا حق کیا ہے
راہ نجات کی دینا اور خطاب

اور ہستی مین الیس واسطے کرنا کان
قرب حق کا حاصل کرین اور
ہوئی امت کی یاد مین سوال
پیغمبر امت کا حق کیا ہے

باب ۱۹۰

مشرک کس کو کہتے ہین
جواب
جو خدا کی معبودیت مین اور موجودیت مین شریک کرے
سوال
منافق کس کو کہتے ہین
جواب
جو زبان سے کلمہ پڑھے دل مین تحقیق نا جانے اُس کو منافق کہتے ہین
کافر ہے اور دوزخی ہے
سوال
رسول کی [illegible] اور [illegible] کی خدا کی اور اطاعت [illegible]

مکلف اور معصوم ہے بعضے حامل اور حوالی عرش کے ہین بعضے خزنہ
بہشت کے اور دوزخ کے اور بعضے رحمت کے اور عذاب کے بعضے
لکھنے پر اعمال بنی آدم کے مقرر ہین اور صاحب بازو ہین پس تمامی ملائک
سے چہار ملک مقرب اور عمدہ کام پر مامور ہین جبرئیل جو پہنچانا
وحی کا میکائیل جو تعین رزق کا اسرافیل جو نفخ صور کا عزرائیل
جو قبض ارواح کا تفویض اُنھونکے ہے

در بیان صفت کتابہای او تعالی

اے عزیز اگر ظہور حق کا موقوف اور پر تعقل عدم کے نا ہووے اُسکو
صفات ذاتی اور سلبی کہتے ہین جیسا کہ وجوب ہے اگر ظہور موقوف
تعقل پر عدم کے ہووے اُس کو صفات اسمائی اور ثبوتی اور شرطی
نام رکھتے ہین جیسا کہ علیم ہے اگر ظہور حق کا تعلق بعد وجود غیر کے
ہووے اُس کو افعال کہتے ہین جیسا کہ رازق ہے اگر ظہور تعلق
اظہار استعداد اعیان کا ہووے اُس کو انفعالی کہتے ہین اُن تمام کی

[illegible]
سوال
[illegible] کس کو کہتے ہین
جواب
[illegible]
سوال
[illegible]
جواب
[illegible]

ایک [illegible]

ایک معنے ہے بہ اعتبارات مختلفہ کے ظہور فرماتی ہے صفت
کلام کا صفات سے امہات کے ہے واسطے افادہ مافی الضمیر کے
صور مختلفہ سے عرصۂ ظہور مین آتا ہے باوجود اتحاد معنے کے بہ اعتبار
زیادتی ظہور احکام اور آثار کے اور بنابر حکمت اور مصلحت کے نام علحدہ
پاتا ہے پس تعدد کتاب کا موجب تجزی اور تقسیم صفت کے نہین ہے

ہے کلام اللہ سو صفت خدا	نا صفت ہو ذات سے ہرگز جدا

اے عزیز کلام اللہ کہ کلام نفسی ہے اور صفت قدیمہ ہے قیام صفات کا
ذات پر نہین ہے بلکہ ذات مصداق صفات کے ہے یعنی صفات
مفاہیم اضافیہ ہین جو نفس ذات پر مترتب ہین اور انفکاک ذات
سے نہین رکھتے ہین پس ضدیت اور اختلاف اور تعدد بہ اعتبار
زمان کے بنابر حکمت اور مصلحت کے احکام و آثار مین ہے

ذات جون ہے یون صفت کا شان ہو	یافت مظہر اُس کی تین ہر آن ہو
قال مظہر یافت کا آیا مدام	یون سیاہی اور ہو کاغذ تمام

اے عزیز قرآن اور توریت اور زبور اور انجیل عبارت ہے اُس

سوال
قال کا فر کا کیا ہے
جواب

سوال وضو مین کتنے فرض ہین جواب چہار فرض ہین

سوال غسل مین کتنے فرض ہین جواب تین فرض ہین

سوال نماز کے احکام اور ارکان کتنے ہین جواب چھے احکام ہین چھے ارکان ہین

سوال نماز مین کتنے واجب ہین جواب چودہ واجب ہین

سوال نماز مین کتنی سنت ہین جواب

تجلی واحدہ سے بہ اعتبار صورت کے کثیر نظر آتی ہے اور افادہ مافی الضمیر کا لباس مختلف سے کرتی ہے اور علامات سے حدوث کے محفوظ رہتی ہے پس او تجلی مصحفون مین مکتوب ہے اور زبانہا پر مذکور ہے اور دلون مین محفوظ ہے کتابت اور قرات اور حفظ اس کا مخلوق ہے اور مکتوب اور مقرو اور محفوظ اس کا غیر مخلوق ہے یعنی قرآن قدیم ہے اور غیر مخلوق ہے لیکن مظہر قرآن کا درک ہے اور مظہر درک کا قال ہے اور مظہر قال کا کاغذ اور سیاہی ہے پس یہ تمام مظہر قرآن کے ہین اور حادث ہین بایکدیگر نہ عین ہین نا غیر ہین جیسا کہ روح نا عین قلب ہے نا غیر قلب ہے اور قلب نا عین نفس ہے نا غیر نفس ہے اور نفس نا عین جسم ہے نا غیر جسم ہے

اصل کو مظہر سے نہین کچھ خلل	یون مظاہر اسکے نتین ہوو بدل

اے عزیز کلام نفسی تجلی خاص ہے افادہ معنے کا بغیر حرف و صوت کے کرتی ہے اور کبھو مناسب حال اور صلاح بندگون کے اور اقتضائے شان مظاہر کے اور اختلاف زمان کے دلالت معنی پر ترتیب مخصوص

سوال کس آدمی کا ... جواب ...

سوال آدمی زبان مین جیسا کیا کلام ... جواب ...

سے کرتی ہے پس اختلاف شان مظاہر کا موجب تغیر معنے کا نہین ہے جیسا کہ آئینہ ہے ہر چند صور مختلفہ اس مین نمود ہووین او بحال خود ہے

در بیان کتابہای او تعالیٰ

اے عزیز تعدد کتب سماوی کا موجب تعدد اور تفریق کلام کا نہین ہے کیون کہ کلام حق کا شی واحد ہے اور تجلی خاص ہے لیکن بہ اعتبار حکمت اور مصلحت کے کبھو بغیر لباس کے اور کبھو لباس خاص سے اور کبھو لباس عام سے اور شان مختلف سے اور احکام و آثار مختلف سے موافق حال مظاہر کے بغیر تغیر کے ظہور فرماتی ہے جیسا کہ عکس آفتاب کا آب مین اور آب سے دیوار پر اور دیوار سے شی مقابل پر نمود ہوتا ہے اور سب حال مین دلالت معنی کی اور افادہ ما فی الضمیر کا کرتی ہے جیسا کہ معیت حق کی ہے پس تجلی خاص نہ داخل نہ خارج نہ متصل نہ منفصل حروف و اصوات کے ہے جیسا کہ روح تن کے ساتھ ہے

فصل دوازدهم

مبتلا رکهه یاد اے جاهن

حق تعالیٰ نے یون کها قرآن مین

هان کتابون کا نهو هرگز حصر
صحف ابراهیم کو بخشا ہے نور
حق دیا توریت کو موسیٰ کے تئین
هین محمد تاج فخر انبیا
جیا خاتم انبیا کے هین سواد

یه کتابان ان مین هین مشهورتر
اور دیا داؤد کو حق نے زبور
اور دیا انجیل کو عیسیٰ کے تئین
ان په حق قرآن کو نازل کیا
ویسا خاتم سب کتابون کا یه هو

اے عزیز الله تعالیٰ نے کے تئین کتابان هین جو بعضے پیغمبران کو عطا فرمایا ہے انهون مین چهار کتاب اعظم اور مشهور هین توریت موسیٰ علیه السلام پر زبور داؤد علیه السلام پر انجیل عیسیٰ علیه السلام پر قرآن عظیم سرور عالم صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم پر نازل هوا ہے قرآن عظیم خلاصه تمام کتب سماوی کا ہے اور اعجاز نظم خاصه اسکا ہے اور باوجود اختصار کے اعظم اور اکمل تمام کتب سماوی سے ہے اگرچه تمام کتب کلام حق ہے اور برابر هین لیکن بعضے بعضون سے افضل هین جیسا که پیغمبران هین بس اعتقاد رکهین که تمام کتب منزله حق ہے اور نزدیک نبی کے حق کے ہے اس قدر تصدیق کفایت کرتی

ہے مگر تصدیق میں قرآن کے ایسا اعتقاد لانا ہے کہ قرآن
عظیم کلام خدا کا ہے اور حق ہے اور صدق ہے اور نزدیک
سے خدا کے ہے اور معجزہ ہے کہ حجت دعوت ہے اور باقی قیامت
تک ہے اور نسخ سے اور تبدیل سے منزہ ہے اور وضع سے
جبرئیل کے اور پیغمبر کے نہیں ہے جیسا کہ محمد خاتم پیغمبران کے ہیں ویسا
قرآن خاتم کتابوں کا ہے

در بیان انبیا و فضیلت انبیا

اے عزیز باتفاق علما اور حکما کے ترقی روح انسانی کی نو مرتبے
عطائے ہیں کسبی نہیں اس میں پانچ عام چار خاص ہیں جیسا کہ
انسان انبیا کی تصدیق کیا مقام ایمان کو پہنچا نام اس کا مومن ہوا
جب مواظبت عبادت کی کیا مقام عبادت کو پہنچا نام اس کا
مومن ہوا جب محبت دنیا کی دل سے دور کیا مقام زہد کو پہنچا نام
اسکا زاہد ہوا جب خدا کو پہچانا اور حقائق اور حکمت حقائق اشیا کی

نصیحت فرمودن اول

حکایت

تھا ہی بوجھا اور دیکھا مقام معرفت کو پہنچا نام اُس کا عارف ہوا جب حق اُسکو محبت اور الہام سے خصوصیت دیا مقام ولایت کو نہ پہنچا نام اُس کا ولی ہوا جب حق تعالے واسطے پیغام خلق کے روانہ کیا اور وحی سے خصوصیت دیا اور معجزے سے تائید فرمایا مقام نبوت کو پہنچا نام اُس کا نبی ہوا جب حق کتاب سے خصوصیت دیا مقام رسالت کو پہنچا نام اُس کا رسول ہوا جب حق تعالی باوجود کتاب کے قدرت دے کر شریعت اول کی منسوخ کروایا اور شریعت دیگر رکھوایا مقام اولوالعزم کو پہنچا نام اُس کا اولوالعزم ہوا جب حق سب سے ایک پر ختم نبوت کیا او مقام خاتمیت کو پہنچا نام اُس کا خاتم انبیا ہوا پس خاتم جوہر اول ہے باعتبار خصوصیت کے دو مظہر اُسکے ہیں ایک ولایت ہے دوسرا نبوت ہے یعنی خدا سے فیض لینے کو ولایت اور خلق پر فیض کرنے کو نبوت کہتے ہیں پس ولایت باطن نبوت ہے اور نبوت ظاہر ولایت ہے اسیواسطے نبی کی ولایت

نبوت سے نبی کے افضل ہے

انبیا سب ہین سو مقبول خدا
انبیا معصوم ہین اور نیک ہین
ان مین فضل ہین تامی مرسلین
ان مین افضل ہین محمد مصطفےٰ
انبیا کا ان سے تئین خاتم کیا

مورد احکام ہین رب کے سدا
بار رسالت اور نبوت ایک ہین
ان مین اولو العزم ہین سو افضلین
سب مین اول ہین محمد مصطفےٰ
ان کے تئین معراج اس تن سے دیا

اے عزیز حق تعالے پیغمبران کو دو چیز عطا فرماتا ہے ایک تعلیم ہے دوسرا تائید ہے لیکن تعلیم کے اقسام ہین ایک جو بلا واسطہ کلام خدا کا سماعت کرنا دوسرا الہام ہے جو القاء علم کا بغیر استدلال کے دل مین ہونا تیسرا وحی ہے جو واسطے سے جبرئیل کے پہنچتا ہے چہارم وحی درخواب ہے او قسم سے الہام کے ہے اور تائید دو قسم پر ہے ایک جو نبی بالذات مؤید ہووے دوسرا برکت سے دعا کے عالم غیب سے ظاہر ہووے اے عزیز اعتقاد کرین جو تمامی پیغمبران برحق ہین اور واجب العصمت ہین اور ابلاغ مین احکام نازلہ کے معصوم الخطا ہین نبوت اور رسالت سے

بعد از موت کے بھی معزول نہین ہوتی ہین اور نسخ شریعت سبب
عزل نبوت کا نہین ہے اور اطاعت انبیا کی واجب ہے اوپر اُس
قوم کے جو حق تعالے انبیا کو اوپر اُنھون کے روانہ کیا ہے اور انبیا
نفس واحد ہین پس اتحاد انبیا کا بہ اعتبار نبوت اور رسالت کے
ہے بہ اعتبار اعیان اور اجسام اور ارواح کے نہین ہے کیون کہ
تعینات ہر ایک کے متغایر ہین لیکن بہ اعتبار حقیقت روحیہ کے
تخصیص بہ انبیا نہین ہے پس افضل انبیا علیہم السّلام مین با
یکدیگر بہ اعتبار علوم کے ثابت ہے اسیواسطے علوم ہر بنی کا خاتم
الانبیا کے علم کے برابر نہین ہے اسی واسطے محمّد علیہ السّلام بہتر
اور فاضلتر تمام پیغمبران سے ہین اور خاتم پیغمبران کے ہین اور
بعد از انھون کے بنی نہین ہے اور دعوت اور حجت اُنھون کی
قیامت تک باقی ہے اور مقام محمود مخصوص واسطے اُنھون کے
ہے اسیواسطے فضیلت سرور عالم کی انبیا پر سوائے علوم کے
دو چیز کی ہے ایک معراج ہے دوسرا شفاعت ہے پس معراج

حکایت

[illegible]

مین سیر مسجد الحرام سے بیت المقدس تک نص قطعی سے ثابت ہے منکر اسکا کافر ہے اور مقر سیر مقام قاب قوسین او ادنی تک مومن محقق ہے اور سیر افلاک پر اخبار احاد سے ثابت ہے منکر اس کا گمراہ ہے پس معراج سرور عالم کا بیداری مین جسد شریف سے اوپر عرش کے حد لا مکانی مین جہان سے خدائی تعالے لیجانا تشریف فرما ہوے اور چشم سر سے پروردگار کو دیکھے برحق ہے

در بیان فضیلت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

اے عزیز فضیلت محمد علیہ السلام کی سوائے خدائی تعالی کے دوسرا نہین جانتا ہے مگر اس قدر ارباب کشف وشہود فرماتے ہین جو تمامی کمالات انبیا اور اولیا کی فرع کمال محمدی کے ہین اور فرع تابع اصل کے ہے یعنی سرور عالم کل ہین اور مجمع البحرین ہین جو باطن انہون کا بہ اعتبار اعتدال کے متصف ہے تمامی اور صفات سے الہیہ کے اور ظاہر انہون کا جامع حقائق کونیہ کا ہے

ابیات

[illegible]

مثنوی

قرآن ہے جو رب العالمین

[illegible]

حکایت

[illegible]

حکایت

[illegible]

اِسی واسطے رحمۃ للعالمین ہین پس جو کچھہ کے فضل وکمال عوالم مین ہے
رشحات فیض سے اُنھون کے ہے اسیواسطے ہرایک پر لازم ہے
جو متصل ہوکر محبت اور متابعت مین اُنھون کے جان ودل سے
رہین جو کوئی کے اُنھون سے منقطع ہوا محبت اور متابعت اُنھون کے
جان ودل سے نہین کیا پس اوکفران نعمت کیا مخلد نار ہوا

سب کے اوّل ہین نبی آدم صفی	آخری سب کے محمد ہین نبی
حق روانہ اُس کو عالم پر کیا	معجزے حق السکتین بیحد یا
معجزہ قرآن ہے اُس شاہ کا	حجت و دعوت ہے اُسکے عام کا

اے عزیز ابتدائی حال مین اُس سرور کے اللہ تعالے نے فرشتہ
اُن پر موکل کیا تھا جو سرور کو طریق عبودت مین آگاہی دیتا تھا
جب جبرئیل اُن پر نازل ہوئے جن وانس کو طرف حق کے دعوت
کئے پس مبعوث سرور عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اوپر کافہ
جن وانس کے ہے بلکہ نبوت اُن کی شامل ماسواء اللہ کو ہے
پیغمبران مین اوّل آدم علیہ السّلام ہین آخری پیغمبرون مین محمد

[illegible]

حکایت

علیہ السلام مین عدد معین پیغمبران کا نہین ہے سہو اور نسیان

پیغمبران سے ابلاغ احکام مین جائز نہین ہے جو بعضے پیغمبران سے زلات

منقول ہے درصورت صحت کے بنا بر مصلحت اور حکمت الٰہی کے

ہے خواہش نفس کو اس مین دخل نہین ہے اے عزیز معجزہ تجلی

جلال ہے اور فعل الٰہی ہے اور خرق عادت ہے اور نبی کے

ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور صدق نبوت پر نبی کے دلالت کرتا ہے

پس معجزہ ہمت سے نبی کے نہین ہے بلکہ ایجاد اس کا مانند

ایجاد عالم کے ہے اور واسطے تقاضے معجزے کے عدم غفلت

اور ہمت شرط نہین ہے بخلاف کرامت کے اے عزیز معجزات

اس سرور سے اس قدر ظاہر ہوئے ہین شمار اس کا ممکن نہین

ہے بزرگترین معجزہ معجزات سے اس سرور عالم کے قرآن

ہے جواب تک درمیان امت کے محفوظ ہے کیون کہ دعوت

اور حجت دونو اکٹھا جمع ہین قرآن طریق معنی سے دعوت ہے

بنفس حجت دعوت ہے اسی واسطے قیامت تک باقی ہے

امتحان کردن

دراداے حقوق شوہر

حکایت

اور بعد از اُس سرور عالم کے نبی نہین ہے چنانچہ ہر پیغمبر قوم کو
دعوت کئے ہین اور موافق طلب قوم کے معجزہ بتلائے ہین قائمی
اُس معجزے کی جب تک رہی ہے جو حجت اُسپر لازم ہوئی
ہے کیونکہ اوّل دعوت ہے بعد ازان اُسپر حجت ہے پس حجت
سوائی دعوت کے ہے اسی واسطے بعد ازان برداشت ہوا ہے

ذکر و بیان اسکا متون مین رہا ہے

حق شفاعت ہے رسول اللہ کی — سب کرین گے التجا اُس شاہ کی

اے عزیز روز قیامت کے انبیا اور اولیا جاہ و منزلت کے
محمد علیہ السلام کے مستغنی نہین ہین جب تک کہ آپ افتتاح
شفاعت کا نا کرین گے کوئی شفاعت کسی کی نا کر سکے گا خصوص
شفاعت رسول علیہ السلام کے حق مین اہل کبائر کے موافق آیات اور
احادیث کے ثابت ہے چنانچہ اللہ تعالے وعدہ دیا ہے اور
فرمایا ہے کہ اے محمد مقرر مقرر پروردگار تیرا تجھے شفاعت اس
قدر عطا کرے گا جو راضی ہووے گا اُس سے جب یہہ آیت

حکایت

نازل

نازل ہوئی رسول علیہ السلام فرمائے جو مین راضی نہون گا جو ایک آدمی
امت سے میری دوزخ مین رہے گا چنانچہ اس حدیث شفاعت
کو فوج عظیم صحابہ سے خصوصاً خلفائے راشدین روایت کئے ہین جو
رسول علیہ السلام فرمائے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے ہے
جو امت سے میری ہین پس شفاعت رسول علیہ السلام کی شامل
ہے تمام مقامات شفاعت کو جب تمام عالم شدت و ہیبت سے
موقف کی جان بلب ہوکر آگئے آدم علیہ السلام کے جاوین گے اور شفاعت
طلب کرین گے آدم حوالہ نوح پر اور نوح حوالہ ابراہیم پر ابراہیم حوالہ
موسیٰ پر اور موسیٰ حوالہ عیسیٰ پر عیسیٰ حوالہ محمد پر کرین گے رسول
علیہ السلام امتی امتی فرماتے ہوئے مقام محمود مین پروردگار کو سجدہ
کرین گے سوائے مشرکین کے عاصیان امت کو بخشائین گے
نزدیک ارباب تحقیق کے مراد شفاعت سے یہہ ہے کہ ہر اسم
رب ہے مظہر اس کا مربوب ہے ناصیہ ہر مربوب کا ہاتھہ
مین اسکے رب کے ہے وہ اوپر صراط اپنے کھینچتا ہے جب کے

حکایت

یک ولی سے کوئی کہا ای یکذفن
کس نے کسی مل کو رہنما دو زن
مرد راضا زن سی یون سمجھے کہ جب اسکتین صاحب کمال
زن ایسی اپنی اعتدال پہ
جسطرح لکھا اور ہے یون باصفا ہین مصطفا
دل سے اپنے ملک و مال زن کی بات
جس سے جان ہی اسکی نکی بات

زن صالحہ موہبت

پھیل اور بہار زمین رضا اعتدال
نان و نفقہ اسکو دیتا حسب حال پہ
ہو نہ زیادہ وہ ایک عورت اسکی اگر
ہم محل مین ہو برابر یکدگر

محمدؐ مین تمامی اسما کا ظہور بروجہ اعتدال ہے واسطے سے محمدؐ کے ہر مظہر ہادی کا طرف رحمان کے جاتا ہے یا طرف منتقم کے جا کر طرف رحمان کے آتا ہے جب رحمان اُسپر رحمت کرتا ہے تب دیکھنے ہارا رب کو اپنی تجلیات مین جنت کے ہوتا ہے پس مقام ہر ایک کا جز اعلم اور طہارت کا ہے واسطے سے محمدؐ کے ہر ایک اپنے اپنے مقام کو پہنچین گے

دربیان افضلیت بنی آدم از ملائک

اے عزیز انسان صاحب درد ہے اور احسن تقویم مین پیدا ہوا ہے اور خلیفہ خدا کا اور جامع حقائق کا اور حامل امانت کا اور عالم تمام اسما شغلی کا اور مسجود ملائک کا اور جامع تنزیہہ اور تشبیہہ کا ہے اور مراتب بالقوہ آدم کے بالفعل ہوتے ہین اور رب کو ہر نام سے یاد کرتا ہے اور ظہور ہر نام کا رکھتا ہے اسیواسطے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بہ زندگی ویہم عالم ہر منی آدم کے تئین اور فرماتا ہے مقبول کئے

راحت و عیش آخرت

[illegible]

حکایت

[illegible]

ہم بنی آدم کو عالمین پر پس ملائک عالمین مین داخل ہین اور اُن خصوصیت سے محروم ہین

افضل و بہتر رسولان بشر ہان بشر جو عام ہین انپر فضل ہر بشر افضل ملائک عام سے	ہین رسولون سے ملائک کے مگر یعنے افضل ہین ملائک کے رُسُل جامعیت اُسکو ہے ہر کام سے

اے عزیز اتفاق علما کا ہے جو خواص بشر کے پیغمبران اور رسولان ہین فاضلتر ہین ملائک کے پیغمبران سے اور اولیا اور اتقیا بشر کے فاضلتر ہین اولیا سے ملائک کے اور عوام بشر فاضلتر ہین عوام ملائک سے لیکن پیغمبران ملائک کے فاضلتر ہین عوام بشر سے اِس قدر بیان اجمال مبتدی کو بس ہے

دربیان فضیلت امت و فضیلت اصحاب

اے عزیز فضیلت امت سرور عالم صلّی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم کی بہ اعتبار خاتمیت کے اور کثرت ثواب کے اور مکارم اخلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان احسان شمار سے

حق بابا مادر و پدر

کے اور اظہار و ابلاغ امر معروف کے اور مناہی منکر کے ہے اور افضلیت اصحاب کی بہ اعتبار کثرت ثواب کے اور ترتیب خلافت کے اور مراتب کے سبب ہے اور آل افضل تر تمام سے بہ اعتبار خیر بشکے ہے

امت سالار ہے خیر الامم		ہین صحابی استون مین محترم
چار افضل ہین انھون مین یکدلی		بو بکر فاروق و عثمان و علی

اے عزیز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خاتم پیغمبران اور خیر المرسلین ہین ویسا امت انھون کی خاتم امم اور خیر الامم ہے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے کنتم خیر امت مین فرمایا ہے پس تمام امت مین فاضل تر اصحاب پیغمبر کے ہین اور تمام اصحاب مین فاضلتر خلفائے راشدین ہین یعنے ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی ہین

ہان یہہ چارو مین نہ تھا ہرگز نفاق		ہوئی خلافت جب کئے سب اتفاق

اے عزیز نصب امام کا واجب ہے واسطے تنفیذ احکام کے اور

استیفائے حقوق کے اور اقامت حدود وغیرہ کی ہے اور شرائط
امامت کی علم عدالت شجاعت قوت فہم ہے قریشی واسطے
امامت کے افضل ہے غیر قریشی بھی روا ہے اور عصمت شرط
نہین ہے اے عزیز موافق احادیث کے اور اصول شریعت کے
یہہ ہے جو بیعت پر امام منوب کے چالیس مرد ارباب مشورت
سے ہووین اور یکمرد انھون مین عالم اور فاضل رہے اتفاق کرین
یعنے اول عالم بیعت کرین بیعت ثابت ہوتی ہے حب اطاعت
امام منوب کی تمام مسلمانون پر واجب ہے پس امام بحق بعد از
پیغمبر کے ابو بکر صدیق ہین جو علما اسلام کے جو قول اور فعل
اُنھون کا امور دینی مین معتبر ہے متفق ہین اور فرماتے ہین کہ
نص جلی پیغمبر علیہ السّلام سے امامت پر ابو بکر صدیق کی یا اور
کسی ایک کی پایا نہین جاتی ہے بلکہ نص خفی امامت پر ابو بکر صدیق
کے بہت ہے قوی ترین تمسک اہل سنت وجماعت کو اس
مسئلہ مین اجماع امت کا ہے جب اجماع اُمت کا ہووے

احتیاج دلیل کی نہین رہی بس اخبار متواترہ سے ہم کو پہنچا ہے
کہ بعد از رسول علیہ السلام کے جمہور صحابہ مہاجرین اور انصارین
سے مخصوص علما اور فضلا انہون کے اور سالار قبائل کہ قبیلے
کے خصوصاً حضرت علی با وجود شوکت اور شجاعت کے اور کثرت
قبائل کے ابو بکر صدیق سے بیعت کئے ہین نہ دے ننگ یہہ بات
ہے کہ اہل قرن اول جو خیر القرون ہے اسباب پر اتفاق کئے
ہین سوائے حق کے نہو گا کیون کہ رسول علیہ السلام فرماتے ہین جو
امت میری ضلالت پر جمع نہین ہوتی ہے یہہ دلیل ہم کو بس ہے
اے عزیز صدق ابو بکر کو اور عدل عمر کو اور حیا عثمان کو اور شجاعت
علی کو بہ اعتبار خصوصیت کے حق عطا فرمایا ہے پس صدق
جسکو ہو حیا اور عدل اور شجاعت اسکو لازم ہے اور جسکو عدل
ہو حیا اور شجاعت اور صدق اسکو لازم ہے اور جسکو حیا ہو صدق
اور عدل اور شجاعت اسکو لازم ہے اور جسکو شجاعت ہو صدق
اور عدل اور حیا اسکو لازم ہو پس صدق عین عدل ہے اور عدل

نداکردن غوث

کہا پہچان ان دونو عزیزون کو جان تھا خوب نہین
باپ اور نانا بھی تخت ان کا خوب نہین

حکایت

جب حسن اور حسین بچے تھے کئی
ایک دن بیٹھے تھے نعلین ان کی نئی
سو بنا تھا حسن کا نعلین سرخ ان کا جو تھا
دیکھ کر بولے ابن سعد ان کے واسطے
اور بنے نعلین کیا بولے اور ان اصحاب
اور ہین جو ان کے بیٹے ان سب عظیم
عین حیا ہی اور حیا عین شجاعت ہی

عین حیا ہی اور حیا عین شجاعت ہی پس اختلاف اُنھون کا

اختلاف اسلام کا ہوتا ہے

بعد اُن کے ہین مبشر سو عشر	اور اُنھون کے بعد زان اہل بدر
بعد زان اہل احد افضل ہین	بعد اُن کے بیعۃ الرضوان ہو
بی بیان ہوتی ہین سو جنت رسا	اُن کی ہی بی بی فاطمہ خیر النسا
ہین جگر پارے رسول حق کے دو	ہو جوانان جنتی کے شاہ او

اے عزیز بعد از خلفاے اربعہ کے طلحہ زبیر اور عبد الرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبیدہ ابن الجرح یہہ چھے صحابی افضل ہین مع خلفا اُنھون کو عشرہ مبشرہ کہتے ہین کیون کہ اُنھون کو بشارت بہشت کی حدیث واحد مین اور وقت واحد مین واقع ہوئی ہی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور خدیجہ اور عائشہ اور حمزہ اور عباس اور عمار بن یاسر بھی مبشر ہین اور اہل بدر اور اہل احد بھی مبشر ہین اور مومنین بہشتی بہ اعتبار عمومیت کے ہین پس بعد از عشرہ مبشرہ کے افضل اہل بدر بعد

حسن اطاعت ابوبکر صدیق رض بمادر و پدر

ابوبکر صدیق رض تھے عالی مقام
تھے رضا مین باپ ماں کے صبح و شام
صبح کو کرتے سلام اولا کر جب
اُن کے گھر سے جاتے عاجزی سے ادب
اور حضرت بھی اُنھون کی طرف پاس
شد رضا ان کے رہتے خوش لباس
بات کہتے جاتے ان کے قدم
پاس کے قدمون پر سر رکھ کر ہم
پاک رسول اللہ نے فرمایا ہے مین
جن دیکھا باپ ماں کے دل کو چین
اوس پر ہوا خدا اور مصطفیٰ
اولاد سے کیا ہو وفا

ازاہل بدر کے اہل احد بعد از اہل احد کے اہل بیعۃ الرضوان ہین خیر
النسا سیدۃ النسا اہل جنت کے اور حسن اور حسین سید
شباب اہل جنت کے ہین بعد از فاطمہ کے افضل خدیجہ بعد از
خدیجہ کے عائشہ ہین

ہے کرامت اولیا کی حق کرا عزت و حرمت دیا انکو خدا

ولایت مشتق ولا سے ہے وہ دو قسم پر ہے ایک ولایت
عامہ ہے جو لطف قرب حق کا مشترک ہے درمیانے مومنین
کے بہ اعتبار اتحاد ایمان کے دوسرا ولایت خاصہ ہے جو فنا
اور بقا عبد کا ساتھ حق کے ہے یعنے ولی فانی بحق اور باقی
بحق ہے پس فنا عبارت ہے نہایت سیر الی اللہ سے اور بقا
عبارت ہے بدایت سیر فی اللہ سے یعنی عروج و نزول کو تمام
کیا ہے اور مواظبت طاعت کے اور دوری مناہی سے رکھتا ہے
اگر اس سے خرق عادت وجود مین آوے روا ہے کیون کہ
آئنہ قلب ولی کا مقابلے قلب نبی کے ہو کر عکس لیتا ہے اسی واسطے

حکایت

خرق عادت معجزه اس نبی کا ہے جو یہہ ولی امت سے اسکے ہے
پس خرق عادت اگر پیش از بعثت کے ہو ارہاص اگر بعد از بعثت
کے ہو معجزه اگر خواص امت سے ہو کرامت اگر عوام مومنین سے
ہو معونت اگر کافر سے ہو استدراج کہتے ہین اور طلسم اور شعبده
اور سحر مداخلت سے اسباب اور عمل کے ہے خوارق سے
نہین ہے بہرصورت آیات سے اور احادیث سے کرامت
اولیا کی ثابت ہے چنانچہ قصہ اصحاب کہف کا ہے اور قصہ ساریہ
کا یہہ ہے جو مدینے سے آواز عمر کا نہاوند مین سنتے ہین الی غیر ذلک
کرامتین صدیقان امت سے مانند معجزات بنی اسرائیل کے ظاہر
ہوے ہین جیسا کہ مردے کو زنده کرنا اور اندہے کو آنکہہ اور لولے
کو ہاتہہ اور پاؤن بخشنا اسکو عدول امت نقل کئے ہین اگر اس
تمام کو لکہین دفتران ہو جائین گے اُن کا خرق عادت کا موجب
خذلان اور خسران آخرت کا ہے

در بیان فضیلت شریعت رسول علیہ السلام

حسن الخاتمه

عثمان یا مادر و پدر

حکایت

حسن اطاعت

علیؑ با مادر و پدر

اے عزیز شریعت حدود اللہ ہے جو شان پر پیغمبر کے نازل ہوا
ہے وہ کتاب و سنت ہے پس شریعت سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم کی اکمل شرائع اور خاتم شرائع ہے کیونکہ اونہ
اکمل انبیا اور خاتم انبیا ہین اور ختم نبوت کا موجب ختم حدود کا ہے
اور افراط اور تفریط سے مبرا ہے اور جامع جلال اور جمال کے اور لطف
وقہر کے ہے پس یہہ اعتدال اور جامعیت موجب فضیلت کا
اور باعث ختمیت کا ہے

دین احمد ناسخ ادیان ہے — اور شریعت اسکی عالی شان ہے

اے عزیز رسول علیہ السلام فرماتے دین نصیحت ہے صحابہ عرض کئے
نصیحت کسکو ہے فرمائے واسطے خدا کے او ہے جو اسکو وحدانیت
مین خالص کرین اور تمام کام برائے خدا اور برضائے خدا کرین
اور واسطے رسول کے او ہے جو اعتقاد رسالت پر کرکو محب خاص
ہووین اور اطاعت کرین اور واسطے کتاب کے او ہے جو حقوق
کتاب کے ادا کرین اور واسطے تمام مسلمین کے او ہے جو انہون کو

حکایت

نفع اور نقصان آخرت کا تعلیم کرین اور حق مین اُنکے خوبی چاہین

اے عزیز نسخ وہ ہے جو واسطے کتنے انبیا علیہم السّلام کے جو

ایک حکم دوسرے حکم سے موقوف ہووے چنانچہ عہد سے

آدم علیہ السّلام کے زمانے رسول علیہ السّلام تک نسخ شرائع

مین پایا جاتا ہے جیسا کہ شریعت مین آدم کے نکاح حقیقی بہن

بھائی کا درست تھا بعد اُسکے حرام ہوا اور شریعت مین یعقوب

کے دو خواہر کو ایک وقت نکاح کرنا مباح تھا شریعت مین

موسیٰ کے حرام ہوا اسی طرح دین سرور عالم کا ناسخ دینون

کا ہے اور نسخ شریعت کا موجب عزل نبوت کا نہین ہے اور

حکم نسخ کا بعد از اُس سرور کے موقوف ہوا ہے کیونکہ بعد از

اُس خاتم شریعت کے دوسری شریعت نہین ہے پس اختلاف

حکم کا بسبب مصلحت کے اور اختلاف زمانے کے اور بہ عقیدہ

معلوم کے ہے از روئے علم کے نہین ہے جیسا کہ صحت

و مرض ہے اور طبیب موافق تغیر حال بیمار کے دوا اور غذا مختلف

حکایت

اس دعا سے زخمی ہو زخمی

اس دعا سے دوزخی ہو جیتی

تجویز فرماتا ہے اسی واسطے نسخ سے بدا لازم نہین آتا ہے کیونکہ
بدا درمیانے اس چیز کے ہے جو پوشیدہ رہے باتلافی اس چیز کے
جو خطا سے گذرنے ہووے اللہ تعالی عیب سے اور خطا سے منزہ ہے
دین اور اسلام دونو ایک ہین اور وعید وعدہ برحق ہے سوا
حضرت عمر روایت کرتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہے کہ
اے محمد ایمان کیا ہے رسول علیہ السلام فرمائے کہ دل مین تصدیق
کرین کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور ملائک اور کتابان اور رسولان
اسکو ہین اور روز قیامت برحق ہے اور نیکی اور بدی حق سے ہے
جبرئیل کہے کہ اے محمد راست کہے تم پھر جبرئیل سوال کئے کہ اے محمد
اسلام کیا ہے رسول علیہ السلام فرماتے کہ یقین کرین جو لائق عبادت
لینے کے خدا ہے اور محمد پیغمبر خدا کا ہے بعد ازان نماز اور روزہ
اور زکات اور حج ادا کرین جبرئیل کہے راست فرمائے تم الغرض حدیث
شریف سے معلوم ہوا کہ ایمان کا علاقہ دل سے اور اسلام کا علاقہ
جوارح سے ہے پس اسلام جامع ایمان کا ہے اور دین جامع ایمان اور

اسلام

[illegible]

حکایت

[illegible]

اسلام کا ہے اے عزیز اللہ تعالیٰ پر کوئی شی واجب نہین
کرم سے نیکو کاران کو خوبی آخرت کی لازم کیا ہے اُس کو وعدہ
کہتے ہین اور حق مین گناہ گاران اہل ایمان کے خرابی آخرت کی
فرمایا ہے نام اُسکا وعید ہے وعید مین تخلف اور تجاوز جائز ہے یعنی
درحقیقت یہی چاہیے انتقام کیوے یا عفو کرے
شرع سے ثابت ہوا ہر نیک و بد ہے مدبر اور مقدر اور صمد
اے عزیز افعال تکلیفات مین کہ تبع ہین تجلیات اخروی کو درحقیقت
عین تجلی اول ہے کہ بصورت دیگر ظہور فرما کر جز مکلف کا ہوتی ہے
سبب سے کہ انسان افعال نافع اور افعال ضار سے خبر نہین رکھتا تھا
اللہ تعالیٰ پیغمبران کو تعلیم فرما کر روانہ کیا تا بندگان حسن ذاتی اور قبح
عارضی سے افعال کے آگاہی پاوین اگر دریافت نیک و بد کا عقلاً ہوتا
عذاب بعد آنے انبیا علیہم السلام کے متعلق نا ہوتا اگرچہ ثبوت صانع
اور حدوث عالم عقلاً معلوم ہوتا ہے لیکن دریافت وجوب اوامر کا
سوائے کتاب و سنت کے ممکن نہین ہے پس افعال چہار قسم پر

حکایت

[illegible]

حقوق مادر و پدر
کہ بذمہ فرزند است

ہیجا افعال حسنہ جو ترک اُس کا بدن اخروی کو ضرر ہے اور نہ
افعال حرام جو ارتکاب اُس کا بدن اخروی کو ضرر محض ہے اور افعال
مباح جو بدن اخروی کو نا نفع نا ضرر ہے اور افعال مکروہ جو بدن
اخروی کو نوعی ضرر ہے اسی واسطے خطرات چہار ہین ربانی ملکی شیطانی
نفسانی شریعت میزان اُس معرفت کے ہے اے عزیز تدبیر
عبارت علم سے عواقب امور جمیع اشیا کے ہے تقدیر اشارت
ایجاد اشیا کا اندازہ پر اشیا کے بہ اعتبار خصوصیت کے پس حسن
و قبیح قضا و قدر سے ہے کیون کہ اللہ تعالے مدبر اور مقدر اعیان

کا بحسب لیاقت اور تقاضاے اعیان کے ہے

شرع پر موقوف رب کے کام ہو رنج اور زحمت کو جانے عدل حق		بغرض عالم سے ایسا کام ہو صحت و راحت کو جانے فضل حق

اے عزیز حق تعالی انے نام و نشان تقدس سے علم ہو ملت
لیکن نام و نشان اسکا معانی ہے اور کتاب و سنت پر موقوف
ہے پس ظہور ہر اسم و صفت کا شان الوہیت تک دو وجہ

حکایت

یہ ہے وجہ ظاہری اور وجہ معنوی ہے جیسا کہ وجہ ظاہری رازق کے
غذائے جسمانی جو اکل و شرب ہے اور وجہ معنوی رازق کے
غذائے روحانی جو علوم و معارف ہے اگرچہ بعضے اسما کا ظہور عام
جیسا کہ نور او خالق ہے اور بعضے اسما کا ظہور خاص ہے جیسا کہ
باعث ہے اور بعضے اسما کا ظہور عام ہے اور خاص ہے بہ اعتبار
خصوصیت مظاہر کے جیسا کہ عزیز اور رحمان ہے لیکن نسبت شان
ظہور اسما اور صفات کا چہار وجہ پر ہے وجہ اول ظہور بالکل نہیں رکھتا ہے
جیسا کہ وجوب اور اطلاق ہے وجہ دوم بہ اعتبار خصوصیت کے
ظہور معنوی رکھتا ہے جیسا کہ رحیم ہے اور منتقم ہے وجہ سیوم بہ اعتبار
خصوصیت کے ظہور ظاہری رکھتا ہے جیسا کہ ممیت اور تواب ہے
وجہ چہارم ظہور ظاہری عام اور ظہور باطنی خاص رکھتا ہے جیسا کہ
عفو ہے بہر حال ایک اسم کو ایک مظہر ظہور اسم کا اس مظہر
میں بہ اعتبار خصوصیت کے ہوتا ہے بعضے اسما جامع ہیں اور
بعضے غیر جامع لیکن بہ اعتبار کلیت کے جامع تمام اسما کا اسم اعظم

ادائے حقوق فرزند کہ بذمہ مادر و پدر است

باید کہ حق فرزند کا رکھیں یا وصاف
نیک نیت سے جدا کرنا بحکم
باطہارت صالحہ کا دودھ

حکایت

فرزند صالح موجب رحمت و باعث مغفرت ہے

ہے محمّد اُس کے مظہر ہیں پس بطور کلیت کے مظاہر تنزیہی کے عالم ارواح اور مظاہر تشبیہی کے عالم اجسام اور مظاہر جامع دونو کے انسان ہے اور انسان میں کافران مظاہر مضل کے اور مومنان مظاہر ہادی کے ہیں اور ہر مظہر کے دو صفت ہیں ایک متاثر دوسرا متصف ہے لیکن متاثر ہے سو حقیقی ہے اور متصف بکمال ہے سو مجازاً ہے پس اللہ تعالے غرض سے پاک ہے کیوں کہ صاحب غرض محتاج ہے پس رحمت فضل ہے اُسکے اور رنج و زحمت عدل سے اُسکی ہے اللہ تعالے سب حال میں معبود اور موجود اور محمود ہے

در بیان سوال منکر و نکیر

اے عزیز منکر و نکیر دو فرشتے عظیم الجثہ ہیں بعد مدفون میت کے قبر میں اگر درندہ کھایا ہے اُسکے شکم میں سوال کرتے ہیں اور جن کو بھی سوال ہے لیکن پیغمبران کو اور اطفال مومنین کو سوال نہیں ہے

حکایت

اور

[illegible]

تمت تمام شد

جنات النعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرد و زن کو اے خدا توفیق دے
جان و تن کو اے خدا توفیق دے

اور حق مین اطفال مشرکین کے اور کیفیت ثواب مین مسلمانان
جن کے علما توقف کئے ہین مگر کافران جنات کے باتفاق

معذب ہین

گور سے جب لوگ ہوتے ہین الگ	روبرو بیت کے اگر دو ملک
پوچھتے رب کون تیرا اور رسول	دین کیا ہے بول دست ہو قبول
او کہے میرا منزہ ہے خدا	ہے نبی میرا محمد مصطفا
دین میرا ہے سوا اسلام ہے	سن ملک بولین تجھے آرام ہے
یون ملک کو نا اگر دیوین جواب	کچھ طرح کے اسے ہووین عذاب

اے عزیز وجہ اللہ قدیم ہے اور امر اللہ حادث ہے جیسا کہ نور
محمدی برزخ ہے درمیان حدوث وقدم کے ویسا جسم لطیف
جو پرتو روح انسانی کا ہے اور ہم شکل بدن کا ہے اور بعد تسویہ
بدن کے منفوخ ہوا ہے برزخ ہے درمیان روح انسانی اور بدن
عنصری کی پس حقیقت موت عدم نہین بلکہ خروج روح کا بدن
عنصری سے ہے یعنے وہ جسم لطیف بدن سے خارج ہو کر بدن

سر رکھیں تیرے عبادت مین سدا
ہوویں ہم تیرے عبادت پر فدا
اور رکھیں ہم تیرے رضا کو جا مین
جان سے ہم تیرے ہی فرما مین
ان پہ ہووے سے آگ دوزخ کی حرام
ان کیں جنت مین ہو بالا مقام

رحم فرمودن حق با بندگان

[illegible]

مثالی مین رہتا ہے سوال منکر نکیر کا اور مشہود عزرائیل کا
اور رنج وراحت قبر کا اسی عالم مین ہے اور مراد برزخ سے یہی
مثال منفصل ہے اسی عالم مین اہل جنت کو راحت اور اہل دوزخ
کو رنج ہے یعنے مدرک لذت والم کا اور ثواب وعذاب کا یہی
روح ہے پس روح الثانی جو نور مجرد ہے اسکو اہل شرع قلم
صوفیہ عقل کل فلاسفہ عقل اول معلول اول کہتے ہین نہ داخل نہ خارج
نہ متصل نہ منفصل بدن سے ہے جو کوئی کے دیدہ بصیرت سے
روح الثانی کو معائنہ کیا خدا کو اپنے پہچانا زندہ ابدی ہوا اور ہر
شئی کو عدم صرف پایا اور موافق استعداد کے معیت حق کی اور
قرب حق کا حاصل کیا

در بیان بعث ونشور

اے عزیز حکمت اور مصلحت بعث ونشور مین اوہی ہے جب حق
تعالی بندگان کو عبادت فرمایا بندگان سے بعضے مطیع اور

بعضے

الست کہکے مجکو کرامت مین دیا
سب لئے مجکو خلافت مین دیا
جب رکھین اقرار پر ہے [illegible] کیسی
مین کہا دیتا ہون جنت تمکو مین
تم رکھے رات دن بھی مین [illegible]
تم پڑہا [illegible] رات دن اقرار پر
تم سجدہ کرینگے روز و شب
تم سب ہے بندے ہمارا تو بجزرب
تم پہچانا جہان سے فرمایا مین
کی نہ لاوین [illegible] ستایا مین
تھا کوین ارواح سے لاکر یہان
مین تمھارے سے لیا جب امتحان
اوہم اقرار اپنا بھولکے
مال وزر پر [illegible] بھولکے
مین بی پیغمبر روانہ کر دیا
اور مین قرآن کو نازل کیا

اور [illegible] یاد [illegible]
اور [illegible] شیطان [illegible]
[illegible] فرمان [illegible]
[illegible] اضافت [illegible]
[illegible]

حکایت

بعضے عاصی اور بعضے شاکر اور بعضے کافر تھے اللہ تعالے نے معاد دوسرا
پیدا کیا اس واسطے جو بعضے اسما کا ظہور بہ اعتبار خصوصیت
کے موقوف اس معاد پر تھا جیسا کہ منتقم اور عفو ہے اور جو درمیانے
مطیع اور عاصی کے اور شاکر و کافر کے تفاوت پیدا ہووین جزا
اور سزا اعمال کا پاوین بعضے اہل کلام سے منکر حشر اعمال کے ہین
اور کہتے ہین کہ حرکت و سکون اعراض ہین قابل حشر کے نہین ہین
اے عزیز اگرچہ اعمال اعراض ہین لیکن حقائق اُنھون کے جوہر
ہو کر عالم مثال مین باقی رہتے ہین اگر قوہ کو فعل سے بدل کرین یہہ بدلنا
قوہ اور فعل کے مراتب کا ہے تبدیل حقائق کا نہین ہے
اللہ تعالے قادر و مختار ہے ایک حقیقت کو کبھو صورت
عرض کی دیتا ہے اور کبھو لباس جوہر کا پہناتا ہے جیسا کہ
معاد اول صورت محل کو لباس عرضیت کا پھر آخر کو خلعت
جوہریت کا دیتا ہے اور بعضے فلسفہ کہتے ہین کہ نقل کرنا ایک
حقیقت کا عرضیت سے طرف جوہریت کے ممتنع ہے یہہ گمان غلط

حکایت

ہے کیا واسطے کہ عرضیت اور جوہریت ذاتیات سے حقائق کے اور لوازمات سے ماہیات کے نہین ہے قلب کیفیات سے قلب حقائق لازم نہین آتا ہے اگر اعراض کو نقل و حشر نا ہووے تو ارسال رسل کا اور انزال کتب کا عبث ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے ہل تجزون الا ما کنتم تعلمون اور احادیث صحیحہ محکمہ مین واقع ہے کہ عمل مومن کا قبر مین مونس اسکا ہوتا ہے

برحق آثار قیامت کا ظہور | اسکے سب احکام اور بعث و نشور

اے عزیز نبوت مین صورت ظاہر حقیقت پوشیدہ اور ولایت مین حقیقت ظاہر صورت پوشیدہ پس نبوت اور ولایت یہہ دو نو صفت محمد علیہ السلام کے ہین جب وضع صورت تمام ہوی نبوت تمام ہوی اب نوبت ظہور ولایت کے ہے جو صورت پوشیدہ ہو کر حقائق آشکار ہوتی ہین چنانچہ اللہ تعالے ظہور حقائق کو قیامت کہا ہے اور یوم تبلی السرائر فرمایا ہے اور حق تعالے پر ظاہر ہوتا ہے بس ابتدا ساعت جو پیش از ظہور

قیامت کے ہین موافق حدیث کے یہہ ہین کہ مشرق اور مغرب
اور جزیرہ عرب مین خسف ہونا اور خروج یاجوج وماجوج کا اور دابۃ
الارض کا اور دخان کا اور خروج دجال کا اور نزول عیسیٰ علیہ السلام
کا اور طلوع شمس کا مغرب سے اور آتش نمود ہونا قعر عدن سے بعضے
علمائے حدیث فرماتے ہین جو ترتیب مین حدیث کے بطریق نقل کے
اختلاف ہے دوسری حدیث سے معلوم ہوتاہے کہ خروج
یاجوج وماجوج کا بعد از نزول عیسیٰ کے ہے اور بعد از ظہور مہدی کے
خروج دجال کا ہے اور حدیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ
علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر دجال کو مارینگے اور دین محمدی
پر رہینگے اور بعد ہلاک دجال کے خروج یاجوج وماجوج کا ہوگا جب
آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا
یعنے اونکی قیامت ایک دن بعد مرنے کے اُٹھینگے انس وجن
اے عزیز حشر یعنے قیامت کے ہے جب اسرافیل حکم سے حق
کے اول بار صور پھونکینگے زمین وآسمان اور انس وجان تمام نیست

زینب کے طاعت مین کبھو سستی نہ کر
فاطمہ رض کی تو اچھی نور نظر

تو اگر سسکی کری تجھ ہو فا
نا تجھے دیکھے علی رض نا مصطفیٰ ص

نا تجھے دیکھے گی تو نا تجھ کو مین
نا میری صیغین نے تجھے ہو جا گی بین

بعد از زینب اٹھی طاعت مین جان
وقت آخر او دی سجدے مین جان

تو علی رض کی ہے الرحمت جگر
تو نواسی ہے محمد ص کی اگر

فاطمہ رض نے یون ان کین فرمادی
اور زینب رض اکدن لگی سسکی لینی

حکایت

تنبیہ حق از غفلت بندگان

ہو جائین گے اس کو صور اماتت کہتے ہین اور بعد از چہل سال کے
حکم سے حق کے بار دیگر صور ہو کین گے اللہ تعالیٰ لئے استخوانہاے
بوسیدہ اور اجسام ریزیدہ کو جابجا سے ایک آن مین جمع کر کر ہر ایک
روح کو طرف ہر ایک جسم کے جو دنیا مین تعلق رکھتے تھے روانہ
فرمائے گا ایک آن مین سب زندہ ہووین گے اس صور کو صور
احیا کہتے ہین اور وحوش اور بہائم واسطے قصاص کے محشور ہو کر بعد
قصاص کے پردہ عدم مین جاوین گے

سب کے تئین دیوین وہان نامۂ عمل
نیک کو حرمت ہے اور بد کو کسل

اے عزیز صحائف اعمال بندگون کا جو طاعت اور عصیان سے
اس مین لکھے گیا ہے اہل سعادت کو بدست راست اور اہل
شقاوت کو بدست چپ دیوین گے جب ہر ایک کردار سے
اپنے اپنے واقف ہووین گے اہل سعادت عزت اور اہل
شقاوت ندامت پاوین گے

موقف عرصات مین دنیا حساب
ہر دعا مومن کی ہووے مستجاب

[illegible] کہا اب دیکھو جا [illegible]
[illegible] مین [illegible]

حکایت

زینب اور [illegible]

اے عزیز موقف عرصات مین حق تعالےٰ انبیا کو اور کراما
کاتبین کو حاضر کریگا جب بندگان کو طاعت و عصیان سے پوچھے
گا اور اعضا آدمی کے اعمال پر گواہی دیوین گے اور محاسبے مین نہ
ایک ذرہ مقدار خردل کے فروگذاشت نا کرین گے اور حق تعالیٰ
انبیا سے تبلیغ رسالت مین اور جبرئیل سے ابلاغ وحی مین
حساب لیوین گا

نیک و بد تولین ترازو مین وہان — اُسکو راحت جسکو ہوئیگی گران

اے عزیز بعد از محاسبے کے وزن اعمال بندگون کا ہیگا جو
اندازہ عمل کا اور تفاوت خیر و شر کا اُس مین پیدا ہوتا ہے کفہ
حسنات جس کا گران بار رہا خوبی پایا اور سبکبار رہا خرابی پایا
حکمت اور مصلحت وزن اعمال مین او ہے جو تمیز مومن اور کافر مین
اور مطیع اور عاصی مین بسبب ادراک اُنھون کے پیدا ہووے

پل رکھے تحشر مین حق دوزخ پر — اسپہ ہو جیسا عمل ویسا گذر

اے عزیز حق تعالےٰ دوزخ پر پل صراط رکھے گا اور خلق کو جمع کر

حکایت

ارشاد رسول علیہ السلام

حکایت

کرا سپر گذر کرو کہے کا گذرنا خلق کا صراط پر بموافق مراتب معرفت
کے اور ادائے طاعت کے ہے چنانچہ علیہ السلام فرمائے
ہین بعضے مانند برق کے اور بعضے مانند بار کے اور بعضے مانند
پرندے کے اور بعضے مانند اسپ تیزرو کے اور بعضے افتان اور
خیزان روان ہووینگے وہ لوگ جو مستوجب عقوبت کے
رہینگے صراط سے دوزخ مین گرینگے اگر شرک خدا کی ذات
اور صفات مین نہین لائے ہین آخر دوزخ سے نجات پاوینگے
مگر کافران اور مشرکان ہمیشہ دوزخ مین رہینگے

حوض و کوثر شاہ کا برحق ہے آ
مومنان اُس سے رہین سیراب ہے

اے عزیز سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کو حوض
کوثر ہے آب اُس کا شیر سے سفید اور بو اُسکی مشک سے بہتر
اور لذت اُس کا تمام نعمتان سے خوشتر اور کوزے اُسکے کواکب
سے روشن تر سب مومنین اور مومنات اُس مین غسل کرینگے
اور سیر ہو وینگے با خوشی و خرمی جنت کو جاوینگے

حکایت

حکایت

ق

حکایت

حق ہے دوزخ اسکے ہین درکات ہین		حق ہے جنت اسکے ہین درجات ہین

اے عزیز بہشت لطف الٰہی سے مخلوق ہوکر محل ظہور لطف الٰہی کا ہے اور دوزخ لطف الٰہی سے مخلوق ہوکر محل ظہور قہر الٰہی کا ہے اے عزیز قرآن سے ثابت ہے جو بہشت نزدیک سدرۃ المنتہی کے ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ سدرہ زیر عرش اور بالائے ہفت آسمان کے ہے اور قرآن و حدیث سے روشن ہوا کہ دوزخ نیچے اس جہان کے ہے جیسا کہ اوپر اس جہان کے ہے بہشت کو درجات ہین اور دوزخ کو درکات ہین ❁ پس بہشت ایک عالم خوش ہے روحانیات اور جسمانیات وہان کے نہایت حسن و جمال مین اور لطف و کمال مین ہین آسائش جسمانی اور روحانی اور نورانی وہان مہیا ہے فنا اور زوال اور انتقال اُنھون کو نہین ہے منازل و مقامات ہر ایک کو موافق مراتب کے حاصل ہے پس دوزخ ایک عالم ظلمانی پر آتش ہے رنج و عذاب جسمانی اور روحانی وہان موجود ہے

سوائے مشرکین کے اگر کوئی اہل ایمان سے مقدار عصیان کے
دوزخ مین جلے آخر نجات اسکو ہے

چشم سے سر رب کو دیکھینگے تمام		یون عمل جنت مین ہیگے ویسا مقام

اے عزیز جب حقائق اور اسرار آشکار ہووے حق تعالے تمام
پر ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے یومئذ ناظرۃ الی ربہا
ناظرہ اور رسول علیہ السلام فرمائے انکم ستروں ربکم یوم القیمۃ کما
ترون القمر لیلۃ البدر لیکن بغیر نزدیکی اور دوری اور دونی اور تقابلے
کے اے عزیز رویت ہر ایک کو موافق مراتب معرفت کے
ہے کیون کہ رویت بر سبیل احاطہ ذات کے محال ہے دیدار
عقبی کو دیدار اعیانی کہتے ہین اور دیدار یقینی مومنین کو دنیا مین
حاصل ہے اور خواص کو مشاہدہ بہ چشم دل اور اخص کو مراقبہ
بچشم جان حاصل ہے ارباب بصیرت فرماتے ہین راز رویت
کا بطریق اختصار کے یہہ ہے کہ روز یوم المزید کے حکم سے رب
کے ہر طبقہ موافق مراتب کے جنت عدن مین مقام پاوینگے

اور ہے فرمان پہ رب کے سدا
جن کے دل مین نور ہو ایمان کا
یون کہا ہم کو نبی سبحان کا
نا کہو ہوا پیمبر رحمت کا
مین کیا رب کی عبادت کوئی اگر
یون دیا ہم کو خبر قرآن مین
دل سے ہوین یارب تیرے فرمان مین
ہر گھڑی کیا تجھ صبا دیتا حساب
مین ہوتا تو خطا تجھکو عذاب
نار سے یکدم عبادت سے جدا
دکھہ تیرے فرمان مین مجھکو جدا
جانکو سجدہ مین کرن سے جدا

حکایت

کربلا مین آئے جب حضرت حسین
بیٹے علی اور فاطمہ کے نور عین

[illegible]

چنانچہ

چنانچہ رسولان اور انبیا ممبران پر اور اولیا تخت اور فرش
پر اور علماء باالله کرسیون پر جلوس فرمائین گے اور عام مومنین
چوطرف رہین گے اور ہر ایک مقام و مرتبے کو لینے خوش ہوجائین گے
پس الله تعالے ان تمام کی ضیافت فرماکر ہر ایک کو خلعت دیوین گا
بعد ازان ایک نور تمام کو روشن کرین گا یعنے او نور بصر مین اور بصیرت
مین اور حواس مین اور تمام ظاہر و باطن مین ہر ایک کے سرایت
کرین گا جب ہر شخص سراسر کلام سراسر بصر یعنے ہر فرد کو سبب
سے اس نور کے ہر صفت اطلاق لیوین گے اور ہر ایک طاقت
رویت کی پاوین گے جب حق تعالی تجلی فرمائے گا حق مین اور خلق
مین تین حجاب رہین گے حجاب عزت حجاب عظمت حجاب
کبریائے پس خلق طاقت رویت کی ناپاوین گے حق تعالے
لطف وکرم سے حجابان دور کرکو حجاب سے لطیف و جمیل کے
متجلی ہووے گا ہر شخص موافق مراتب علم و اعتقاد کے دیکھے
گا اور لذت عظیم پاکر سجدہ کرے گا اے عزیز یہہ رویت عام جو

حکایت

باب در عثمان

از خوف حق تعالی

جو نہ جانو او میرے امتیون
نا کرو گا مین شفاعت انکی
رکھو تم مجھ طاعت مین ہر ایک ادا
کرو تم فرمان پر میرے فدا

حکایت

کربلا مین شاہ نیمان لٹ گئے تھا
ہو گئے گل چین باغ مصطفا
جب ہوا باغ نبوت پر ستم
چو طرف تھا آہ و نالے کا ہجوم
کوئی تھا بیمار کوئی [illegible]
کوئی روتا کوئی تھا بیہوش [illegible]
چور تھا زخمون سے کوئی گل بدن
جان بحق تسلیم کوئی نازک بدن
نان تھا خورشید یانی [illegible]
صبر انکا [illegible]

مخصوص وقت معین پر بچا لیسکن کا طلان کو ہر آن رویت حاصل ہے

	دربیان اعتقاد امور واجبہ	

اہل قبلہ سے خطا آوے نظر		نین روا اسکی تکفیر کر

اے عزیز اہل قبلہ وہ لوگ ہین جو طرف قبلہ کے سجدہ کرتے ہین جب تک کے لعن و کفر انھون پر کتاب و سنت سے ثابت نہو لعن و تکفیر انھون پر روا نہین کیون کہ او مستوجب لعن و کفر کے نہو طرف قابل کے وہ لعن و کفر عود کرتا ہے

زاہد و عابد ہو یا فاجر امام اقتدا کرنا روا اسکا مدام

اے عزیز رسول علیہ السلام التزام جماعت مین تاکید فرمائے ہین کیون کہ جماعت موجب ظہور اتحاد ایمانی کا اور داب رونق اسلام کا اور کثرت ثواب کا ہے جو کوئی کہ ما یجوز بہ الصلوٰۃ قرآن یاد ہوا و لائق امامت کے ہو اگرچہ عالم اور فاضل افضل ہے لیکن وقت ضرورت کے اقتدا اُس کا روا ہے اگرچہ او فاجر

[illegible]

خوف حق تعالی
یا الہی [illegible]

نام ہے اسلام اور ایمان ہے
رونق دین ہے اور او شیطان ہے
اور رضا فرمان عثمین بر اسی تب رکھیے

حکایت

اچھے مگر فجور اُسکا حد کفر کو نہ پہنچے

مسح کرنا ہے روا موزہ اپر | ثان حضر کے تیس تسبیح ہو یا در سفر

اے عزیز احادیث صحیحہ محکمہ مین آیا ہے کہ علامت سنت و جماعت کی تین ہین ایک تفضیل شیخین کی دوسرا حب ختنین کا تیسرا

مسح موزے کا سفر اور حضر من | مردگان کے حق مین جو خیرات ہو
پہنچتا مردون کو ہے حسنات تو | اے عزیز موافق نصوص قرآنیہ

کے اور احادیث صحیحہ کے ثابت ہے جو پہنچانا ثواب اعمال خیر کا مردگون کو عبادات بدنیہ اور مالیہ سے جیسا کہ عبادات بدنیہ نماز اور روزہ اور حج اور ختم قرآن اور درود اور تسبیح اور استغفار اور دعا ہے اور عبادات مالیہ جیسا کہ طعام اور غلہ اور پارچہ اور زر و نقرہ وغیرہ ہے مردگان کو اُن دونو سے ثواب ہے اور تخفیف عذاب ہے اور موجب رفع درجات کا ہے منکر اس کا اہل سنت و جماعت سے نہین ہے اے عزیز بیان یک مصرع کا باقی رہا تھا مناسب اس محل کے لکھے جاتا ہے اے عزیز آیات

نتیجہ فرمان برداری حق

حکایت

یون بیان کرتے ہین رو کے مردگان
دیکھو ایکدم اسے زندگان
ہے تمہارے دلمین کی کی آرزو

مقتدا کے واسطے ای زندگان
مصطفےٰ کے واسطے ای زندگان
تم ہو رب سے رضا فرمان مین
پائینگے رحمت سے ہر آن مین

نتیجہ نافرمانی حق

یون رہا ہے رب کے فرمان بیچ
یون کہا ہے رب قرآن بیچ

واحادیث سے ثابت ہے کہ دعا بندگون کی سبحال مین خصوصًا
وقت رنج و اضطراب کے حق تعالے قبول فرماتا ہے شرطان
دعاکی یہہ ہین اکل حلال صدق مقال حضور دل تضرع وزاری ہے اللہ تعالے
سوافق مصلحت کے اور خوبی بندگون کی نتائج دعاکی کبھو فی الحال اور
کبھو زمان دیگر و آخرت اور کبھو بلباس و شان مختلف کے عطا فرماتا ہے

اسم حق عین مسمی ہے سوام		مشرکان کو مغفرت نہین ہے بو

اے عزیز مراد اسم سے مسمی ہے اگر اسم غیر مسمی ہووے
خلل قواعد شرع مین اور اصول دین مین ہوتا ہے اور شرک دو قسم
پر ہے شرک جلی شرک خفی جلی او ہے جو ثابت کرنا شریک
کا اللہ تعالے کے سات صفت معبودیت مین خفی او ہے جو
ثابت کرنا شریک کا اللہ تعالے کے ساتھ صفت موجودیت
مین اور درمیانی جلی اور خفی کے مراتب کثیرہ ہین بعضے خفی بعضون سے
ہین پس مشرک کو اللہ تعالے مغفرت نہین کرنیکا ہے چنانچہ
لا یغفران یشرک بہ فرماتا ہے اور شفاعت شافعون کی انھون کو نتیجہ

حکایت

یعنی

نہین دیتی ہے فما تنفعہم شفاعت الشافعین آیا ہے

کم زیادہ نا کبھو ایمان ہو		صدق دل اقرار لب ایمان او

اے عزیز ایمان عبارت ہے تصدیق و اقرار سے وحدانیت اور رسالت کی یعنی اول کو روشن کرنا نور سے وحدانیت اور رسالت کی اے عزیز نزدیک ابو حنیفہ کے ظواہر نصوص سے اعمال داخل ایمان کے نہین ہے اور زیادتی اور نقصان ایمان مین نہین ہے کیون کہ ایمان ناقص درست نہین ہے پس عمل بارکان حق ایمان کا اور داد مسلمانی کا ہے زیادتی اور نقصان نہ بہ اعتبار اصل کے بلکہ بہ اعتبار توابع اور لواحق کے اور درجات یقین کے ہے اور نزدیک امام شافعی کے دلائل ظواہر سے ایمان عبارت اقرار و تصدیق و عمل بارکان ہے اور ایمان کم و زیادتی روا ہے العزیز اگر سوال کرین کہ تو مومن ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ موافق حدیث کے اور بطریق استدلال و استنباط کے فرماتے ہین کہ اسکو جواب دیوین جو مین مومن ہون کیون کہ سوال حال سے ہے مال سے نہین ہے اور جذب

دار السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یقین مین شک وتردد روا نہین پس اعتبارات شرعی کفر وایمان مین
حال کو ہیحا خاتمہ اور عاقبت کو نہین ہے کہ او امر مبہم ہے اور شافعی
رحمۃ اللہ علیہ بمعارضہ بعضے حدیث کے اور نظر واستدلال کے فرماتے
مین جو اُس کو جواب دیوین جو مین مؤمن ہون انشاء اللہ تعالے
کیون کہ عمل جزو ایمان ہیحا اور حصول مین اُس کے تردد ہیحا
اور کثر نفس ہے اور خاتمہ بہ مشیت متعلق ہے

جان تو ایمان ہے اس قید کی		درمیانی خوف اور امید کے

اے عزیز شرک اور کفر سے امن پانے کو اور نور یقین سے دل
روشن کرنے کو ایمان کہتے ہین ایمان تین قسم پر ہیحا ایک
تقلیدی دوسرا استدلالی تیسرا کشف وعیان ہے اسیواسطے
شرک تین قسم پر ہیحا جلی خفی اخفی پس مقام ایمان کا درمیانے
خوف اور امید کے ہے اشعریہ کہتے ہین خوف عذاب کا
امید مغفرت کی ہے معتزلہ کہتے ہین خوف دوزخ کا امید جنت کی
سنت وجماعت کہتے ہین خوف عدل کا امید فضل کا ہے

در بیان کلمات کفر

اے عزیز کلمات کفر بیحصر ہین بہ اعتبار کلیہ یہہ ہین قرآن پر عیب کرنا اور اسپر حرف کم و زیادہ کرنا اور وقت قراۃ کے بتمسخر اور ہزل کرنا اور آداب نبوت اور شان نبی پر اور معجزات اور احوال اور اقوال اور افعال اور رضا پر نبی کے تردد کرنا اور جس حرکت مین توہین شرع کی اور تنقیص شان پیغمبر کا ہو کفر ہے اور رحمت و مغفرت سے حق کے مایوس ہونا اور عدل سے حق کے امین ہو رہنا اور قول کاہن پر اعتقاد رکھنا اور عقیدے مین تردد کرنا اور سیکھنے مین اسکے سستی لانا کفر ہے اے عزیز کلمہ کفر اور گناہ کبیرہ مین فرق اس قدر ہے جو مرتکب گناہ کبیرہ کا نزدیک ایک فرقہ کے کافر ہے اور نزدیک معتزلہ کے فاسق ہے اور نزدیک بعضون کے نا مومن نا کافر ہے اور نزدیک بعضون کے ناقص الایمان ہے حق او ہے جب تک کے مومن گناہ

تمکو مین دیتا ہون دیدار کرم
مغفرت ہے تمکو اور اجر عظیم
مین تمہارے سے لیتا ہون امتحان
دیکھو ہم خاکی بدن روحانیان
ہین رہے وعدہ وفا ایمان کے
بھول اسکو راہ دوزخی کے

حکایت

کبیره کو حلال نجانے کا فر نہین ہوتا ہے کیون کہ قرآن
وحدیث سے ثابت ہے کہ ایمان روشنی دل کی اور صفت دل کی
ہے اور ظاہر ہے کہ گناه تعلق بجوارح ہے پس جوارح سے تعلق
دل محو نہین ہوتا ہے اے عزیز گناه کبیره یہ ہین جو نماز نا کرنا
اور روزے رمضان کے کھانا اور زکوة نا دینا اور ماباپ کو رنج
دینا اور عالم او استاد کی اہانت کرنا اور سحر کرنا اور مال یتیم کا ناحق
کھانا اور سب صحابہ کرنا اور مال رشوت کا لینا اور خون ناحق کرنا زنا اور
لواطت کرنا اور زن پارسا پر تہمت زنا کی کرنا اور دشنام زنا کے
دینا اور دوچند کافر سے بھاگنا اور حرم کعبہ مین امور مناہی کرنا
اور پیاز کھانا دزدی اور نشہ کرنا گوشت خوک کھانا اور گواہی
دروغ دینا اور بیعذر گواہی چھپانا اور قسم دروغ کھانا اور
قطع رحم کرنا اور ناحق مسلمانون سے جنگ کرنا اور قرآن
سیکھ کر فراموش کرنا اور جان دار کو آتش مین جلانا اور عورت اپنے
مرد کی نافرمانی کرنا اور مرد اپنی زن پر ظلم کرنا اور ربہا ئی

[illegible]

مرد و زن سے کے جدائی لانا اور مانند اس کے جو امور شرع میں وعید اس پر وارد ہو وہ گناہ کبیرہ سے ہے دوری اس سے ہر مؤمن پر لازم ہے

کفر ہے کاہن کو جانے راستگو	اور خدا سے یا سرع امن کفر ہو
استہانت ہو امور دین میں	کفر ہے احکام اور آئین میں
ہاں صغیرہ اور کبیرہ ہو گناہ	سہل جانے کفر ہے دے رب نجات
کفر ہے نا یاد ہووے اسقدر	صدق دل سے یہہ عقیدہ یاد کر
ہاں عقیدہ سے اگر کیات ہو	گر کیا انکار تو کافر ہے او
یہہ عقیدہ نام ہے اسکا حیات	مصطفے پر ہو درود ان اور صلوات

اے عزیز معنے ان ابیات کی مستغنی شرح و بیان سے ہے

یہہ لکھا شرح اختصار حیات	جس طرح مختصر لکھا ابیات
نے تکلف لکھا ہے شرح تمام	تاکہ تقریب فہم ہو عوام
اس عقیدے میں جامعیت ہو	تفرقے کی نہ اس سے آوے بو

اسکا انوار سرمدی ہے نام
ہو نبی پر درود اور سلام

حکایت

شہر مصر میں بایزید نامی ہو رہا
تھا شاگرد ان کو اس قدر
ان کو بیتیں آرام میں تھا ایکدم
کوئی پوچھا ان سے اصحاب قدم
[illegible]

تادیب حق تا بزرگان

[illegible]

	مجموعہ سبع صفات	
	توشۂ عاقبت ؞	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا کے اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہووے کہ یہہ عمل پیغمبران کا اور اولیا کا ہے جو کوئی کے یہہ عمل کیا ؞ مقبول خدا کا اور رسول کا ہوا اور فرزند اُس کا عالم اور عارف اور ولی ہوا اے عزیز جب فرزند پیدا ہووے بمجرد پیدا ہونے کے ؞ سیدھے اور ڈاوین کان مین طفل کے کلمہ پڑھنا اور درود پڑھ کر منہہ پر پھوکنا بعد ازان عورت صالحہ با وضو یہہ نیت کرنا الٰہی اس طفل کو عالم اور فاضل کر اور محبت تیری اور رسول کی عطا کر اس نیت کے ساتھہ ناف کاٹنا کیون کہ وقت ناف کاٹنے کے جو خیال دل مین گذرتا ہے وقت جوانی کے نمود ہوتا ہے بعد ازان ما وضو کر کر یا تیمم کر کر طفل کو دودھ دینا یا عورت

حکایت

وبعد از سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صالحہ کا دودھ پلانا اور جمالی ناموں سے الٰہی کے ایک نام عبد
کا لفظ زیادہ کر کر رکھنا جیسا کہ عبد اللہ عبد الرحمان عبد الرحیم وغیرہ
کیونکہ دودھ کی اور نام کی تاثیر بہت بڑی ہے جوانی میں ظاہر ہوتی ہے
جب فرزند تین سال کا ہووے اور برو اس کے اخلاق بد سے اور
فحش و دشنام سے پرہیز کرنا سادے کاغذوں کی چھوٹی چھوٹی
کتابیں بنا کر دینا و دوات اور قلم اور سیاہی اور کاغذ وغیرہ
کے کھیل میں مشغول کرنا جب چار سال گذرے بغیر تعین مدت
کے بسم اللہ اور سورۂ اقرا پڑھانا چنانچہ رسول علیہ السلام ابوطالب
کے فرزندان کو پڑھائے ہیں جب پانچ سال گذرے وضو سکھانا
سب بیان غسل کے اور فرائض اسکے تعلیم کرنا اور کلمہ با معنے پڑھانا اور
سمجھا دینا کہ جہان نابود تھے اللہ تعالی نے جہان کو پیدا کیا ہے
معبود اور موجود خدا ہے اور محمد پیغمبر خدا کے اور بندے
خدا کے ہیں اللہ تعالی نے واسطے ہدایت ہمارے ہم پر
روانہ کیا ہے جب سات سال کا ہوا علما اور صلحا کے مجلس میں

قوم ہو معبود ہے اولا شریک
قوم ہو موجود ہے اولا شریک
قوم ہو مقصود ہے اولا شریک

مین لیجایا کرنا ترغیب اور تحریص نماز کی کرتے رہنا اور شرم کو
اُس کے ترقی دینا اور نماز مین شریک رکھنا اگر نماز مین قصور
کیا تو سرزنش کرنا اور بدصحبت سے دور رکھنا اور بدصحبت کی خرابی
بیان کرتے رہنا اگر بدخصلت اُس مین نمود ہووے ضد سے
اُس کے علاج کرنا اور تین بات سِکھانا اول یہہ ہے مومنون کی
تعریف کرنا نہین تو گلہ بھی نا کرنا دوسرا یہہ ہے مومنون کو خوش کرنا
نہین تو ناخوش بھی نا کرنا تیسرا یہہ ہے مومنون کو نفع پہنچانا ؛
نہین تو نقصان بھی نا کرنا جب یہہ باتان قرار پاوے تب استاد
آداب دان اور صالح اور نیک خلق اور جامع شریعت اور ؛
طریقت کا ہووے فرزند کو تابع اُس کے کرنا اول استاد ؛
آداب بزرگان کا موافق مراتب کے تعلیم کرنا اور ان باتون کو سِکھانا
کہ دو دم نعمت حق کے ہین اُترتی سو دم مین اللہ اور چڑھتی سو دم مین ہو
بولنا اور تمام کام واسطے خدا کے کرنا کینہ اور بغض و حسد دل مین
نا رکھنا اور سوتی سو وقت توبہ کرکر با وضو یا تیمم کرکر ذکر مین حق کے سونا صبح

کو یہہ نیت کرنا کہ خداوند امیر سے کسی کو فائدہ پہنچا جب ان
باتون کا عامل ہوا بعد ازان اس قدر عقیدہ تعلیم کرنا شرطان ایمان
کے دو ہین عقل اور بلوغ اور ارکان ایمان کے دو ہین کہ اللہ کی وحدانیت
اور رسالت محمدؐ کی دل مین ثابت کرنا اور زبان سے اقرار کرنا کہ
ایمان لایا مین اللہ پر کہ واحد لاشریک ہے ذات مین اور صفات
مین اور عالم مین داخل نہین اور عالم سے خارج نہین متصل اور منفصل
عالم سے نہین معدود اور محدود نہین اور زمان و مکان اسکو نہین
ذات اسکی بغیر حلول و اتحاد کے اور اتصال کے ہے اور قدرت
اس کی شامل ہر شی کو ہے موصوف ہے صفت نے
عیب سے زندہ ہے دانا ہے مرید ہے قادر ہے سمیع ہے
بصیر ہے متکلم ہے اور سب جاے پر حاضر ہے او سب پر محیط
ہے اور سبکے سات ہے محمدؐ پیغمبر برحق ہین فرشتگان اسکے
بے عیب ہین اور رسولان اس کے معصوم ہین اور کتابان اسکے قدیم
ہین نیکی اور بدی حق سے ہے اور بعث بعد موت کے حق ہے

حکایت

حکایت

سوال و جواب گور کا اور عمل نامہ اور حساب اور میزان اور پل صراط اور
جنت اور دوزخ اور کوثر اور شفاعت محمدؐ کی اور دیدار خدا کا برحق ہے
محمدؐ کے اصحاب مین افضل ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی ہین بعد
زان اس قدر اسلام تعلیم کرنا شرطان اسلام کے تین ہین عقل
اور بلوغ اور ایمان ہے ارکان اسلام کے پانچ ہین کلمہ معنے سے
پڑھنا نماز کرنا روزے رکھنا زکات دینا حج کرنا لے عزیز نص قرآن
سے یا حدیث متواتر سے یا اجماع امت سے ثابت ہوا سو فرض
ہے اور دلیل ظنی سے یا حدیث غیر متواتر سے ثابت ہوا سو واجب
ہے اور پیغمبر سے تاکید از روئی قول اور فعل اور رضا کے ثابت ہوا
سو سنت ہے ثواب عمل کا جو پیغمبر فرمائے ہین سو مستحب ہے وضو
مین چہار فرض ہین منہہ دھونا ہاتھ دھونا مسح سر کا کرنا پاؤن
دھونا غسل مین تین فرض ہین مضمضہ کرنا ناک مین پانی لینا تمام
بدن تر کرنا احکام نماز کے سات ہین بدن اور جامہ اور جائے پاک
رکھنا ستر عورت ڈھانپنا نیت نماز کی کرنا وقت نماز کا پہچاننا رو بقبلہ

دعوت انبیا علیہم السلام
یعنی کہا قرآن مین ہے ذکر عجب
نوح و ابراہیم اور ہود و شعیب

حکایت

[illegible]

کھڑے رہنا ارکان نماز کے چھے ہین تکبیر تحریمہ قرات رکوع اور سجود اور
قاعدہ آخر کا ہے واجبات نماز کے یہہ ہین الحمد پڑھنا سورہ ضم کرنا تعین
قرات کا دو رکعت مین کرنا تشہد پڑھنا قاعدہ اولی بیٹھنا تعدیل
ارکان کرنا دعا قنوت پڑھنا صبح اور مغرب اور عشا مین دو رکعت پکار
کر پڑھنا باقی نماز آہستہ پڑھنا رعایت ترتیب ادا کرنا لفظ سلام کا
آخر مین کہنا سنتان نماز کی یہہ ہین وقت تکبیر تحریمہ کے ہاتان اٹھانا
اور ناف پر باندھنا ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ پڑھنا اور تکبیرات انتقالات
کے اور تسبیحات رکوع اور سجود کے کہنا آمین اور سمع اللہ کہنا
توقف قومہ اور جلسہ مین کرنا درود اور دعا ماثورہ پڑھنا مفسدات
سے وضو اور نماز کے آگہی رکھنا اے عزیز بعد مفید اعتقاد کے
اور ما یجوز بہ الصلوۃ کے شرک و بدعت سے باز رکھنا علم آداب
اور اخلاق اور تفسیر اور حدیث اور طبابت پڑھنا بعد ازان
واسطے فراغت معاش کے کوئی فن لطیف اور کسب شریف تعلیم
کرنا اور ہمیشہ ترغیب علم حقائق کی کرتے رہنا جب شوق غالب

ابو بکر صدیقؓ

[illegible]

حکایت

[illegible]

رب سے کرنے لگے فاطمہ (رض) مین پیار
یون کہی روتی ہوئی ای پاک ذات
اُسکو یہہ زینت ہوئی جب زار زار
شرک اور بدعت سی ہمکو دے نجات
ہمکو بیگانی سے ہے اب ذلت کا
ای خدا حاجت روا سب بات کا
مشرکان کو یہین ہے جہنمین گذر
شرک ہے سو کفر ہے کہ الحذر
ایکدن جانا ہے تجھ رب کے کرن
یہن رفاقت ہمکو یہہ دینا ہے حق
روز محشر ہے کسیکا کوئی نہین
فاطمہ (رض) ایکدن کہی زینب کیتین

یا الٰہی سدن عمر (رض)
از خوف دوزخ

ہوا مجذوب سالک کے مرید ہونا اوّل پیر کو یہہ لازم ہے کہ مرید کو
ترک و عزلت پر لانا علاج امراض باطن کا ضد سے اُسکے کرنا کم
کھانا اور کم سونا اور کم کہنا عادت کرنا جب سلوک پر اور
اوصاف حمیدہ پر قائم ہوا اسم اعظم تعلیم کرنا اور معرفت خدا کی
مطابق ظاہر کے اور باطن کے بتانا اور علم رشتہ کہ درمیانی
خدا کے اور بندے کے ثابت ہے ارشاد فرمانا حقائق ۴
اشیا سے اور حکمتہاے حقائق اشیا سے آگہی بخشنا اے عزیز
کوئی دقیقہ شرع کا فرو گذاشت نا کرنا جامعیت ظاہر اور باطن کی
پیدا کرنا جب تیس سال گذرے اگر نفس طالب اور شہوت
غالب ہووے بمناسبت کفو کے جس عورت مین یہہ خصلتان
ہووے نیک خلق قانع بے طمع خدمت گذار ہووے اور لا بد
پر اکتفا کرے اُسکو نکاح مین لانا عنایت الٰہی اور امانت الٰہی
اُس کو جاننا حیرت اور عبرت سے زندگی کرنا شرطان جمع
کے ہمہ مین نصف شبکو پنجشنبہ کے با طہارت خلوت کرنا ذکر مین

[illegible]

حکایت

[illegible]

الٰہی کی

الٰہی کے دل کو انبساط دے کر ہم صحبت ہونا اور ہر دم اللہ
اللہ کہنا کیون کہ رحم مین نطفہ قرار لیتے سو وقت جو چہ سال گذرے
او حال البتہ آخر کو فرزند مین نمود ہوتا ہے جب فرزند پیدا ہووے
معلوم کرین اللہ تعالےٰ نے اکہ اصل کو اوس کے صورت نطفے کی دیکر
روح اور دل اور نفس اور سمع اور بصر اور علم و قدرت وغیرہ اور حس
و حرکت اور قواے طبیعی اور نفسانی اور حیوانی بحکم تجلی وجود کے
عاریت دیا ہے اور حساب اوس کا گواہی سے قرآن کے اور نہ
معنبر کے لیتا ہے وہ جیسا کیا ویسا پاتا ہے جب چالیس
سال گذرے صحبت سے اغنیا کے اور التفات سے دنیا کے
باز آنا اور سبحان مین دل خدا سے باندھنا اور لابد پر اکتفا کرنا اور زاد
آخرت مین مشغول ہونا جب پچاس سال گذرے بیکسی اور بیچارگی
لازم کرنا اور ملک سے اپنے باز آنا اور مستحق پر ایثار کرنا اور خلوت
کو عزیز جاننا جب ساٹھ سال گذرے ہر دم توبہ اور استغفار لازم
کرنا اور حلاوت سے دنیا کے ہاتھ دھونا بدل مین مافات کے

حکایت

از خوف دوری

دعا وزاری کرنا اور بار قرض وغیرہ سے ادا ہونا اور ایک کو وصی کرنا
جب سن ساٹھ سے تجاوز کرے تو نفسے تعلق اور آزاد رہین اور اپنے
کو جملہ مردگان سے جانین اے عزیز یہہ مقدمات مقید بسال ہوئے ہیں
بہ اعتبار ضعف تو لگے ہے اگر وقت قوت کے عمل کرین تو رہی ہے
سعادت مند ہے اے عزیز جب بیماری سخت ہووے یا دوا تیٹے
موافق مخالف مزاج کے ہووے یا دل کو یاس کلی ہووے یا
خواب دیکھے کہ جس مین موت کی نشانیان پایا جاوے یا
حالت بیہوشی مین عالم مثال نمود ہووے یا اقربائے اموات
سے بلاوین یا حاضر ہووین یہہ نشانیان موت کی پیش از نزع کے
ہوتی ہین خبردار ہو کر توبہ کرین اور وصیت کرین اور سب سے
وداع ہووین اور رجوع طرف خدا کے لا کر کلمہ بامعانی پڑھتے
رہین اگر نعوذ باللہ توحید مین شک آوے تو قل ہو اللہ پڑھین
اور منتظر فروغ روئی جانان کے رہین جب دیکھین فرع کو اصل
سے رجوع دیوین اے عزیز بیمار دار کو لازم ہے یٰسین اور کلمہ

حکایت

فاطمہؓ جب آخرت کی رہ لی
بتا نصیحت بیان یوں کی

باواز ... تیجہ تعریب ... زبانی

رب کہیاوں جن دوستی کا دعوا ہے
رب یہ نسخہ ہمیشہ معمول ہے رحمتی
رب یہ عجب ایمان اور عجب یقینی
رب اعتقاد ہمیں ہو وے نفا
رب ہمیں قبول خدا اور مصطفیٰ
رب یہ عقیدہ ہمیں پیران میں
رب ہمیں حق دیدار ہی ہر شان میں

حکایت

رب کیا جب لطف ایمان پیدا
پیدا ہوا کہ ایمان آیا ایمان
ایمان اسکے خوب دار السلام
وہ ہوا ہمیں نعمتان ودوا
خوشی ہمیں پاتوں کو ہمیں ایمان
پس ہمیں عجب اور نعمتان
یہ عجب تھا

به آوازبلند پڑھیں جب روح پرواز کرے چشم ودہن کو ڈھانپیں
ہاتھ اور پاؤں سیدھے کریں بعد تجہیز وتکفین کے اوّل وام اسکا
ادا کریں دوسرا اگر وصیت کیا ہے تو ثلث مال سے ادا کریں باقی
مال وارثان اس طور سے تقسیم کریوں اگر فرزند نہیں ہے تو
شوہر کو نصف عورت کو ربع ماں کو ثلث اگر فرزند ہے تو شوہر کو ربع
عورت کو ثمن باپ کو سدس دختر کو ایک حصہ پسر کو دو حصے

ہے یہ عقیدہ ہوا عجب عقبی تو نسخہ عاقبت ہے اسکا نام	ہے اشارات اس میں لاریبی اسپہ کرنا عمل ہے خاص وعام

بضرورت لکھا ہے اسکو حیات
ہو نبی پر درود اور صلوات

مکارم اخلاق

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر
بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

رات اور دن رحمت حق کی ہے یہ
نیچ اور رنج کی نہیں ہے اس کو یہ

نتیجہ شرک وطغیانی

رب کہیاوں ہو دیں کوئی اگر
نور ایمان سے رب کے اور دو رہ
پاینگا دور جنّ ان سے رحم جفا
اور مردود خدا اور مصطفیٰ
لعنت حق اسپہ ہو ہر آن میں
کہیں دیدار حق ہر شان میں

حکایت

وقت آخر ہوں عم وماد رسے سایل کہیں
لوگ ایسے سمجھے در کمال ایمان میں
نیچ اور رنج اور اسے بات ہے

نعت حق ان سکین ہر آن ہو
اور فرض ابی ان سکین ہر شان ہو

فضیلت انسان

انسان کو خلافت رب دیا
احسن تقویم مین پیدا کیا

حکایت

کے ظاہر ہووے جو ہر ایک پر فرض ہے کہ اقوال نیک اور افعال نیک اور احوال نیک حاصل کرنا جس مین یہہ تین بات ہووے او انسان ہے او ولی ہے او قطب ہے او غوث ہے موافق حاصل نیک خصلتان کے اور جس مین یہہ تین بات نا ہووے او شیطان ہے او خبیس ہے او نجس ہے او ابلیس ہے موافق بدخصلتان کے اس واسطے یہہ رسالہ کہ اصول مکارم اخلاق کا ہے بطور اختصار کے اوپر چہار رکن کے لکھے جاتا ہے کہ ہر ایک اس پر عمل کرین مقبول خدا اور مصطفٰے کے ہوجاوین نظم

پہلے کلمہ سے دل کے تئین کر صاف	بعد ہر کام مین تو رکھہ انصاف
تجھہ کو حاصل اگر ہو خلق سدا	ہے تو مقبول بارگاہ خدا

رکن اول

کہ سبب بادی مکارم اخلاق کا ہے او یہہ جو معلوم کرنا کہ ہر ایک کو حقیقت مین وجود نہین ہے جو کوئی کے لباس ہستی کا پایا ہے اور پاتا ہے تمام آثار سے فیض وجود حق کے ہے یعنے

دربیان مدارج حرمت

اوّل وجود موہوم آدمی کا نابود تھا حق تعالےٰ واسطے ظہور اسما اور صفات کے اصل کو اُس کے صورت نطفے کی دیا اور اسکو علقہ اور مضغہ کیا اور استخوان پر اسکے گوشت کا لباس پہنایا روح کو اُس مین داخل کرکر انسان بنایا یعنے او معدوم اول مردہ تھا نہ اُس مین روح تھا نہ سماعت تھی نہ بصارت تھی نہ حس وحرکت تھی نہ کلام تھا نہ علم تھا نہ قدرت تھا حق تعالی الحکمت سے تجلی وجودی کرکے اُس مردے کو حیات بخشا اُس لوڑکی سماعت دیا اُس اندھے کو بینا کیا اُس گونگے کو گویا کیا اُس ضعیف کو قوت دیا اُس جاہل کو علم دیا اُس محتاج کو غنی کیا اُس برہنے کو لباس پہنایا اُس بھوکے کو کھانا کھلایا اُس گمراہ کو ہدایت مین لایا حق تعالےٰ اُس واسطے ایسا پیدا کیا ہے اور یہہ تمام نعمتان اُس کو دیا ہے جو آداب عبودیت کے اوپر اپنے واجب رکھین اور سعادت سے مکارم اخلاق کے مشرف ہوون کہ یہہ شکران نعمت ہے جزا اُس کا جنت ہے اور خصلتان بد کو طرف

دربیان حرمت نسبی

دربیان حرمت مصاہرت کی

دربیان حرمت رضاعی

لیئے راہ نا دیوین اور غضب مین اللہ تعالے کے گرفتار نہ ہووین
کہ یہہ کفران نعمت ہے اور اسباب لعنت ہے سزا اُس کا دوزخ ہے
ہے سہ حق و باطل کی جسکے تئین ہو تمیز اور رسول خدا کے پاس عزیز

رُکن دوم

کہ سبب صبوری مکارم اخلاق کا ہے یہہ ہے جملہ پانچ طبقے ہین
پہلا طبقہ او ہے کھانا اور سونا اور جماع کرنا فقط جس مین یہہ
تئین خصلت ہووے او طبقہ مین حیوانات کے ہے دوسرا
طبقہ او ہے اُس تین خصلت پر دو کام کرے لوگون سے ناحق
جنگ کرے اور رنج دیوے او طبقے مین درندون کے ہے تیسرا
طبقہ او ہے اُس تین خصلت پر تکبری ظلم کینہ حسد دروغ فریب
پیدا کرے او طبقے مین شیطانون کے ہے طبقہ چہارم او ہے
اُس تین خصلت پر علم سخاوت شجاعت عفت عدالت
صبر و شکر حاصل کرے او طبقے مین ملائک کے ہے طبقہ پنجم

اوہی اُس تین خصلت پر اوصاف حمیدہ پیدا کرے اوٗر طالب علم معرفت کا ہووے کہ اپنے کو جانے اوٗر خدا کو پہچانے او طبقے مین انسان کے ہے اے عزیز جس طبقے مین مرنا ہے تتے حشر اوٗر صورت اوٗر مقام اُسکو اُسی طبقے مین ہے جو بات کے حشر مین معلوم کرنا ہی او بات اعمال سے اپنے اب ظاہر ہی اگر انسان ہوتا ہی انصاف سے اوپر عمل اپنے نظر کر کر ادنہ طبقے مین ہی طرف طبقہ اعلی کے گذر کر

بیت

شرم و غیرت جسے ہو دستگیر	او ہے انسان اوٗر کامل پیر

رُکن سیوم

کہ سبب فاعلی مکارم اخلاق کا ہی یہہ ہے کہ روح قدسی جو خلیفہ معنوی ہی زینت ظاہر اُس کا عمل ہی اوٗر صفائی سیرت باطن اُس کی علم ہے ہر علم معلومات سے اپنے مفید

در بیان فضیلت

در بیان وصف کاغذ و سیاہی و ساختن سیاہی

کر دو ہفتہ تا دن روئی میں حل

در بیان وصف قلم و

تراشیدن آن

ہے مگر علم خدا کے پہچاننے کا کہ جناب میں حضرت کبریا کے منتہی
ہوتا ہے مقصود پیدا کرنے سے خلیفہ روح انسانی کے حاصل کرنا اُس
علم کا ہے اور مراد بنانے سے آدمی کے حاصل کرنا اُس سعادت کا ہے
ساتھ مکارم اخلاق کے خلیفہ چار قسم پر ہیں ایک او ہے کہ
خدا کی پہچانت اور اخلاق نیک رکھتا ہے اور عمل بجوارح کرتا ہے
یہہ خلیفہ کامل ہے دوسرا او ہے نہیں خدا کو پہچانا نہ اخلاق
پیدا کیا نہ عمل بجوارح کیا یہہ خلیفہ معنے میں شیطان ہے اور صورت
میں آدمی ہے تیسرا او ہے خدا کو پہچانا نہ اخلاق حاصل کیا نہ
عمل بجوارح کیا یہہ خلیفہ گرفتار عتاب حق کا ہے چہارم او
ہے خدا کو نہ پہچانا مگر اخلاق نیک حاصل کیا اور عمل بجوارح کرتا ہے
یہہ خلیفہ اپنے پر ظلم کیا اور رعیتان پر عدل کیا ہے حدیث صحیح ہے
کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول
علیہ السلام فرمائے کہ ہر ایک تمہارے سے حاکم اور بادشاہ اپنے
مملکت وجود کے ہیں حقوق سے اپنے رعیتان کے پوچھا جائینگے

در بیان اصول حسن خط

یعنی

در بیان اسم الخط

در بیان حسن اوضاع خط

یعنے حق تعالے روح انسانی کے تئین مملکت بدن خاکی پر حاکم اور
خلیفہ کیا اور دل کو وزیر اور عقل کو مشیر خاص اس کا بنایا اور جو اس
ظاہر و باطن کو کارکنان اس کے کیا اور قوتوں کو بدن کے رعیتان
اسکی بنایا ہے رعیت دو قسم پر ہیں ایک قوای روحانی ہے جیسا
کہ فہم حافظہ ذکر عدل سخاوت شجاعت حیا تواضع اور مانند
اسکے دوسرا قوای نفسانی ہے جیسا کہ جہل تکبر ظلم حسد دروغ
خیانت اور مانند اسکے اگر قوائے روحانی غالب ہووے اوپر
قوائے نفسانی کے او انسان کامل ہے او خلیفہ عادل ہے

نظم

عدل و انصاف کا ہو جسمیں رواج | ہے خلافت کا اسکے سر پر تاج
جسکو اخلاق نیک ہو حاصل | او ہے انسان خلیفہ کامل

رکن چہارم

کہ سبب غائی مکارم اخلاق کا ہے او ہے کہ حق تعالے

دوایر مین اور کشش مین لکھے دم
اور نظر رابطہ صاف برصدر قلم
ایک الف کی رسالہ بیچ بیان تعلیم دو
ایک نستعلیق دوسرا نسخ نامہ ہو

در بیان تعلیم خط نستعلیق

ہے رسم یہہ خط کے تین نقطہ ہے نام
قد الف کا تین نقطے ہوو تمام
راست پیچ کھینچ ان حرف رکھ قلم
سرمانی ... کا پیچ و حشو قدم
نے کی بیان شکل نقطے سات مین
ایک نقطہ ... ہو پایان مین
راست باقی کھینچ با صدر قلم
ایک نقطہ سر سی ہو پیچ پایان مین کم
نصف با سی خط یعنی راست ہو
نے کا سر اس خط سی ہو نقطے دو

آدمی کو دو حقیقت سے پیدا کیا ہے ایک حسن صورت دیا ہے او کامل ہووے مگر اعتدال سے اعضائے ظاہر کے دوسرا حسن سیرت دیا ہے او کامل ہووے مگر اعتدال سے اخلاق نیک کے اے عزیز کمال حسن سیرت حد اعتدال مین ہے یعنے وسط مین بہتر ہے افراط اور تفریط بد ہے اور نقصان حسن سیرت کا ہے اے عزیز تمام اخلاق نیک کمال اعتدال مین ذات پاک محمد مین تھی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ ہر ایک اولیا سے اور صلحا سے اور علمائے دین سے موافق حاصل اخلاق نیک کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روح مبارک سے رابطہ معنوی پایا ہے اور یہہ رابطہ قربت حضرت صمدیت کا ہوتا ہے یہہ مقام انسان کامل کا ہے اور یہہ نتیجہ اخلاق نیک کے حاصل کا ہے جس مین اخلاق نیک ہووے او مقبول خدا کا اور مصطفے کا ہے او فرشتہ ہے بصورت بشر کے اور جس مین بد خصلتان ہووے او مردود درگاہ الٰہی ہے او شیطان ہے لباس مین انسانی کے

شکل صفت جیم ... جیم
... نقطہ اور ...
... نقطے طول ...
نصف خاص ... پانچ
...

در بیان ...
... نقطے ...

نظم

نظم

جن نے حاصل کیا ہے خلق ربول	ہے خدا مصطفے کا او مقبول
جس مین بدخلق او سو شیطان ہے	ہے قسم ربکی او نہ انسان ہے

اِس واسطے یہہ بیان اوپر دو باب سے کے تفصیل کی جاتا ہے ؀

باب اوّل

اخلاق نیک مین ہے تمام اخلاق نیک منحصر چہار قسم پر ہے

حکمت عدالت عفت شجاعت

اِس چہار کو چہار فصل مین بیان کرتا ہون اول یہہ معلوم کرنا ہے جو حاصل کرنا ہر شخ کا مناسبت سے اُسکے اور حفاظت کرنا ہر شخ کا مثل سے اُس کے ہے اور جو چیز کہ صورت مین شر معنے مین خیر ہووے او مطلق نیک ہے اور صورت مین خیر ہے معنے مین شر ہووے اور مطلق بد ہے

فصل اوّل

در حکمت کہ او خادم روح انسانی کا ہے اسکو دو قوت ہین ایک قوت نظری ہے کہ معلوم کرتا ہے آغاز و انجام ہر کام کا اور نتیجہ اُس کا جیسا کہ یہ صندوق کیا بنانا اور کیونکر ہوتا ہے اور کیا نتیجہ دیتا ہے کمال اُس قوت کا او ہے جو معلوم کرنا حقائق اشیا کا اور وجبا حضرت واجب الوجود کا ہے دوسرا قوت علمی ہے جو تصورات کو نظری کے فعل مین لاتا ہے اور نتیجہ اُسکا دلاتا ہے کمال اُس قوت کا او ہے کہ اقوال نیک اور افعال نیک پیدا کرتا ہے ہر ایک کام مصلحت سے اور اجازت سے دل کے کرنا تب حکمت پیدا ہوتی ہے اور قائمی اُس کی فکر نیک سے ہے تابع حکمت کے چہار قوت ہین اول قوت ذکا ہے کہ اوراک سے نفس ناطقہ کے ایسا قوت پاتا ہے جو نتیجہ ہر کام کا سہل معلوم کرتا ہے یہ قوت فکر معتاد سے پیدا ہوتا ہے اور حسن نیت سے قائم رہتا ہے دوم صفائی ذہن ہے او قوت ایک ہے بہ مجرد متوجہ ہونے کے حاصل کرتا ہے

مطلب کو تغیر شک کے یہہ قوت تحمل سے پیدا ہوتا ہے اوؤر ذکر
حق سے قائم رہتا ہے سیوم حسن تعقل ہے او قوت ایک ہے
سہو خطا سے محفوظ رہتا ہے ادراک حقائق مین یہہ قوت خوبی
سے انصاف کے پیدا ہوتا ہے اوؤر رضا جوئی سے رب کے قائم
رہتا ہے چہارم تحفظ ہے او قوت ایک ہے جو صورتہاے معقول
ومحسوس کو خوب حفاظت کرتا ہے یہہ قوت صفائی سے دل
کے پیدا ہوتا ہے اوؤر راست گفتار اوؤر راست کردار سے قائم
رہتا ہے

نظم

گنج حکمت کے یہہ جواہر ہین	او سمجھانے جو اُسکے ماہر ہین
اُسکو حاصل کیا سو او ہے میر	رب کہا اُسکے حق مین خیر کثیر

فصل دوم

در عدالت عدل او ہے کہ ہر ایک شی کو مقام پر اُسکے رکھنا عدالت
چہار قسم پر ہے اول او ہے جو عبادت حق تعالے کی کرنا دوسرا

سانچ بولنے سے

نظم

ہووے عادل کو قربت صمدی	یہہ سعادت ہے اسکتین ابدی

فصل سیوم

در عفت او چہار قسم ہے اول اوہے جو اللہ تعالی کے تئین وحدانیت مین خالص کرنا دوسرا اوہے محب خالص رسول کے ہونا تیسرا اوہے حق حقداران کا ادا کرنا چہارم اوہے عام مسلمین کو نفع اور نقصان آخرت کے سکھانا اے عزیز عفت پیدا ہوتی ہے حق و باطل کے تمیز سے اور قائم رہتی ہے اطاعت سے رسول کے تابع عفت کے چہار قوت ہین اول قوت حیا سے کہ اقوال و افعال بد سے اور صحبت بد سے دور ہونا اور خدا کو حاضر اور ناظر اعمال پر اور نیت پر اپنے جاننا یہہ قوت پیدا ہوتا ہے پیروی سے آیمہ دین کے اور قائم رہتا ہے طہارت سے

رہتا ہے صحبت نیک سے ہفتم قوت سخاوت ہے محتاج مستحق کو مال کا دینا اور اعتدال سے

فصل چہارم

شریعت کے اور قائم رہتی ہے محبت سے رسول کے صلّی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلّم تابع شجاعت کے تین قوت ہین اول قوت
علو ہمت ہے جو نفس ناطقہ خواہشات نفسانی سے دور ہونا
اور طالب علم وعمل کا ہونا اور جن اپنے حق مین بدی کرے اسکے حق
مین نیکی کرنا یہہ قوت پیدا ہوتا ہے عزلت سے اور قائم رہتا ہے
طلب سے مولی کے دوسرا قوت حلم ہے اوثابتی اور قائمی
ہے ہنگام غضب کے اور امور ناملائم کے یہہ قوت پیدا ہوتا ہے
راضی بحق رہنے سے اور قائم رہتا ہے تعظیم سے بزرگان کے تیسرا
قوت تواضع ہے کہ اپنے کو دوسرون پر افضل نا جاننا اور فضیلت
اور حرمت ہر ایک کی موافق مرتبے کے ساتھہ حد اعتدال کے
نگاہ رکھنا یہہ قوت پیدا ہوتا ہے صحبت سے کامل کے اور
قائم رہتا ہے خدمت سے درویشان کے **نظم**

اس شجاعت کتئین جنے پایا روز محشر مین سرخرو آیا

باب دوم

ہے جو نادانان آپ کو دانا تصور کرتا ہے اور طلب علم کا نہیں رکھتا ہے
تدبیر اس بیمار کی مشکل ہے یہہ قوت پیدا ہوتا ہے بد صحبت
سے علاج بعد نماز کے سورۂ فاتحہ تین بار اوّل و آخر اسکے درود گیارا
گیارا بار پڑھنا اور علمائے باعمل کے صحبت لازم رکھنا اور ہر ایک
کام مشورت سے دانا کے کرنا اور ہمیشہ اپنے میں اور حیوان میں
فرق کس بات کا ہے فکر کرنا اور بعد از نضج اور تنقیہ
سوداکی معجون نجاح کھانا تابع جہل کے چار قوت ہیں اوّل
قوت بلادت ہے جو نفس ناطقہ تیرہ ہو کر نادانی میں مقصد
کے محروم رہتا ہے یہہ قوت زیادہ ہنسی سے پیدا ہوتا ہے
علاج بعد ہر نماز کے سو بار یا علیم و یا حکیم پڑھنا اور صحبت سے جاہل
کے دور رہنا اور تنقیہ اور تقویت دماغ کا لازم کرنا دوسرا قوت
غبادت ہے جو حاصل کرنے میں مطلب کے شک میں
پڑتا ہے یہہ قوت پیدا ہوتا ہے زیادہ کھانے سے علاج بعد ہر نماز کے
دو سو درود پڑھنا اور کم کھانا اور ہمیشہ فکر و تامل سے کام کرنا اور جب

قوت نقصان ہے ... معقول و محسوس کے فہم و ادراک ... زیادہ ... بلغم و سودا کا ... یہہ قوت ... علاج بعد ہر نماز کے ... سورۂ ... تین دو بار پڑھنا اور کم سونا اور ... یہہ قوت زیادہ سونے سے پیدا ہوتا ہے ... حقائق میں اور بحث میں ... قوت حماقت ... سے کھانا ...

... صحبت ... تنقیہ اور معجون ... قوت ... بدن ... کام ... پڑھنا اور ...

فصل دوم ... ظالم ... جاہل ... اور ... یہہ قوت

یہہ قوت نشہ سے اوْر حرام وزنا سے پیدا ہوتا ہے علاج بعد نماز
کے ہر روز ستر بار استغفار اوْر درود دو سو بار پڑھنا اوْر عبادت
دل سے کرنا اوْر ہر ایک کام مین انصاف رکہنا اوْر مدام بد کام سے
توبہ کرنا اوْر فصد قیفال کا لینا اوْر مفرح کہانا تابع ظلم کے تین قوت
ہین اول قوت کذب ہجو افنار استی ہے اوْر بدکرداری یہہ
قوت حرام کہانے سے اوْر دنیا کی الفت سے پیدا ہوتا ہے اوْر
لعنت مین گرفتار کرتا ہے علاج بعد نماز کے ہر روز اذا جاء و سبا
پڑھنا اوْر دل اوْر زبان کو ایک رکہنا اوْر ہر ایک کام مصلحت پر کرنا اوْر
اصلاح سوء المزاج دل و دماغ کا کرنا دوسرا قوت بیوفائی ہے
او ستم ہے او بیمروتی ہے اور ابنائے جنس کے او دین و دنیا
مین خرابی لاتا ہے اوْر دوست کو دشمن کرتا ہے یہہ قوت پیدا ہوتا ہے
بغض اوْر کینہ سے اوْر خیانت سے علاج بعد نماز کے ہر روز دو
بار آیۃ الکرسی پڑہنا اوْر ابنائے جنس کی تعریف کرنا نہین تو کلمہ
بھی ناکرنا اوْر ان کو خوشش کرنا نہین تو ناخوش بھی ناکرنا اوْر اُن کو فائدہ پہچانا

فصل سیوم

[illegible]

رکہنا اور بد صحبت سے دور ہونا اور تمام کام مین اعتماد خدا پر
کرنا اور خوف خدا کا رکہنا اور بعد فصد اکحل کے معجون وج
کہانا دو تابع حرص کے تین قوت ہین اوّل قوت **بی شرمی** کی
ہے جو آدمی کو حصول سعادت سے محروم رکھتی ہے اور آگے
دوست اور دشمن کے نئے اعتبار کرتی ہے یہہ قوت سدا
ہوتی ہے زنا سے اور نشہ سے علاج بعد ہر نماز کے استغفار
سو بار اور درود سو بار پڑہنا بد کام سے توبہ کرنا اور بد صحبت
سے دور ہونا اور خلط فاسد کو دفع کرنا اور مربائے بلیلہ کہانا
دوسرا قوت **شرہ** اور **اضطرابی** ہے جو آدمی لذات
فانی مین گرفتار ہو کر آگے وقت کے زیادہ حاجت سے جتنا ہے
اور حاصل کرنے سے سعادت کے باز رہتا ہے یہہ قوت پیدا
ہوتا ہے صحبت سے اغنیا کے علاج بعد نماز کے ہر روز ایک بار
سورہ تغابن پڑہنا اور زیارت قبور کی کرنا اور عبرت لینا اور بد صحبت
سے دور رہنا اور فصد لینا اور اعضائے رئیسہ کو قوت دینا

بیت

[illegible]

فصل

[illegible]

تابع حسن کے چہار قوت ہین اول قوت بطالت ہے او
سستی ہے جو آدمی کو سرمایہ بدبختی کا ہوتی ہے اور امور معاش
مین اور امور معاد مین خرابی لاتی ہے یہہ قوت پیدا ہوتی ہے ترک
عبادت سے علاج سورہ ملک بعد عشا کے ایک بار اور
درود سو بار پڑھنا اور صحبت ارباب ہمم کی رکھنا اور تنقیہ بلغم
و سودا کا کرنا دوسرا قوت غضب و غصہ ہے اس سے
نور عقل تیرہ ہوتا ہے اور دنیا اور دین کی خرابی لاتا ہے
یہہ قوت پیدا ہوتا ہے جہل سے اور ترک سے خوف خدا کے
علاج بعد نماز کے ہر روز قل اعوذ برب الناس پڑھنا اور وقت
غضب کے لاحول پڑھنا اور آب سرد پینا یا وضو یا غسل
کرنا اور موت کو یاد کرنا اور صفرا اور سودا کا تنقیہ کرنا اور شربت
صندل حامض پینا تیسرا قوت تکبر ہے جو آدمی آپ کو
ناحق صاحب مرتبہ جانتا ہے تابع تکبر کے تین قوت ہین افتخار
لجاج عذر افتخار وہ ہے جو سبب سے مال و جاہ

اسناد قصیدہ بردہ کہ مصنف
امام محمد بوصیری مین [illegible]
مرض فالج کا ان کو ہوا تھا جب
یہہ سوان قصیدہ تصنیف کر کے
خواب مین رسول علیہ السلام
دست مبارک بدن ان کے
[illegible] اور بردہ عطا [illegible]
اور [illegible] نجات [illegible]

جو نعمت کہ دوسرے کو حاصل ہے بغیر زوال اسکے اپنے کو
حاصل ہووے یہہ رغبت امور آخروی مین مطلق محمود ہے
اور امور دنیوی مین اگر بقدر کفاف اور مصلحت کے ہے نیک
ہے وگرنہین تو بد ہے سزا اُسکا دوزخ ہے علاج کلی یہہ ہے
ہر روز بقدر میسر قرآن پڑھنا اور صحبت بد سے دور ہونا اور تمام
معاملہ خدا سے رکہنا

نظم

خوف و نامردمی بہت بد ہے	کاملان پاس او سدا رد ہے
مین رسالہ یہان تمام کیا	طفلگان کے لئے یہہ کام کیا
سب رسالون مین یہہ رسالہ طاق	نام اُسکا مکارم الاخلاق

بضرورت لکھا ہے اُسکو حیات
ہو نبی پر درود اور صلوات

اسناد قصیدہ بردہ

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

[illegible]

اجازت کے

اجابت کے تضرع وزاری سے دعا جامین خواص اس قصیدہ کے اکابران دین تجربہ کئے ہین سو بطور اختصار کے یہہ ہے جو کوئی کے اس قصیدہ کی مداومت رکھے اس پر رحمت خدا کی اور نور خدا کا ظاہر ہوتا ہے اور خواب مین رسول علیہ السلام سے مشرف ہوتا ہے دل نورانی اور دعا مقبول ہوتی ہے اور ہر حاجت اسکی برآتی ہے اور درازی عمر کی اور فراخی نعمت کی اور تندرستی اور عزت پاتا ہے اور مرض سے اور بلا سے اور مرگ مفاجات سے اور آفت سے جن کے اور طاعون وغیرہ کے امن مین رہتا ہے

بیت

ہین زیادہ خواص اسکے حیات		ہو نبی پر درود اور صلوات

ترجمہ قصیدہ بردہ

اَمِن تَذَکُّرِ جِیرانٍ بِذِی سَلَمٍ		اشک آنکھون سے روان ہے خون ہوا سینہ ہم

نفس ہی جون طفل ہے کب شیر سے ہووے فطام
باز رکھہ اسکو ہوا سے اسکا مت کہنا تم
شہد جیسا تمین جو بہاتی ہے ہوش ہوکے بہہ
بس ہے ایسے نظر مین آدمی کے نوش سم
بہوک اور سیری پاتو نفس کے مین کیا فریب
اشک انکہون سے رواں کر ہیو اور از حرام
کر خلاف نفس شیطان اور نکر فرمانبری
نفس شیطان حکم فرما ہو کہا انکا نکر
باز رکھہ مجھہ کو خدایا از کلام بی عمل
خیر کر تجھہ کو کہا ہون نین کیا مین کار خیر
مین نوافل سے لیا نہین آہ زاد رحلہ
ترک سنت کردیا اسکا کہ تھا سید ارشد
سنگ باندھین پیٹ کہاو جسکے روزہ ہو
عرض لائے کوہ زر کی تا ہو مقبول جناب

شیر سے محروم رکھہ نا ہو طلب کا اسکو دم
گر ہوا فرما روا او کفر مین لاوے ہم
باز رکھہ بس جنگ سے او جسکے تئین جانے ارم
چرب و شیرین مین کہان اسکو نظر آتا ہے سم
بسکہ فاقے سخت ہے ہان ز سیری و تخم
غیرت حق گر تجھے ہے ہو ملازم باندم
نیک تجھکو او کہین ہو بدگمان رکھہ متہم
ہان تو سمجھا ہو فریب خصم اور مکر حکم
اسکی نسبت یون ہے ثابت نسل جون با عقم
مین نہین سیر کہے پر کیون تجھے ہو ثابت قدم
جز نماز فرض و روزہ مین کیا ہون کام کم
تھے قدم دو نو کلہ مین دیکھہ کر درد ورم
زیر سنگ کے پوست انکا نازکی کا جسکو دم
ان کے اوپر ہان نظر فرما مین غالی سم

درک اسکے شان کا عاجز کیا ہے خلق کو — ہیہ جہان اور وہ جہان دونون ہین عاجز بکظم

در نظر ہو شمس کو چمکا ن بدوری تو ن ہو — شمس کو دیکھے اگر ہو چشم تیرہ تو زم

نشۂ دنیا مین کب ہو درک اسکے شان کا — قوم مست خواب کو اُس مین تسلی مغتنم

غایت ادراک عالم ہے محمد مین بشر — بہترین خلق ہینگے وہ رسول محتشم

ہان بہت انبیا پایا ظہور معجزات — تھی نبوت مصطفیٰ اُن پر تجلی جب بہم

انبیا مثل کواکب ہین محمد آفتاب — شب کو ہو روشن کواکب روز کو ہوتے ہین گم

نور بخش چشم عالم جب ہوا داغ آفتاب — روح بخش دو جہان ہے فیض بخش ہر ام

اور بلطف بس گرامی خلق مین آراستہ — اور سراپا حسن مین اور تازہ رو ہین علم

غنچہ سان در تازگی اور ماہ کامل در شرف — مثل دریا در کرم ماشند ابر اندر ہم

عرصۂ عزت مین اپنی وہ ایسا بے نظیر — ماہ تابان در کواکب شاہ در خیل و حشم

نطق و دندان شاہ کے جون در مکنون در صدف — اُس جواہر کے دو معدن ہے بیان اور تبسم

شاہ کے مرقد کی خوشبو سان ہو ختمین بھی — جنتی اولی کو یہ بو ول سے ہووے ملتثم

وقت پیدائش کے ہوئی اسپاک سے پاکی ہویدا — مبتدا اسپاک کا پاکی ہے یہ اور مختتم

اہل فارس با فراست روز مولود نبی — یون کہے اب ہمہ نازل ہے بلا رنج و الم

تھے محمد اور تھے صدیق یکجا غار مین
تخم اور جالی کو دیکھے از حمام و عنکبوت
دست حفظ ایزدی ہو سکتیں اوپی نیاز
جو ہے دوران کے ہو نہین شاہ کا سنا طلب
دولت دارین کی نین ہے طلب بس ہاتھ سے
وحی خواب مصطفے سے ہان تھان ہینکر ہو
وحی اندر خواب تھی پیش از نزول جبرئیل
بارک اللہ وحی اسکی ہے عطا کسبی نہین
مس مبارک ہاتھ کا بخشا علیلونکو شفا
قحط سالی اس قدر تھی ہوئی دعا سے اسکے دو
اس دعا سے اس قدر بارش ہوا روے زمین
وصف اعجاز نبی سے ہین ہوا ایوان نہو
دراچھے رشتی کی اندر حسن اسکا موزون
نین مجھے وست سا درمدح خیر المرسلین

کافران سب ہوتے بینی غار مین کوئی مکتتم
یون گمان انکو ہوا ہین غار مین خیر الامم
درع ہے اور حصن عالی ہے کہ نا ہو منہدم
اسکے ایسے مین آیا یا امان بس محترم
سایہ کو بس ہاتھ کا نیکو عطا اور مغتنم
قلب تھا بیدار انکا چشم تھی بستہ بہم
یون اثر تھا اس کا ظاہر ہون اثر یا منتظم
بھی رسول حق نہین اسرار حق پر منہم
بھی خلاصی بخش تھا دیوان کان کو از الم
قوت بخش قحط اسود جون تھا دہم بیش و کم
تھے او گویا موج دریا یا کہ تھے سیل عرم
شب کو ہو جون رہنما مہمان کو آتش بر علم
کم نہو وے شان اسکا ما ہے گر منتظم
او عظیم الشان ہے اور اسمین اخلاق و دیم

شبکو مکے سے طرف اقصے کے لایا تو حرم
در شب معراج تو قوسین کا پایا مقام
انبیا اور مرسلا انکا یون ہوا تو پیشوا
انبیا کو ساتھ لیکر طی کیا نعت شان
انتہائے قرب حق کون نین کیا کسنے تو
ہر مقام قرب سے لایا تو بالا رو
تو ہوا واصل بحق تھا او نظر سے بن بہان
ہر فضیلت نے تجھے مین اس مین تیر کتے عجم کو
منصب بالائے او جو حق دیا ہر شان سے
شاد ہوئے مومنان حق سے ہوا ہمکو عطا
شکر للہ ہمکو انبیا رہنما بھیجا یقین
اسکا شہرہ ولیا عدل کے دیا یون ہر س
جنگ تھا کفار سے ہر معرکمین حال یون
تھی تمنا انکو یون اور تھا ارادہ گبر تیز

ماہ کامل جون خرامان شکستش اندر ظلم
قوت ادراک اسکی راہ سے کربا ہے رم
جون رہے ہو پیشوا مخدوم والے بر خدم
خوجمین پیغمبران کے تو اتھا صاحب علم
جون مقام ارتقا کو نین رکھا بر ستنم
ہوندا بالا تو آلیکن تنہا جون علم
راز او حاصل کیا از بسکہ تھا پوشیدہ ہم
سر بسر منزل کیا حاصل مجرد جو نعلم
نعمت اعلا کے او بخشا تجھے حق از نغم
دین پاک مصطفے او دور رہے سے انہدم
ہے او خیر المرسلین و ہاہین خیر الامم
جون اسکے شور سے غافل غنم گر نے مین رم
تن عدو کا زیر خنجر لحسم ہو جون ریشم
کاش ہوئے عضو رقیہ با عقابان و رخم

تحفۂ قصائد ۱۲

[illegible]

اپنی امت کو دیا دامان ملت میں پناہ
بس عدو کو شاہ کے قرآن کیا ہے زیر خاک
بس تجھے یہہ معجزہ تو امی و کان علوم
نعت شہ کا کر وسیلہ ہون خطا کا عذر خواہ
دو علامت ہین مگر دن جس سے ہو ہمیں خوفناک
مین شباب و کودکی مین الغرض محکوم تھا
نفس ہیر اور تجارت بس زیانکاری کیا
آخرت کو اپنی دیکر جن لیا دنیا کے تئین
گرچہ ہون عاصی مصطفے سے نہین ہوا ایمان کشن
ہے محمد نام میرا بس مجھے اسکی پناہ
فضل اسکا در قیامت گر نہووے دستگیر
ہے بری اس شان سے خادم زبان کوس سو
جب سے مین لازم کیا ہون مدح کا اسکے بیان
نا غنی محروم اس سے نا کبھو دست گدا

جون حفاظت سے تیز بحون کی کرے اندر اجم
جون کیا حجت کا پایا اپنے اعدا کا ہدم
وقت فرصت ورتھی اور محاسن مین اتم
عمر کی در کار و خدمت اور کہتے مدح و ذم
شعر و خدمت مین بنا کے مجھکو قربانی غنم
ان سے حاصل کچھہ ہوا نہین جز بعصیان ازدم
نین خرید یا دین بدنیا تھا او ازان بیدرم
بلکہ نقصان و زیان ہوا اسکو در بیع و سلم
رشتہ امید کو ہر گز نہو سستی کا دم
کوئی نہووے یا وفا مین در ہمہ عہد و ذمم
ہو فغان وا مجھہ پر جب کر لغزش قدم
یا پھرے ہما آنکے فیض سے نا محترم
در خلاصی اسکتین پایا ہون نیکو ملتزم
باغ و صحرا مین اگا وکل کو جون بارش کا نم

[illegible]

ثبت ایک قصیدہ

صراط الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سوال

جواب

جواب ۔ باتفاق اہل اسلام کے کافر ہے سوال ایمان کس
کو کہتے ہین جواب اللہ کی وحدانیت اور محمد کی رسالت دل مین
ثابت کرنے کو ایمان کہتے ہین سوال فقط لا الہ الا اللہ کہنے سے
مومن ہوتا ہے یا نہین جواب مومن نہین ہوتا ہے کیا واسطے ؛
تصدیق وحدانیت کے عین تصدیق رسالت کے نہین ہے
سوال فقط محمد رسول اللہ کہنے سے مومن ہوتا ہے یا نہین جواب
مومن ہوتا ہے قولہ تعالے ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ
فرمایا اللہ تعالے نے اطاعت اور تصدیق رسول کی عین ؛
اطاعت اور تصدیق اللہ کی ہے سوال توحید اللہ کی
فقط لا الہ الا اللہ کہنے سے ثابت ہوتی ہے یا نہین جواب
بحکم ہو الظاہر والباطن کے توحید کہ تشبیہ باعینیت و
تنزیہہ باغیریت ہے حاصل نہین ہوتی ہے جب تک کے لا
الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نا کہے سوال لا الہ الا اللہ
کے ساتھ محمد رسول اللہ ملانا احادیث صحیحہ غیر منسوخ سے

کس کا ہے جواب نفی کس کی اور اثبات کس کی ہے
سوال لا الہ نفی ہے اور الا اللہ اثبات

جواب عین مخالفت خدا کی ہے ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی نافرمان خدا کا اور رسول کا ہوا وہ کافر ہے واسطے اس کے دوزخ ہے

نفی الہ باطل کی یعنے دو جہان کے وجود کی ہے اور اثبات اللہ
کے وجود کا ہے سوال نفی اپنے اور اثبات خدا کا کس طور سے
کرتا ہے جواب ہے سوا اللہ ہے نہین سو مین ہون سوائے
اللہ کے دوسرا کوئی موجود نہین ہے یہہ بات دل مین ثابت
ہووے تو نفی اپنے اور اثبات اللہ کا ہوتا ہے سوال فائدہ
نفی اور اثبات کا کیا ہے جواب اقسام کے شرک
سے دور ہونا ہے اور اپنے کو نا دیکھنا اللہ کو دیکھنا ہے ؛

فصل سوال

عقیدہ خلفائے راشدین کا اور ائمہ اربعہ کا کیا ہے

جواب

اللہ تعالے واحد لاشریک ہے ذات مین اور صفات
مین اور عالم مین داخل نہین اور عالم سے خارج نہین متصل اور منفصل
عالم سے نہین متعدد اور محدود نہین علم اور قدرت اس کا

ایک لباس اور غلاف ہیں نہ عین ہیں نہ غیر ہیں جیسا کہ صفات حق کے ہیں روح اصل ہے باقی فرع ہیں حکمت اصل کی اور فرع کی جاننا کمال انسان کا ہے

فصل سوال

شریعت اور طریقت اور حقیقت کیا ہے ؟

جواب

رسول علیہ السلام فرمائے الشریعت اقوالی والطریقت افعالی والحقیقت احوالی اقوال پیغمبر کے شریعت ہے افعال پیغمبر کے طریقت ہے احوال پیغمبر کا حقیقت ہے سوال روح انسانی کو زینت کس بات سے ہے جواب روح انسانی کہ حاکم شہر وجود کا ہے زینت ظاہر اس کا عمل ہے اور صفائی سیرت باطن اس کی علم ہے سوال صورت کو اعتبار ہے یا معنی کو

جواب

اسما اور صفات کے جاننا اور تمام کام واسطے رضائے خدا کے
اور واسطے خدا کے کرنا اور دوست رسول کا دل سے ہونا اور اس
کی اطاعت کرنا اور دوستان خدا کو دوست رکھنا اور موافق قرآن
کے اور احادیث کے چلنا سوال شرک در معبودیت کس کو
کہتے ہین جواب اللہ کے سوائے غیر کو سجدہ کرنا شرک
معبودیت مین ہوتا ہے سوال شرک در موجودیت کس طرح سے
ہوتا ہے جواب سوائے اللہ کے غیر کو موجود بالذات جاننا
شرک موجودیت مین ہوتا ہے سوال شرک در ذات
کس نہج کا ہے جواب اعتماد کسی چیز پر نا رکھنا چاہیے نا سعی
و کوشش پر نا مال و جاہ پر نا طاعت اور عبادت پر اللہ مالک
ہے اور قادر مطلق ہے سب حال مین اعتماد اور اعتقاد اللہ
پر رکھین اللہ سب جائے پر حاضر ہے اور سب کے ساتھ ہے
اور سب پر محیط ہے ایسا نہین کیا تو شرک در ذات ہوتا ہے
سوال شرک در ارادت کس طور کا ہوتا ہے جواب

شرک در فعل کس نہج سے ہوتا ہے جواب
سب حال مین اللہ تعالی کو
وارث جاننا مال اور جان اور
دل اور تن وغیرہ کو اللہ
[illegible]

جواب

جواب سب حال مین اللہ کو پکارنا نذر اور روزہ وغیرہ اسیکا ۞
رکھنا راحت اور خوشی کو فضل سے اللہ کے جاننا رنج اور غم کو ۞
عدل سے اللہ کے جاننا ایسا نہین کیا اور نہین جانا تو شرک
در مشیت ہوتا ہے سوال شرک در محبت کس کو کہتے ہین ۞

جواب

فرزند ہو یا والدین ہو یا عورت ہو یا آشنا وغیرہ ہو محبت ۞
اُن سے واسطے اللہ کے رکھنا ایسا نہین رکھا تو شرک در محبت
ہوتا ہے سوال شرک در رضا کس آئین پر ہوتا ہے جواب
سب حال مین اپنے کو معدوم اور خدا کو موجود جاننا اور ہردم
اللہ اللہ کہنا اور کوئی بات یا کوئی کام کے سبب سے یاد
حق کا موقوف ہووے تو پھر توبہ کرنا اور شروع کرنا اور سب
حال مین دل خدا سے باندھنا ایسا نہین کیا تو شرک در رضا
ہوتا ہے سوال شرک در قضا کس شان پر ہوتا ہے جواب
سوتے وقت دم آخر سمجھ کر گناہان سے توبہ کرنا اور ہر دم اللہ اللہ

توحید کس کو کہتے ہین جواب توحید تین قسم ہے وجودی
شہودی علمی الحاصل اللہ تعالے کو واحد حقیقی جاننا ہے اور
ارباب بصیرت جو احدیت ذات کے ساتھ جمع کے اور فرق
کے بوجھنے کو توحید کہتے ہین سوال ترقی روح انسانی کے کتنے
مقام ہین جواب نو مقام ہین اسیواسطے نو آسمان ہین
سوال نو مقام تفصیل سے بیان فرماؤ جواب انسان جب
تصدیق پیغمبر کی کیا مقام ایمان کو پہنچا نام اسکا مومن ہوا جب
مواظبت عبادت کی کیا مقام عبادت کو پہنچا نام اسکا عابد ہوا
جب محبت دنیا کی دل سے دور کیا مقام زہد کو پہنچا نام اس کا
زاہد ہوا جب بعد پہچاننے خدا کے جواہر اشیا کو اور حکمت ہائے
جواہر اشیا کو تمام بوجھا اور دیکھا مقام معرفت کو پہنچا نام اسکا
عارف ہوا جب حق تعالے عارف کو بہ محبت اور الہام
اپنے مخصوص کیا مقام ولایت کو پہنچا نام اس کا ولی ہوا
جب بوحی و معجزے اپنے خصوصیت دیا اور روانہ کیا کہ خلق

کو طرف حق کے دعوت کرے
مقام نبوت کو پہنچا نام اسکا
نبی ہوا جب
مخصوص کیا مقام رسالت
کو پہنچا نام اس کا رسول ہوا جب
اور شریعت دوسری

جواب

جواب پیغمبر تھے کہ کُنت نبیًّا فرمائے ہین سوال اُس عالم سے
تشریف فرمائے ہین نبی ہین یا نہین جواب نبی ہین اُس
بات سے خبر دیتے ہین کہ لا نبی من بعدی جو بعد میرے نبی نہین
ہے سوال پیغمبران اوّل دعوت کرتے بعد اُسکے حجت
لاتے یعنے معجزہ بتلاتے پس حجت سوائے دعوت کے
ہے یہہ دونو قرآن مین جمع ہونے کو سبب کیا ہے جواب
قرآن کہ معجزہ رسول علیہ السّلام کا ہے طرق معنی سے
دعوت ہے وبقہ معجزہ ہے کہ حجت دعوت کا ہے اللہ
تعالے دونو کو ایک چیز مین جمع کیا ہے اُس واسطے کہ سب
معلوم کرین کہ وُہ خاتم انبیا ہے قیامت تک دعوت
اُس کی حجت سے جدا نہین ہوتی ہے سوال دعوت کی
حجت قائم نہین رہتی ہے وُہ قائم رہنے کو سبب کیا ہے جواب
قولہ تعالے وان لہ لحافظون فرمایا اللہ تعالے دعوت
کو اور حجت کو محمّد کے نگہبان مین ہون یعنے وُہ خاتم ہے قیامت

تنا بخ عقائد عقید میں اور
مطالب میں اور واضحی میں اور غیرہ
طوالع میں اور نوادر کے بتایا
میں لکھے گئے کی
کے با ہو گا یا ہو سکتا ہے باتفاق
ارباب بصیرت کے اور علما
احادیث کے تمام فرمایا ہے کی
واسطے امت اس رسول ثابت
نہیں ہوسکتا ہے اور انکار فرمان
خدا کا اور رسول کا لازم آتا ہے

سوال
وعدے میں اللہ تعالے کے خلاف جائز ہے یا نہیں
جواب
جائز نہیں ہے قوله تعالے
ان اللہ لا یخلف المیعاد

جواب

روح اس حضرت کا بنی ہے ارواح امت اسکی جسم اس
حضرت کا بنی ہے اجسام امت اس کی ہر ہر جز کو ہی نسبت
ثابت سے ہے سوال دائرہ نبوت کا کس اسم کے مظہر پر تمام
ہوتا ہے جواب باتفاق ارباب بصیرت اسکے اسم اعظم
کے مظہر پر سوال بحکم خاتم النبیین خدائی تعالے
پیغمبر کو خاتم نبیان کا فرمایا ہے خاتم رسولان کا نہیں فرمایا ہے

جواب

ہر ایک رسول نبی ہے اور ہر ایک نبی رسول نہیں ہے جب
نبوت کی نفی ہووے رسالت کی نفی بطریق اولی ہوتی ہے

سوال

اللہ تعالے قادر ہے اور ایک خاتم روانہ کرنا ممکن ہے یا نہیں

جواب

دو خاتم ہونا محال ہے جیسا دو قدیم مطلق ہونا محال ہے

فرمایا اللہ تعالے نے [illegible]
[illegible]
فصل سوال
[illegible] کیا گیا ہے
جواب [illegible]
فرض [illegible]

[illegible]
سوال

اور لفظ سفارش کا عام ہے

نہین ہوتی کی خاص ہے

مراد شفاعت سے کیا ہے

اللہ تعالے لا نفرق بین احد من رسلہ فرمایا ہے پس بہ اعتبار
نبوت اور رسالت کے انبیا ایک ہین محمد سب سے افضل ۂ
ہونے کو سبب کیا ہے جواب اللہ تعالے نے تلک الرسل
فضلنا بعضہم علی بعض فرمایا ہے اور بہ اتفاق علمائے احادیث
کے ہے کہ رسول علیہ السلام فرمائے کہ اللہ تعالے دو چیز مجھے
دیا ہے کسی پیغمبر کو نہین دیا ہے ایک معراج ہے دوسرا
شفاعت ہے پس اسیواسطے محمد سب سے افضل ہین ۂ

سوال

عیسی آسمانون پر گئے ہین اُس کو معراج کہتے یا نہین

جواب

بحکم رفع اللہ الیہ کے اُسکو رفع کہتے ہین نہ معراج

سوال

شفاعت کس کو کہتے ہین جواب سوال خیر ہے واسطے ۂ
مستحق کے سوال معنے شفاعت کی سفارش کی ہوتی ہے یا

مراد شفاعت سے کیا ہے

جواب

سوال اللہ تعالے نے محمد کے تئین وعدہ شفاعت کا دیا ہے کتاب میں ایک روایت ہے کیونکر جواب قوله تعالی لا یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا فرمایا اللہ تعالے نے کوئی مالک نہیں ہے شفاعت کرنے کا مگر جس نے لیا ہو اللہ تعالے سے وعدہ محمد کے تئین شفاعت کا وعدہ اوپر نوری پایا ہے قوله تعالی ولسوف یعطیک ربک فترضی فرمایا اللہ تعالے نے اے محمد عنقریب پروردگار تیرا دیگا تجھے تئین شفاعت اس قدر زیادہ کہ راضی ہووے تو اس سے

نقصانات اُس کے محو ہوجاتے ہین سوال نزدیک ارباب

وحدت کے مراد شفاعت سے کیا ہے جواب ہر اسم رب

ہے مظہر اُس کا مربوب ہے بحکم وما من دابة الا ہو اخذ بناصیتہا

ان ربی علی صراط مستقیم کے ناصیہ ہر مربوب کا ہاتھ مین اُس کے

رب کے ہے وہ اوپر صراط اپنے کہینچتا ہے جب کے محمد مین

تمامی اسما کا ظہور بروجہ اعتدال ہے واسطے اُسکے

ہر مظہر ہادی کا طرف رحمان کے جاتا ہے یا طرف منتقم کے جاکر

طرف رحمان کے آتا ہے جب رحمان اُسپر رحمت کرتا ہے

تب دیکھنے ہارا اپنے رب کو تجلیات مین جنت کے ہوتا ہے

سوال

اللہ تعالے پیغمبر سے وعدہ شفاعت کا کیا ہے خلاف کرنا

وعدہ کا ممکن ہے یا نہین جواب ممکن نہین ہے کیونکہ

اللہ تعالے فرماتا ہے فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسله

یعنے ہرگز گمان مت کرو تم اللہ کے تئین وعدہ خلاف رسول سے

تقسیم منصبوں کی اور زیادتی اور اور ... سالکین کی اور درجہ بین ... اہل کبائر ... جب ... رسول علیہ السلام ... نقل ہے کہ ... اول ... امت ... الا الہ ... جو شخص ... میری امت مین کا ... دوزخ مین نہین ... سوال ... کس روایت ... جواب ... نیچ ... شفاعت ... باب ... ان مین حدیثیں ... دو حدیثیں

شفاعت عاصیون کلمہ گو حق مین جائز ہے سوال
جواب شفاعت [illegible] حق مین جائز ہے
سوال وہ کون لوگ ہین
جواب
قولہ تعالیٰ [illegible] الا لمن ارتضیٰ [illegible]
[illegible] سوال

دو حدیث بطور اختصار کے بیان کرتا ہون یہہ حدیث صحیحین مین
ہے جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ فرمائے رسول علیہ السلام
اعطیت الشفاعت دیا اللہ تعالے نے شفاعت میرے تئین امام
نووی کہ شارح مسلم کا ہے شرح مین اس حدیث کے
فرمایا ہے کہ مراد شفاعت سے شفاعت عام ہے جو
شامل ہے تمامی مقامات کو دوسری حدیث یہہ ہے کہ
عقائد معتمد مین مذکور ہے کہ تمام کتابون مین حدیث کے
موجود ہے اور حد تواتر کو پہنچی ہے اس حدیث شفاعت کو فوج
عظیم صحابہ سے خصوص خلفائے راشدین سے روایت
کئے ہین کہ رسول علیہ السلام فرمائے شفاعتی لاہل الکبائر من
امتی میری شفاعت واسطے اہل کبائر کے ہے جو امت سے
میری ہین سوال محمد علیہ السلام امت سے کیا وعدہ کئے ہین

جواب

یہہ وعدہ کئے ہین اگر تم شرک سے دور رہین گے تو مین تمھاری

مشرک کے حق مین شفاعت فائدہ دیگی یا نہین جواب نہین کیونکہ واسطے اللہ تعالے کے فرماتا ہے فما تنفعهم شفاعة الشافعین نہین فائدہ دیگی مشرکان کے شفاعت کرنے والونکی سوال

علمائے ظاہر و باطن کے ما اتفاق [illegible] جواب [illegible] لا یشفعون الا لمن ارتضیٰ [illegible]
[illegible] جواب [illegible] ہین یا نہین

ہوتا ہے کیون کہ انکار آیات کا اور احادیث کا لازم آتا ہے سوال
شفاعت کے امید پر گناہ کرنا کیا ہے جواب کفر ہے ؛
سوال امید شفاعت کی کس طور پر رکھنا ہے جواب اگر کبھو
گناہ ہوجاوے تو جلد توبہ کرین اور استغفار پڑھین اور شرمندہ
رہین سوال جن نے خوف خدا کا نہین کیا اور امید شفاعت کی
رکھیا اُسکو کیا فرماتے ہین جواب او مردود ہے اور دوزخی ہے

فصل سوال

ادب کیا ہے جواب ادب ایمان ہے سوال ادب
کتنے قسم پر ہے بیان کرو جواب ادب تین قسم پر ہے ؛
اول ادب خدا کا او ہے جو چیز واسطے خدا کے ہے طرف
بندے کے اُس کو نسبت نا دنیا اور جو چیز واسطے بندے
کے ہے طرف حق کے اُس کو نسبت نا دنیا دوسرا ادب
شریعت کا او ہے کہ رسوم شریعت کو حدود اللہ کہتے ہین

ہین

مین نہین آئی ہے پس او باطل ہے دوسری حدیث یہہ ہے
کل ضلالۃ فی النار یعنے جو سخن قرآن مین اور حدیث مین مذکور
نا ہووے وے یا سخن کرنا ضلالت ہے اسیواسطے ضالین
دوزخی ہین سوال اللہ قادر ہے محمد کے برابر ہزار پیدا کرسکتا ہے
یا نہین جواب اللہ تعالے باعتبار کمال ذاتی کے غنی دو
عالم سے ہے اور باعتبار کمال صفاتی کے دو عالم مظاہر اسما
اور صفات حق کے ہین بہ نسبت خاصہ ایک اسم کو ایک مظہر
ہے ہر مظہر نے جعل جاعل ہے پس ظہور ہر اسم کا موقوف
مظہر پر اُس کے ہے ایسا نا ہووے تو انقلاب ذات کا
لازم آتا ہے یہہ محال ہے دوسرا یہہ ہے قدرت حق کی تر
گمان و وہم سے بشر کے ہے اگر ایک اسم کو ایک سے
زیادہ مظہر ہوتا تو ارادت اور قدرت حق کی البتہ متعلق ظہور
کے ہو سکتی جب ایسا نا ہوتی ہوئی ہوتا ہے کہے تو تغیر صفات
کا لازم آتا ہے اور خلاف ارادہ خدا کا اور رضائے خدا کے

قولہ تعالے ماکان لبشران یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوت
یعنے ہر بشر کا کام نہین ہے کہ اللہ تعالے اُس کو کتاب اور
حکم اور نبوت دیوے دوسرا یہہ ہے بعضے اسما کے مظاہر
بحسب مراتب لیاقت پیغمبر ہونے کے رکھتے ہین کیون کہ اقتضا
ہر اسم کا علحدہ ہے اور شان ہر اسم کا جدا ہے پس اقتضائے
ظہور بحال ہر ہر اسم کا موافق شان ہر ہر مظہر اُسکی ہے یعنے یک
اسم کو یک مظہر ہے ظہور اس اسم کا اُس مظہر مین ہوتا ہے
اگر دوسرے مین ہووے تو انقلاب حقائق کا لازم آتا ہے
اور اعیان مجعول بارادہ ہوتی ہین دوسرا یہہ ہے اقتضا قدرت
کا بحکم الخبیثات للخبیثین والطیبات للطیبین متعلق ہے
مظاہر کے انقلاب کا ارادہ کرنا کفر ہے مثال اُس کا ایسا ہے
جیسا کہ کوئی کہے اللہ تعالے قادر ہے انگلیان سے بچی دے
سکتا ہے اور مرد کو عورت سے حاملہ کرا سکتا ہے ایسا کہنا
کفر ہے کیون کہ خلاف سنت الہٰی کا ہوتا ہے دوسرا یہہ ہے

ان اللہ لیس بظلام للعبید

وخلق کل شیء فقدرہ تقدیرا

اور لیاقت ازلی ... اور ظہور مین لانا ہے اسیواسطے

سوال

جواب

نقصان

نقصان علم و ارادت کا ہوتا ہے دوسرا یہہ ہے ابلیس
مظہر مضل کا ہے اور پیغمبر مظہر ہادی کا ہے پس مضل
عین ہادی اور ہادی عین مضل ہونا محال ہے کیونکہ انقلاب
ذات کا اور صفات کا لازم آتا ہے سوال پیغمبر شفاعت
کرنے ہارے ہیں تو اللہ کیا واسطے ہے اللہ بخشنے ہارا ہے محمد
سے کیا ہو سکتا ہے جواب ایسے سوال جہل کو جواب
نہیں ہے مگر اس قدر کہے جاتا ہے اے عزیز اللہ تعالے
دوزخی اور جنتی کو معلوم کرتے ہوئے اور آپ ہدایت کرتے ہوئے
پیغمبر کو اور کتاب کو روانہ فرمانا کیا سبب سے ہے
سو اور کیا حکمت اور مصلحت اس میں ہے سو تھوڑا تامل کرے
تو صاف معلوم ہو جاوے گا دوسرا یہہ ہے اللہ پیدا
کرنے ہارا ہے ماں باپ سے کیا ہو سکتا ہے بولنا انکار
والدین کا ہوتا ہے یہہ حق تلفی ہے انکار واسطے کا کفر ہے نعوذ
باللہ منہا سوال محمد کی نسبت اللہ کے ساتھ ایسی ہے

جواب

جواب

باتفاق علمائے مذاہب کے کفر ہے سوال پیغمبر کے
شان مین اللہ کیا فرمایا ہے جواب تمامی قرآن شریف
ہے اُس مین سے ایک آیت یہہ ہے ان اللہ وملائکتہ
یصلّون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما
اللہ تعالے اور فرشتگان اُس کے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر
کے اے ایمان والو بصدق دل سے درود بھیجو تم اوپر پیغمبر کے
اے عزیز نظر کرو کہ کس قدر مقبول اور محبوب بندہ ہونگا
او کہ اللہ تعالے اور فرشتگان اُسکے جس بندے پر درود
پڑھے اور نام اُس کا تعظیم سے یاد کرے ما و شما کس شمار
و قطار مین فریب مین شیطان کے مت آؤ اور ایمان
مت کھو اور ہردم شکر کرو اللہ تعالے اتنا بنی ہم کو دیا ہے
اور ہمارا وسیلہ کیا ہے

فصل سوال

اول پیغمبر آدم ہین اور آخری پیغمبر محمد ہین فرق دونو مین کیا ہے

ہرگز نہین کیونکہ بعضے لوگ پیغمبر کو بجائے باپ کے جانتے ہین اللہ تعالے اُن کو منع فرمایا ہے

سوال

جواب

میرے

سیرے پیدا کیا ہے جیسا کہ مجھے نور سے اپنے پیدا کیا ہے مخلوقات
مین مانند تمہارے ہون چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور مدارک اور
کشاف وغیرہ مین مذکور ہے صاحب تفسیر حسینی سورہ مریم کی
ابتدا مین لکھے ہین اُس حضرت کو تین صورت ہین ایک صورت
بشری جیسا قل انما انا بشر مثلکم آیا ہے دوسری صورت ملکی
ہے انی لست کاحدکم آیا ہے تیسری صورت حقی ہے من رانی
فقد راء الحق آیا ہے سوال پیغمبران ایمان لاتے ہین یا نہین

جواب

یومنون بالغیب آیا ہے پس ایمان بغیب ثابت ہوتا ہے پیغمبران
کو مطلوب عیان ہے سوال اللہ تعالے فاصلحوا بین اخوانکم
فرمایا ہے اور حدیث صحیح مین کل مومنین اخوۃ آیا ہے پس
مومنین باعتبار ایمان کے آپس مین بھائیان ہین پیغمبران کل مومنین
مین داخل ہین یا نہین جواب پیغمبران اصل ایمان ہین
داخل ایمان نہین ہوتے ہین جیسا کہ امام اعظم اصل مذہب ہین

نیز مومنین کمال ادب سے فرزند
کی غلامی سے اسکی نام منسوب کرتے ہین
فصل سوال
حدیث پر عمل کرنا ہے یا نہین
جواب
حدیث غیر موضوع کتب مین جو ہون اسپر عمل کرنا ہے
سوال
معنے حدیث کے کتنے قسم ہے
جواب
دو قسم ہین اول صحیح اور ضعیف دوم مرفوع اور موقوف اور مرسل

نجد یعنی مخلوق کی ہے دوسری معنے زرخریدہ غلام
کی ہے سوال عبد المحمد اور عبد النبی ایسے نام رکھنا جائز ہے
یا نہین جواب بہ اعتبار معنے مخلوق کے کفر ہے بہ اعتبار معنے
مملوک کے جائز ہے سوال عبد المحمد اور عبد النبی نام رکھنے
سے کیا فائدہ ہے جواب اس باب مین بہت حدیث
صحیح ہین چنانچہ معارج النبوۃ مین اور دلائل النبوۃ وغیرہ مین بہ
اسناد متعددہ مذکور ہے ان مین سے دو حدیث بطور اختصار کے
بیان کرتا ہون پہلے حدیث کا ترجمہ یہہ ہے کہ ابن عباس
بیان کرتے ہین کہ رسول علیہ السلام فرماتے حق تعالے عذاب
نہین کرتا ہے اور آتش دوزخ کی حرام ہوتی ہے اس بندے
پر کہ میرا نام رکھا ہے دوسرے حدیث کا ترجمہ یہہ ہے ابن
مسعود بیان کرتے ہین کہ رسول علیہ السلام فرماتے جو بندہ
مومن سبب سے میرے محبت کی میرا نام اپنے فرزند کا رکھے
او اور فرزند اسکا دونو میرے ساتھہ بہشت مین رہینگے اسیواسطے

نہین ہوتا ہے یہہ محال ہے لیکن مظہر قرآن کا درک ہے
اور مظہر درک کا قال ہے اور مظہر قال کا کاغذ و سیاہی ہے پس
یہہ تمام حادث اور مخلوق ہین اسی واسطے عقل سے معنے کرنا
کفر ہے حدیث صحیح ہے من فسر القرآن برائہ واصاب الحق فقد
اخطاء یعنے فرمائے جو کوئی معنے کیا آیات قرآن کے عقل
سے اپنے اگرچہ حق کیا ہے تو بھی خطا کیا ہے سوال ❊
قرآن کی آیتون کی معنے کس طرح معلوم کرنا ہے جواب
تفسیر سے معلوم کرنا ہے سوال تفسیر مین معنی آیات قرآن
کی کس طرح کرتے ہین جواب آیات محکم اور متشابہ اور ناسخ
اور منسوخ اور خاص اور عام معلوم کر کر مطابق اخبار اور آثار کے معنے
کرتے ہین سوال تلاوت دلائل الخیرات کی افضل ہے یا نہین

جواب

بعد تلاوت قرآن کے افضل ہے

فصل سوال

مالک قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یقال لہ نعمان بن ثابت و کنیتہ ابو حنیفہ سراج امتی قال علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یقول من رانی او من رای [illegible]

اور کہتے السلام علیک یا سید المرسلین جواب یہہ آتا علیک السلام یا امام المسلمین سوال نسبت قرب زمان رسول کا اور بعد انس کا بیان کرو

جواب ۶۰

جیسا کہ ابو یوسف و محمد و زفر و حسن ہین سوال مرتبہ اجتہاد کا
ایمہ اربعہ پر موقوف ہے یا نہین جواب موقوف نہین
سوال بعضے نے ابتدا مین اجتہاد مطلق کا دعوا کیا پھر آخر مین
تابع اُن کے ہوا ہے سبب اسکا کیا ہے جواب ایک ادہ ہے
اجتہاد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑے دوسرا کشف شرعی
تھی تیسرا روح مبارک رسول علیہ السلام کی تائید فرماتے تھے چہارم ان
مظہر بوادکے تھے پانچوان قطب زمان تھے چھٹوان قرب زمان
رسول علیہ السلام کا میسر تھا ساتوان چند صحابی کو دیکھے ہین
اور فیضیاب ہوئے ہین خصوصاً ابو حنیفہ عبد اللہ بن الزبیدی کو اور
انس بن مالک کو اور جابر بن عبد اللہ کو اور عبد اللہ بن اوفی
کو اور واثلہ بن الاسقع کو دیکھے ہین اور فیض صحبت پائے ہین اور جعفر
صادق رضی اللہ عنہ کے صحبت مین رہے ہین اور استاد
فضیل کی اور ابراہیم ادہم کی اور بشر حافی کی اور داؤد طائی کی ہین
اور یہہ دو حدیث کتب مین احادیث کے موجود ہے قال انس بن

[illegible]

سوال [illegible]

جواب [illegible]

صورت

صورت ظاہر ہووے تو حقیقت باطن رہتی ہے جیسا کہ وضع صورت
شان نبوت کا ہے اور حقیقت ظاہر ہووے تو صورت باطن
رہتی ہے جیسا کہ حال ولایت کا ہے اسیواسطے اللہ تعالےٰ
روز قیامت کو یوم تبلی السرائر فرمایا ہے سوال صورت نماز کی
قاعدہ قیام رکوع سجود وغیرہ ہے حقیقت نماز کی کیا ہے

جواب

فتوحات مکیہ اور رموز اور مرصاد العباد اور کشف الاسرار اور
طوالع وغیرہ مین مذکور ہے ایک نور ہے اور سنت نماز کی
حقیقت ہے سولباس اسکا ہے سوال سنت نماز اگرچہ
عبادت خدا کی ہے مواظبت اسکی رسول کریم کئے ہین سبب
اس کے ظہور کا کیا ہے جواب ارباب بصیرت فرماتے
ہین کہ سنت نماز جبر نقصان فرض نماز کی ہے جیسا کہ
نفل نماز جبر نقصان سنت نماز کی ہے جب حقیقت فرض نماز
کی کامل بنتی ہے لیکن اقتضاسے حکمت الٰہی کے ظہور سنت کا

تعلیم الٰہی کے اور یہ فعل حسن ہے
سنت نماز
سوال

جواب

سوال

اللہ تعالےٰ اس نقصان کو
فرض ہو جاتی
سوال
جواب

جواب
بالاتفاق گناہ گار ہوتا ہے
سوال
سنت سے انکار کیا تو کیا
جواب کافر ہوتا ہے
عذر سے ترک کیا تو کیا حکم ہے

سوال دل مین نا آوے

فصل سوال زیارت قبور کی کرنا کیسا ہے

جواب باتفاق علمائے احادیث کتابون سے چنانچہ حدیث بخاری و مسلم وغیرہ مین ہے

الا فزوروا القبور فانہا تذکرۃ الآخرۃ وتدمع العین وترق القلب فرمایا رسول علیہ السلام نے زیارت کرو قبور کی ... آخرت کا اور خوف خدا کا دیتی ہے اور نرم دل کرتی ہے

چنانچہ شرح مشکات اور نہایہ اور محیط اور نوازل اور ینابیع
وغیرہ مین آیا ہے رجل ترک سنن الصلوٰۃ ان لم یر السنن حقا فقد
کفر جو کوئی ترک کیا سنت نماز کو اگر سنت کو حق نہین سمجھا پس تحقیق
اوسکا کفر ہوا ہے فصل سوال مرید کس کی ہونا ہے

جواب

پیر کامل کے ہونا ہے سوال پیر کامل کس کو کہتے ہین

جواب

شریعت مین اور طریقت مین اور حقیقت مین کامل ہووے ٭

سوال

پیر کامل کی پہچانت کیا ہے جواب پیر چہار طور کے
ہین ایک سالک ہے دوسرا مجذوب ہے تیسرا
سالک مجذوب ہے یہہ تینو ناقص ہین چہارم مجذوب
سالک ہے یہہ کامل ہے پہچانت اوس کی یہہ ہے کہ جب
تک اوس کی صحبت مین بیٹھے سوائے یاد خدا کے دنیا کا

سوال ... زیارت ... جواب ... مین

من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی

سوال

جواب

من المسلمین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع انشاء اللہ تعالے لکم لاحقون
بعد ازان آیات قرآن کا ثواب بخشنا اور لہو لعب سے اور
کھانے پینے سے دور ہونا سوال گل وریاحین قبر پر ڈالنا اور
شاخ اسکی لگانا جائز ہے یا نہین جواب روضۃ الانوار
اور بحر زخار اور مرصاد وغیرہ مین جائز لکھا ہے سوال زیارت
قبور مین حکم عورت کو کیا ہے جواب زیارت قبر والدین
کی اور رسول علیہ السلام کی کیا جائے سوائے اسکے منع ہے چنانچہ
یہہ حدیث ترمذی ہے لعن اللہ زوارات القبور فرمائے رسول علیہ
السلام لعنت کرتا ہے خدا عورت زیارت کرنے ہارے کیتین

سوال

زیارت رسول علیہ السلام کی وقت حیات کے اور وفات
کے حکم ایک ہے یا نہین جواب زیارت قبر رسول علیہ
السلام کی کرنا ایسا ہے جیسا زیارت کرنا رسول علیہ السلام
کے حالت حیات مین حدیث صحیحین مین ہے اور حد تواتر کو پہنچی ہے

سوال زیارت رسول کی کیا وقت مین

جواب

اور زیارت رسول علیہ السلام کی بعد وفات کے

ایک طالب نے رسول مقبولؐ ... سوال عالم ربانی ... اور ظاہری باطنی مین ... کس کا ... مین ترک ... جواب ... یا نہین ... کیونکہ ... سوال ... کس مین کیا ... جواب ... تمام عالم مین واسطے ... اور اللہ کو فاعل حقیقی جانے ایسا نہین جاننا تو کافر ہوگا

سوال

ارواح انبیا اور اولیا کے کس طور پر ...

جواب

کئے ہین ویسا کرنا واجب ہے چنانچہ شرح سفر سعادت و جوہر المنظم
و فتح الباری و شفا السقام وغیرہ مین مذکور ہے

فصل سوال

بندہ فعل ہے یا فاعل ہے جواب بندہ فعل ہے فاعل
حقیقی اور موثر حقیقی اللہ ہے سوال تقدیر کتنے قسم پر ہے

جواب

دو قسم پر ہے ایک مبرم ہے کہ ظہور اُس کا واسطے پر نہین
ہے قسم دوسرا معلق ہے کہ ظہور اُسکا واسطے پر ہے اسی
واسطے اللہ تعالے وابتغوا الیہ الوسیلۃ فرمایا ہے اور حدیث
صحیح مین لکل داء دواء آیا ہے اور حدیث مین اذا تحیرتم فی الامور
فاستعینوا باہل القبور آیا ہے اسیواسطے اللہ تعالے اسلطنت
معنوی مقرر کیا اسی واسطے ایک بندے کو خاص کر کر
واسطے سے اُس کے مصلحت عوام کو رواج دیا اسیواسطے

سوال ... جواب ... تو کافر

سوال

ارواح بعد مفارقت بدن کے کہاں رہتی ہیں

جواب

ارواح انبیا علیین میں اور ارواح کفار سجین میں رہتی ہیں

سوال

روح کو قبر سے کیا نسبت ہے

جواب

جیسا آفتاب آسمان چہارم پر ہے اور اس کا شعاع زمین پر ہے

تو کافر ہوتا ہے سوال قبروں سے مراد مانگنا اور منتیں کرنا کیا ہے

جواب

بہ اتفاق جمہور علما کے کفر ہے

فصل سوال

اسباب موضوعہ اور غیر موضوعہ کس کو کہتے ہیں

جواب

اللہ تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت سے ہر شے واسطے ایک ایک کام کے وضع کیا ہے اور عمل پر اس کے حکم فرمایا ہے جیسا حاکم سے فریاد کرنا اور بیماری کو دوا کھانا اور بانگ پکارنا اور آدمی سے کام لینا وغیرہ ہے اسکو موضوعہ کہتے ہیں غیر موضوعہ جیسا کہ قبر سے مراد چاہنا نذر اور نیاز اور منت غیر حق کے کرنا اور امور ضروریہ میں غیر حق کو پکارنا اسیواسطے کفر و شرک ہے

سوال

سیر ارواح مومنین کا کس طور پر ہے

جواب

فرشتے کے مانند سیر کرتے ہیں اسیواسطے نظر نہیں آتی ہیں

سوال

نذر واسطے حاضر کرنے غائب کو نذر کرنا جائز ہے یا نہیں

ہے اور یہہ حدیث صحیح ہے اور
سالت فاسئل اللہ واذا استعنت
فاستعن باللہ یعنے اللہ کو پکار
اور اللہ سے مدد مانگ سوال
ندا کرنا انبیا اور اولیا کو
عند قبورہم کے جائز ہے
یا نہین جواب جائز ہے

کہ تم کو دوست اور مددگار ہین
غیر کو مت پکارو اور سوائے اللہ
کو پکارا اور اُس کے
والا ضل ممن یدعو من دون اللہ من ولی
تدعوا مع اللہ احدا اور فرماتا ہے
من دون اللہ اور فرمایا
فرماتا ہے ولا تدعوا
شرک ہے کیونکہ اللہ

جواب

مراۃ الاحکام اور مطالب المومنین اور روضۃ الاحکام وغیرہ
مین مذکور ہے اور اخبار مین آیا ہے کہ جب زندہ کسی کے روح
کو یاد کرے یا اُسکے مزار پر جاوے اللہ تعالے فرشتے کے
واسطے سے اُسکو خبر دیتا ہے جب اُس مومن کی روح پیش
از اہتمام ندا کے حاضر ہوتی ہے اُس صورت مین ندا بجا ہے

سوال

اخبار و آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ روح مومن کا آگے ہر طالب
کے بلاد متعدد سے زمان واحد مین حاضر ہوتا ہے لیکن مثال
اُس کا بیان کرو جواب اے عزیز ابلیس کہ بدترین خلائق
ہے آن واحد مین تصرف روئی زمین پر کرتا ہے اگرچہ
روح مومن کا کہ ہزار مرتبہ لطیف تر ابلیس سے ہے آگے ہر
طالب کے حاضر ہونا عجب نہین ہے سوال ندا کرنا غیر
حق کو واسطے بر لانے حاجت کے روا ہے یا نہین جواب

سوال

فصل

نماز

سوال

جواب

نماز و روزہ و حج و ختم قرآن و درود و تسبیح و استغفار و دعا
وغیرہ ہے اور عبادات مالیہ سے جیسا طعام و غلہ
و پارچہ و زر و نقرہ وغیرہ ہے بالاتفاق روا ہے مردگان کو
اُس سے ثواب ہے اور تخفیف عذاب ہے اور موجب
رفع درجہ کا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ واستغفر لذنبک
وللمؤمنین والمؤمنات فرمایا ہے منکر اسکا اہل سنت سے
نہین ہے چنانچہ بحر الرائق اور ہدایہ اور در المختار اور عالمگیری
وغیرہ مین مذکور ہے سوال نذر اللہ کتنے قسم پر ہے

جواب

دو قسم پر ہے ایک واجبہ ہے جیسا کہ کوئی نیت کیا کہ
الٰہی اس بیمار کو اچھا کر دے مین دس فقیر کو طعام کھلاؤنگا
کہ یہہ محض حق فقیرا کا ہے اغنیا پر حرام ہے دوسرا قسم
نافلہ ہے جیسا کہ کوئی شے ہو مٹی یا کچی وغیرہ اُس کو نذر اللہ
کی کرین ثواب اس کا جس کے روح کو چاہتے ہین پہنچا دین اس

سوال

١٩٠

اور اُس امانت کا ثواب فلانے کے روح کو پہنچا بہ اتفاق روا ہے

فصل

سوال

نذر اور نیاز اور منت وغیرہ مخصوص واسطے خدا کے ہے یا نہیں

جواب

مخصوص واسطے خدا کے ہے کیونکہ جملہ عبادات ہے واسطے غیر خدا کے کرنا حرام ہے اسیواسطے اللہ تعالی فرماتا ہے وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ ❊❊❊

سوال

یہہ فعل ہنود کا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قالوا ہذہ انعام و
حرث حجر لا یطعمہا الا من نشا کہتے تھے کافران یہہ چران ❊
اچھوتہ ہین نا کہانا اسکو جب تک کی پوجاری نا کرے ❊❊

سوال

طعام صدقہ کا پکانے کو تاریخ وفات کی مقرر کرنا اور دوسرے ایام مین جائز نا کہنا کیسا ہے

جواب

یہہ مشابہ فعل ہنود کا ہے حدیث صحیح ہے من تشبہ بقوم فہو منہم

سوال

محتاجان کو فائدہ پہنچانا بصورت اعمال خیر سے اور اوضاع
دین سے ہے کس طور سے پہنچانا بیان کر جواب بغیر
تعیین تاریخ کے کوئی شئے ہو اور کسی قسم کا طعام ہو اور کسی کے
واسطے ہو نذر اللہ کی کرین بطور اہل عرب کے بعد تناول طعام کے
سورہ فاتحہ اور قل اور درود پڑھین یا اور کوئی سورون سے یا آیات سے
سے قرآن کے ہو پڑھین اور نیت کرین الٰہی اس طعام کا

مستحب

قصاب جو علاوہ ... کے نام سے
جانور جو منسوب ہوں کسی بزرگ کے حلال ہے یا نہیں

جواب

[illegible]

مستحب ہے جیسا کہ ہدایہ کعبہ اور عید قربان اور عقیقہ اور فدیہ
جان بیماران دوسرا وہ ہے منظور ذبح سے صرف ارادہ
گوشت کا ہووے یہ قسم مباح کا ہے تیسرا وہ ہے منظور
ذبح سے تقرب اور تعظیم اللہ کے غیر کا ہووے حرام ہے وقت
ذبح کے نام اللہ کا لیوے یا غیر کا لیوے **سوال** جانور
کو کسی بزرگ کی نذر کر کر یا اُن کے نام سے منسوب کر کر ذبح کرے
تو حلال ہے یا حرام

جواب

حرام ہے قولہ تعالے حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم
الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ فرمایا اللہ تعالے حرام ہے
تم پر مردہ اور خون اور گوشت سور کا اور وہ چیز حرام ہے
جو نام پکارے گیا کسی اور کا ہووے سوائے اللہ کے
یہ حدیث ترمذی اور مسلم میں ہے لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ

سوال

جانور کو ذبح کس نیت سے

سوال

[illegible]

جواب

باتفاق جمہور علما کے جانور نذر لغیر اللہ دونوں حرام ہے

سوال

جانور ذبح کرنا واسطے تعظیم امیر کے اور واسطے مہمان اور دوست کے کیسا ہے

جواب

واسطے تعظیم امیر کے حرام ہے اور واسطے مہمان اور دوست کے حلال ہے [illegible]

مذاہب باطلہ [illegible] اور بدعت مندوب
جیسے مدرسہ اور مسافرخانہ
بنانا چوتھی بدعت مکروہ جیسے
مسجد مین نقش و نگار کرنا
پانچوان بدعت مباح جیسے لذیذ
کھانے کھانا و غیرہ

سوال انصاب کس کو کہتے ہین
جواب انصاب [illegible]

اور اس نام سے کرنا ہے جواب نام سے اللہ کے اور واسطے اللہ کے ذبح کرین فائدہ اس سے آپ لیوین یا غیر کو دیوین بہ اتفاق حلال ہے

فصل سوال

بدعت کسکو کہتے ہین جواب بدعت او چیز ہے کہ زمانے مین رسول علیہ السلام کے نہین تھے بعد رواج پائی ہے اگر شرع کے قواعد کے موافق ہووے اس کو بدعت حسنہ کہتے ہین اگر نہو تو اس کو سیہ کہتے ہین چنانچہ بدعت سیہ کے باب مین احادیث وارد ہین اہل البدع کلاب النار حدیث دیگر کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار سوال بدعت کے اقسام بیان کرو جواب جیسا احکام الٰہی پانچ ہین ویسا بدعت بھی پانچ ہین ایک بدعت واجب جیسا نحو اور صرف پڑھنا اور شرعی علوم کے کتب تدوین کرنا دوسرا بدعت حرام جیسے

الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون [illegible]

سوال [illegible] جواب [illegible]

حرام

اہل میت [illegible] رونے سے [illegible] ست کو
پنج [illegible] نہین [illegible] میت مین ان
[illegible] علیہ [illegible]
واصبر [illegible] الصابرین [illegible]

سوال

[illegible] سوال [illegible] سوال [illegible]
رواج [illegible] یا نہین

جواب

[illegible] روا نہین [illegible]

حرام ہے قولہ تعالے ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین
اور ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین آیا ہے اللہ تعالے
مسرف کو دوست نہین رکھتا ہے سوال ربان اور نرسود
وغیرہ کو ماننا کیا ہے جواب کفر ہے سوال قسم اللہ
کی کھانا ہے غیر حق کے کھایا تو کیا ہے جواب کفر ہے

سوال

اہل میت کو غم کتنے روز تک جواز ہے جواب تین روز تک
مگر زن کو مصیبت مین شوہر کے چار مہینے دس روز تک واجب ہے

سوال

گریہ بے آواز بالاتفاق جائز ہے گریہ بہ آواز جائز ہے یا نہین ؟

جواب

جائز نہین حدیث صحیح ہے انا بری من حلق وصلق پیغمبر فرماتے
مین بیزار ہون اس سے بہ آواز گریہ کرے مو ادر گریبان پارہ کرے

سوال

طعام پکاوین اور کھلاوین [illegible] بالاتفاق روا ہے سوال محرم مین [illegible] اور تعزیہ [illegible] اور علما وغیرہ کے [illegible] کفر ہے سوال [illegible]

[illegible] کھانا اور [illegible] کیا ہے [illegible]

سوال

[illegible] اور [illegible] دھوان [illegible] چراغان لگانا [illegible] کیا ہے

کیون کہ عمل بہ نیت موقوف ہے حدیث انما الاعمال بالنیات حدیث نیت المومن خیر من عمله حدیث ان الله لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم

مین بالی اور پاؤن مین بیری وغیرہ ڈالنا کیا ہے جواب حرام ہے

سوال

ترک رسوم سے بدعت کے ضرر جاننا کیا ہے

جواب

کفر ہے قوله تعالے ولا تدعوا من دون الله ما لا ینفعک ولا یضرک الله فرماتا ہے اے بندگان ہو کسی سے تم کو نفع اور نقصان نہین پہنچتا ہے سب میرے طرف سے ہے سوال ؂ سجدہ اور رکوع اور قیام اور قاعدہ واسطے الله کے مخصوص ہے غیر حق کو کیا تو کیا ہے جواب کفر ہے الله تعالے واسجدوا لله فرمایا ہے اور واعبدوا الله مالکم من اله غیرہ آیا ہے

سوال

خدا سید ہے کھڑے رہنا بیٹھنا یہ تین حال آدمی کو لازم ہین اس سے رکوع اور قیام اور قاعدہ نے نیت عبادت لازم آتا ہے یا نہین

جواب

نہین

جواب

سوال

جواب

سوال

جواب

تحیت

تحیت بمنزل سلام کے ہے سوال مخبر صادق امور ممکنہ سے
کیا خبر دے فی مین جواب حشر اور نشر اور صراط اور میزان
اور عمل نامہ اور حوض اور درجات جنت اور درکات دوزخ اور ثواب
اور عقاب اور رنج اور راحت وغیرہ کے وقوع پر خبر دی ہین
تمام حق ہے والسلام علی من اتبع الہدی او نہی النفس عن الہوا

نظم

ہیہ عقیدہ ہوا جب کتب کا	ترجمہ ہے حدیث و آیت کا
نام اسکا ہوا صراط الحق	اس قدر بس ہے مبتدی کو سبق

بضرورت لکھا ہے اسکو حیات
ہو نبی پر درود اور صلوات

مختصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بر واقفان نظم مبدا و معاد پوشیدہ مباد کہ عزیزی پیش این

تا اجسام خاص و عام یعنے دو جہان از نور آن حضرت صلّی اللّٰه علیه و آله وسلم خلعت ہستی یافته اند و بعرصهٔ ظہور شتافته اند پس مصرع ثانی علت مصرع اولی باشد

عرشیان سے ہے نداجسدا حمل علے
ہے جبین سجدہ کمین سطح تسے سلے بام فلک

عرشیان عبارت از کروبیان ہست که حجاب بارگاه الوہیت و وسائط فیض ربوبیت اند پس ذکر خاص و اراده عام باشد سطح اشارت از کرهٔ زمین ہست و از بام بام عرش مراد بود که محیط صور ممکنات و حد جہات ہست حاصل آنکه بموجب آیهٔ کریمه و الملائکه یصلون علی النبی جمیع ملائک بر آن سرور عالم صلّی اللّٰه علیه و آله و صحبه وسلم صلوات زاکیه و تحیات وافیه مینفرستند و به اقتضائے ازلی و مشیت لم یزلی در جبین ممکنات سجدهٔ تعظیم آن سرور مضمر ہست از کرهٔ زمین تا بام عرش یعنی زمین و عرش و آنچه ما فیہا ہست در انقیاد او ہست

مئی تسلیم ہے جس سے سبھی روح و روان

دو نہ تحت لوائی ولا فخر و بحکم آیہ کریمہ ولسوف یعطیک ربک
فترضی و عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا در مقام محمود کہ
مقام شفاعت است انبیا و غیر انبیا طالب جود او خواہند
بود نیست آں جود مگر شفاعت او عند اللہ پس چون آں حضرت
ہمہ واصل خواہند شد و اولین و آخرین در تحت لوائے او باشند
و در اخبار آمدہ است کہ اللہ تعالی در محشر ہرگاہ تجلی جلال
قہاری کند از سطوات او انسانات و جنات و ملائک
ہمہ لرزان بودہ طالب امان از آں حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم خواہند بود مصرع ثانی تعمیم بعد تخصیص است ۞

خاک جس در کے ہوئے کحل نبی اور ولی
اسکے خادم ہیں سبھی تختہ سے لے خاتم ملک

خاک در کنایت از فیض عام است کحل بتقدیر مضاف الیہ
یعنی کحل بصر اشارت از ترقی درجات است از تختہ مقصود
از آنجہان است دنیا انسان کامل باشد و از خاتم مراد ازین

مبارک آن حضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از کتم عدم
بوجود آوردہ و بہ طفیل آن نور ہر دو عالم را حیات بخشید و کہ موجود
گردانید مصرع ثانی بیان حال تفہیم باشد یعنی بحکم قد جاءکم
من اللہ نور و کتاب مبین و بہ موافق آیہ کریمہ ما کان محمد ابا
احد من رجالکم حق سبحانہ و تعالی در حق او خلق عظیم فرمودہ نام
آن حضرت را با نام خود قرین گردانیدہ رسول کریم و نور اللہ و مثال
آن گفتہ پس در وصف آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمامی قرآن است و مستغنی از بیان

اوہے آمر ہوئی مامور بجہان کون و مکان

صرف مین اسکی سدا القدسے لکھوام نطق

نقصد اشارت از مظاہر موجودہ کہ بعرصہ ظہور وجود عینی
نیافتہ اند و ام کنایت از معدومات اضافیہ کہ در علم الہی
استقرار دارند و ہنوز وجود عینی نیافتہ اند کون و مکان عبارت
از دو عالم باشد پس بحکم و ما من دابۃ الا ہو اخذ بناصیتہا و بموجب

منشکم من احد ابدا مقصود از آفرینش او بوده جمله عالم طفیل او و فیض جبرئیل و نبوت
از ذات آنحضرت تشرف یافته مصرع ثانی بطریق تعمیم واقع گردیده یعنے او تعالی
ظلال مراتب اکوان را بر بساط عرصه عالم امکان بواسطه او گسترانیده و در سحاب
امطار وجودی را بر اراضی قابلیات هر شے او بارانیده از خیر تا کل محکوم او نید یعنی تعین عدم
آنحضرت نبی است و جمله تعینات معدومات است او نید روح آن حضرت نبی
است عالم ارواح است او نید قلب آن حضرت نبی است عالم قلوب است او نید
جسم آنحضرت نبی است عالم اجسام است او نید قس علیه بواقی الحال من
الاعضاء والافعال والاقوال   جان اور دل روان اسپه ہو تسلیم و درود ہو اس شہ پایان پن
فدا ہو دم سے لے تمام ملک ہو اسکی ملتمین نوکر یا خدا موت و حیات ہو نقد جان ہے فدا تمام
لے کام ملک ہو از شان ان و ارز دم تسلیم مراد از یاد شتان اسلام و دلایات شان بود و در پنجا ذکر
خاص و اراده عام باشد بحکم اطیعوا الله و اطیعوا الرسول جمیع مسلمانان از خاص و عام سر تسلیم
بر آستان آن سرور عالم صلی الله علیه وآله وسلم نهاده اند یعنے ابیات لی عینا
و مستغنی از بیان نہی النفس عن الهوا فان الجنة هی الماوی افهم

مختصر این مفید خاص و عام	باد بر مصطفے درود و سلام

بذہ حروف التعلیم علےٰ واضع الاصل

ا ا — با ا

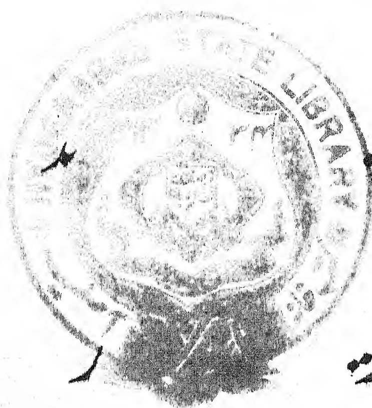
ب ت — ١ر ١ر

ب ج چ — ح

ی ق — ىد ىد

ذ ر ؤ — ر ر

ش ق ض ض — س س



ش

ص ض

ط ظ

ع غ

ف

ق

۲۳۲

ک له کا کر کا ک ک

ا ما ثن

م م مہ ما مں

ر رہ بر ما ور ثن

و و ھ ھ ھہ ھ

ے ے ما ور یتی